۲۳ فروری ۲۰۰۸ء ۱۶ صفر المظفر ۱۴۲۹ھ

ناشر: ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل (کراچی پاکستان)

Digitally Organized by
www.imamahmadraza.net
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

فہرست

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

کلام: امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

☆

وصفِ رخ ان کا کیا کرتے ہیں شرح والشمس وضحٰے کرتے ہیں
اُن کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں جن کو محمود کہا کرتے ہیں

ماہِ شق گشتہ کی صورت دیکھو کانپ کر مہر کی رجعت دیکھو
مصطفٰی پیارے کی قدرت دیکھو کیسے اعجاز ہوا کرتے ہیں

رفعت ذکر ہے تیرا حصہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا
مرغِ فردوس پس از حمدِ خدا تیری ہی مدح و ثنا کرتے ہیں

آستیں رحمتِ عالم الٹے کمرِ پاک پہ دامن باندھے
گرنے والوں کو چہ دوزخ سے صاف الگ کھینچ لیا کرتے ہیں

جب صبا آتی ہے طیبہ سے اِدھر کھلکھلا پڑتی ہیں کلیاں یکسر
پھول جامہ سے نکل کر باہر رُخِ رنگیں کی ثنا کرتے ہیں

لب پرآجاتا ہے جب نامِ جناب (ﷺ) منہ میں گھل جاتا ہے شہدِ نایاب
وجد میں ہوکے ہم اے جاں بیتاب اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں

لب پہ کس منہ سے غمِ الفت لائیں کیا بلا دِل ہے الم جس کا سنائیں
ہم تو ان کے کفِ پا پر مٹ جائیں اُن کے دَر پر جو مٹا کرتے ہیں

اپنے دل کا ہے انہیں سے آرام سونپے ہیں اپنے انہیں کو سب کام
لو لگی ہے کہ اب اس دَر کے غلام چارۂ دردِ رضا کرتے ہیں

☆

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

منقبت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ

کلام: کوثر بریلوی

یہ محبت یہ عقیدت یہ خلوص و احترام
منقبت ہے اُن کی، ہے احمد رضا خاں جن کا نام

عالمِ علم و ہنر میں ہے عجیب ان کا مقام
فیض ہے وہ فیض اُن کا جس کو کہئے فیضِ عام

ربِ اکرم شاہ دیں کا اُن پہ یہ اکرام ہے
ذکر اُن کا نام اُن کا آج طشت از بام ہے

وہ رہے راہِ شریعت، پر ہمیشہ گامزن
خدمتِ دیں جن کی فطرت، نیکیاں جن کا چلن

اللہ والوں سے بلا کی تھی عقیدت اور لگن
تذکرہ ہوتا ہے اُن کا انجمن در انجمن

دسترس میں آپ کی تھے کم سے کم باون علوم
جس کے باعث حشر تک ہوتی رہے گی ان کی دھوم

جاں نثارِ غوث الاعظم اور شیدائے رسول
باغ دینِ سرورِ کونین کے خوش رنگ پھول

ذکرِ حق تھا شغل اُن کا زہد و تقویٰ تھا اصول
بارگاہِ حق میں ہے ہر اک ادا اُن کی قبول

کس قدر پائندہ و تابندہ اُن کا نام ہے
ضوفشاں آغاز تھا اور تابناک انجام ہے

شاعر ایسے شعر جن کے دل کو کرتے ہیں اسیر
حمد و نعت و منقبت گو اور غزل گو بے نظیر

شعر گوئی فی البدیہہ اور فی البدیہہ وہ بھی کثیر
زود گوئی خوب گوئی مثل پتھر کی لکیر

عالموں میں سب سے اعلیٰ اہل سنت کے امام
ہر مسلماں کے ہزاروں اُن پہ اے کوثر سلام

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

منقبت بحضورِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

کلام: منظؔر عارفی

لب بہ لب ہے آپ ہی کا نام امام احمد رضا
آپ ہیں اللہ کا انعام امام احمد رضا

اک جماعت چاہئے تھی جن کے اجراء کے لئے
آپ نے تنہا کئے وہ کام امام احمد رضا

نبضِ تحقیق و تجسس پر جو رکھ دیں انگلیاں
صبحِ روشن سے بدل دیں شام امام احمد رضا

صرف اتنا ہی نہیں کہ دفن کی زندیقیت
آپ نے زندہ کیا اسلام امام احمد رضا

انتہائی دل نشیں پیرائے میں کرتے رہے
حُب و تعظیمِ نبی کو عام امام احمد رضا

آپ ہی کا فیض ہے جو ہند سے تابہ عرب
اہلِ سنت کے ہیں اونچے دام امام احمد رضا

کہہ رہی ہے آپ کی اِک ایک تحقیق انیق
مصطفیٰ کے علم کا "اہرام" امام احمد رضا

اِک دعائے فضل فرمادیجئے کہ پھر ٹلیں
سنیت پر سے غم و آلام امام احمد رضا

حق شناسی جزوِ فطرت ہو تو پتھر کہہ اٹھیں
امن و وحدت کا ہیں منظؔر نام امام احمد رضا

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

سخن ھائے گفتنی

امام احمد رضا کی سائنسی علوم پر خدمات

تحریر: پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

حکیم وعلیم جل وعلیٰ کا اس کی اپنی کتاب میں ارشاد ہے:

ولا حبة فی ظلمٰت الارض ولا رطب وّلا یابس الّا فی کتابٌ مّبین o (الانعام: ۵۹)

اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو۔

چنانچہ علامہ ابن برہان الدین علیہ الرحمۃ کے قول کو کہ ہر شئی کا علم اور اس کی اصل قرآن میں موجود ہے۔ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نقل کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

ما من شئی فهو فی القران اوفیه اصله (الاتقان، جلد سوم ص: ۱۲۶)

کائنات کی کوئی شہ ایسی نہیں جس کا ذکر یا اس کی اصل قرآن سے ثابت نہ ہو۔

ہم مسلمان اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں اللہ عزوجل نے اس کائنات کے تمام رازوں کو محفوظ رکھا ہے جو جتنی جستجو کرتا ہے وہ اس کا عرفان حاصل کرلیتا ہے۔ ہم مسلمانوں کے لئے یہ لمحۂ فکریہ ہے کہ ہم دنیا میں چھوٹی چھوٹی چیزوں کے غیر مسلم موجد کو تو اپنی کتابوں کی زینت بناتے ہیں اور ان کے متعلق ان کو مختلف درجات کی کتابوں میں جگہ بھی دیتے ہیں مگر مسلمان سائنسدانوں کا تذکرہ نہ کہیں پڑھاتے ہیں اور نہ ان کی ایجادات کو تفصیل کے ساتھ کہیں شائع کرتے ہیں۔ چنانچہ دور حاضر میں پوری دنیا میں کسی بھی درسی کتاب میں مسلمان سائنسدانوں کا کہیں تذکرہ نہیں ملتا اور اگر ہے بھی تو خال خال۔

تاریخ کے اوراق کو اگر پلٹیں تو ایک لمبی فہرست مسلمان سائنسدانوں کی مرتب کی جاسکتی ہے مگر اب ان کا علمی اور قلمی خزانہ اصلی حالت میں بھی بہت کم میسر آئے گا اور یقیناً ان کے نظریات جو اس وقت انہوں نے پیش کیے ہوں گے انسان اس سے کہیں آگے ترقی کرچکا ہے مگر احقر یہاں اس سائنسدان کا تذکرہ کرنا چاہتا ہے جس کو ابھی گزرے ہوئے ۹۰ برس ہوئے ہیں اور ان کے قلمی شاہکار آج بھی محفوظ ہیں۔ میری مراد ہے چودھویں صدی کی نابغۂ روزگار شخصیت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی قدس سرہٗ العزیز۔

راقم ان کو یہاں صرف بحیثیت سائنسدان متعارف کرانا چاہتا ہے چونکہ آج ۲۹ ویں امام احمد رضا کانفرنس میں (منعقدہ سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی) شہر کراچی کے قدآور معتبر سائنسدان مثلاً پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی وائس چانسلر جامعہ کراچی و ماہر علوم فزیالوجی، پروفیسر ڈاکٹر محمد قیصر وائس چانسلر جامعہ اردو ماہر علوم نباتیات، محترم جناب ظل احمد نظامی چانسلر سرسید یونیورسٹی ماہر علوم انجینئرنگ، پروفیسر ڈاکٹر قمر الحق

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

رجسٹرار جامعہ اردو و ماہر علوم کیمیا، پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتح پوری صدر اردو ڈکشنری بورڈ و ماہر لسانیات، پروفیسر ڈاکٹر انوار احمد زئی چیئر مین انٹرمیڈیٹ بورڈ کراچی ماہر تعلیم شرکت کر رہے ہیں۔

امام احمد رضا بحیثیت ماہر علوم طبعیات:

امام احمد رضا نے علوم طبعیات کے حوالے سے متعدد رسائل اردو، فارسی اور عربی زبان میں تحریر فرمائے ہیں۔ جن میں چند شائع بھی ہو چکے ہیں اور متعدد غیر مطبوعہ صورت میں موجود ہیں:

۱۔ الکَلِمَةُ المُلْهَمَةِ فِی الْحِکْمَةِ الْحُکَمَةِ لِوَهَاءِ فَلْسَفَةِ الْمَشْمئَة (۱۳۳۸ء/۱۹۱۹ء)

۲۔ فوز مبین در ردِّ حرکتِ زمین (۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء)

۳۔ معین مبین بہر دور شمس وسکونِ زمین (۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء)

۴۔ نزولِ آیاتِ فرقان بسکونِ زمین و آسمان (۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء)

ان تمام کتب میں امام احمد رضا نے گلیلی لیو، کوپرنیکس، نیوٹن، البرٹ آئن اسٹائن جیسے نامور سائنسدانوں کا تعاقب کرتے ہوئے زمین کی حرکت کی نفی میں ۱۰۵ دلائل دیتے ہوئے اس کو ساکن قرار دیا ہے اور اپنے ان دلائل کو انہوں نے الجبریک لوگارتھم اور میتھمیٹیکل فارمولے اور شکلوں کے ذریعہ ثابت کیا ہے کہ قانونِ قدرت کے تحت زمین ساکن ہے اور اس کے گرد سورج سمیت دیگر سیارے اور ستارے گردش کر رہے ہیں۔

امام احمد رضا جنہوں نے اپنے زمانے میں کسی کالج یا یونیورسٹی میں تعلیم حاصل نہ کی تھی مگر اس کے باوجود اپنے مطالعہ اور خداداد ذہانت کی بنا پر اپنے ہم عصر اور پچھلے سائنسدانوں کے بعض قدیم و جدید نظریات کا معروضی انداز میں دلائل و براہین کے ساتھ بھرپور رد کیا نظریات کا بھرپور رد کیا اور اپنی کتب بالخصوص فتاوی میں علم طبعیات، کیمیا، جغرافیہ، ہیئت، نجوم، توقیت، فلسفۂ قدیم و جدید، ریاضی وغیرہ سے بھرپور کام لیا۔ جبکہ مختلف موضوعات و نظریات پر تفصیل سے مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت بحث بھی کی ہے۔

Planetary motion in the orbits and the Physical mechanics like, attractive and repulsive forces, Centripetal and Centrifugal forces, friction of Coefficient, projectile motion, relative volocity, circular speed, buoyant forces, density a pressure, structure of the Earth, theory of tides and distance from the sun etc.

ان کتب کے علاوہ ۱۵۰ سے زیادہ مخطوطات مختلف علوم و فنون پر قلمی ذخیرہ کے طور پر محفوظ ہیں۔ جن پر جدید تقاضوں کے تحت تحقیق کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں ایک اہم دشواری یہ پیش آتی ہے کہ آج کا محقق عربی اور فارسی سے نابلد ہوتا ہے بلکہ اب تو اردو بھی اس کی بہت کمزور ہوتی ہے جس کے باعث اس کو امام احمد رضا کی کتب اور مخطوطات پڑھنے میں دشواری پیش آتی ہے۔ یہاں چونکہ جامعات کے کئی وائس چانسلر حضرات اور محققین تشریف فرما ہیں اس لئے ان سے گزارش ہے کہ امام احمد رضا کے ان علوم پر تحقیق کے لئے M.Phil یا Ph.D کے Synopsis تیار کئے جائیں اس سلسلے میں علماء کی خدمات بھی حاصل کی جائیں گی جو امام احمد رضا کی تحریروں کو آسان اردو زبان میں سمجھا سکیں اور محقق ان کو جدید اصلاحات میں ڈھال کر اس کو اپنے استعمال کے

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

قابل بنائے۔ ادارہ اس سلسلے میں ہر محقق (علماء و اسکالر) سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور ان کی خدمات کا معاوضہ بھی ادارہ اپنے ذمہ لینے کو تیار ہے۔

امام احمد رضا کے سائنسی علوم پر چند اہم اقتباسات ملاحظہ کریں جن سے ان کی تمام علوم پر دسترس کا پتہ چلتا ہے:

۱) امام احمد رضا نے ایک رسالہ ۱۳۱۵ ھجری میں ''الصمصام علیٰ مشکّکٍ فی آیة علوم الارحام'' لکھا جس میں ایک پادری کے اٹھائے گئے سوال کہ ''قرآن میں ہے کہ پیٹ کا حال کوئی نہیں جانتا کہ بچہ لڑکا ہے یا لڑکی۔ حالانکہ ہم نے ایک آلہ نکالا ہے جس سے سب حال معلوم ہوجاتا ہے''۔ پادری کے اس دعوے کا جواب امام احمد رضا نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی ہر شے پر قدرت اور اس کے علیم یا خبیر ہونے پر بے شمار دلائل کے علاوہ جنین کی جنسی حیثیت (مذکر ہے یا مؤنث) جاننے کے لئے متعدد سائنٹیفک نظریات کے علاوہ الٹرا ساؤنڈ تھیوری کی صورت میں پیش کیا ہے۔ اس رسالہ کا انگریزی ترجمہ ادارۂ تحقیقات کی جانب سے بعنوان "EMBRYOLOGY" ۲۰۰۶ء میں شائع ہوچکا ہے۔ میڈیکل سائنس کے محققین سے گزارش ہے کہ اس کا مطالعہ کریں اور مسلمان سائنسدانوں کی تحقیق کو آگے بڑھائیں۔

امام احمد رضا نے ایک رسالہ بعنوان ''الحق المجتلی فی حکم المبتلی'' اور ''تیسیر الماعون للسکون فی الطاعون'' لکھا ان دونوں رسالوں میں امام احمد رضا نے بحیثیت ماہر علوم میڈیکل سائنس یہ ثابت کیا کہ جذام اور طاعون دونوں بیماریاں لگنے والی نہیں ہیں بلکہ طاعون (Plague) اور جذام (Leprory) غیر متعدی بیماریاں ہیں۔ یہاں امام احمد رضا کا ایک اقتباس نقل کر رہا ہوں جس میں انہوں نے قطعی نفی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کوئی بھی بیماری متعدی نہیں ہے۔ چنانچہ رقمطراز ہیں:

''اب بتوفیق اللہ تعالیٰ تحقیق حکم سنئے میں اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ کہتا ہوں کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی، کوئی مرض ایک سے دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتا، کوئی تندرست بیمار کے قریب و اختلاط سے بیمار نہیں ہوجاتا۔ جسے پہلے شروع ہوئی اسے کس کی اڑ کر لگی۔ ان متواتر، روشن اور ظاہر (احادیث مبارکہ) ارشادات عالیہ کو سن کر یہ خیال کسی طرح گنجائش نہیں پاتا کہ واقع میں تو بیماری اڑ کر لگتی ہے مگر رسول اللہ ﷺ نے زمانہ جاہلیت کا وسوسہ اٹھانے کے لئے مطلقاً اس کی نفی فرمائی ہے۔''

امام احمد رضا نے آج سے ۱۲۵ سال قبل ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۶ء میں بحیثیت میڈیکل سائنسدان انسان کے جسم میں خون کے مکمل دورانیہ کا عمل Blood Circulatory System بتایا تھا جو یقیناً ہم مسلمانوں کے لئے ایک اعزاز کی بات ہونی چاہئے کاش کہ ان کے اس سسٹم کو دنیا میں بتایا جائے اور ثابت کروایا جائے کہ جو Blood Circulatory System کی تھیوری جو آج بیان کی جا رہی ہے آج سے ۱۲۵ سال پہلے ہمارے مسلم سائنسدان امام احمد رضا اس کو بتا چکے۔ آپ نے اس سلسلے میں ایک مختصر مگر جامع رسالہ بعنوان

''مقامع الحدید علی خدّ المنطق الجدید''

لکھا تھا اگرچہ اس کا عرف میں نام ''فلسفہ اور اسلام'' رکھا گیا ہے مگر اس کا پہلا باب پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے جس میں انہوں نے انسانی بدن میں غذا آجانے سے لے کر اس کا خون بننا، جسم کے اندرونا من کا پہنچنا، خون کا باریک باریک رگوں کے ذریعہ پورے جسم میں پھیلنا، فضلہ کا باہر جانا، غرض یہ کہ انسان کی اندرونی مشین کا اجمالاً مگر مدلل ذکر فرمایا ہے اس کا انگریزی ترجمہ ہمارے ادارے کے مخلص محترم ڈاکٹر محمد مالک (ایم۔بی۔ایس) ڈیرہ

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

غازی خان نے اپنے شہر سے شائع کیا ہے۔ڈاکٹر مالک اس کا تعارف کرواتے ہوئے رقمطراز ہیں:

Imam Ahmad Raza has discussed a minicircuit of blood circulaton "Functional parts of circulation" arteries, arterioles, Capilaries, venves, veins and microcirculation regarding supermacy of God, espacially creation of Human being. This book also comprises of the topic about Medical Embryology.

امام احمد رضا خان محدث بریلوی زمین کے علاوہ سمندروں میں پائے جانے والے متعدد عملیات سے بھی متعارف ہیں وہ اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ اصل زمین کی ساخت کیا ہے اور کون سا پتھر سمندروں کے اندر بن رہا ہے اور کون سا پتھر لاوا کی خشک ہونے کے بعد بنتا ہے۔ چنانچہ جب آپ سے تیمم کے متعلق دریافت کیا گیا کہ کن کن پتھروں سے تیمم جائز ہے تو انہوں نے فقہ کی ۱۲ سو سالہ تاریخ میں فقہاء اسلام کے کام کو سمیٹتے ہوئے فرمایا کہ فقہاء نے ۷۴ا اقسام کے پتھروں سے تیمم جائز بتایا ہے مگر فقیر ۱۰۷ اقسام کا اپنی تحقیق سے اضافہ کرتا ہے چنانچہ ٹوٹل ۱۸۱ اقسام کے پتھروں اور مٹی سے تیمم جائز ہوتا ہے جبکہ عدم جواز کے سلسلے میں بھی پچھلے فقہا کی تحقیقات کو جمع کرتے ہوئے تحریر کیا کہ ۵۸ اقسام کے پتھر وہ ہیں جو زمین سے تعلق نہیں رکھتے ہیں یعنی وہ اصل میں پتھر نہیں ہیں اور زمین کی ساخت سے ان کا تعلق نہیں بنتا اس لئے ان سے تیمم ناجائز ہے۔ مگر امام احمد رضا نے ۱۳۰ اقسام کے پتھر مزید اپنی ذاتی مطالعۂ و تحقیق سے دریافت کئے کہ جو جنسِ ارضی سے متعلق نہیں ہیں اس لئے ان سے تیمم نہیں ہوسکتا۔ اندازہ لگایئے امام احمد رضا کس قدر حجر شناس ہیں کہ ایک ماہر حجریات کی حیثیت سے بتا رہے ہیں کہ کون سا پتھر زمین سے تعلق رکھتا ہے اور کون سا پتھر زمین سے تعلق نہیں رکھتا۔

یہاں صرف ایک پتھر کی تحقیق پیش کر رہا ہوں جس سے امام احمد رضا نے تیمم کو جائز قرار دیا اور وہ پتھر ہے مونگا، مرجان جس کو انگریزی میں Coral کہتے ہیں۔امام احمد رضا کی تحقیق کے مطابق Coral مرجان ایک ایسا پتھر ہے جو سمندر کے اندر پائی جانے والی ایک آبی مخلوق کے ذریعہ بنتا ہے۔ یہ آبی مخلوق گھنے درخت کی طرح بڑھتی ہے اور بعض دفعہ اس کا زمینی پھیلاؤ کئی میل تک ہو جاتا ہے اور یہ آبی مخلوق دونوں سمتوں میں بڑھتی ہے اور ایک ٹیلہ نما شکل بناتی ہے۔اس کا جانور آخر میں مرجاتا ہے اور اس کے باقیات پتھر کی صورت میں پانی میں رہ جاتے ہیں جن کو مرجان کہا جاتا ہے اور امام احمد رضا نے اس پتھر یعنی مرجان سے تیمم کو جائز بتایا۔

امام احمد رضا نے سمندروں کے بیچ و بیچ ایک اور عمل کو قرآن سے پایا کہ سمندری خندقوں (Oceanic Trences) سے گرم گرم آگ کی طرح لاوا باہر آتا رہتا ہے اور بعد میں خشک ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کا ارشاد ہے: واذا البحار سجرت o (التکویر: ۶) اور جب سمندر سلگائے جائیں۔ اسی طرح حدیث سے لیا کہ سمندروں کو سلگایا گیا ہے۔ اس عمل کے پیش نظر ایک اہم نظریہ پیش کیا کہ سمندروں میں جو "مدوجزر" آتے ہیں وہ درحقیقت اس لاوا کی وجہ سے کہ یہ لاوا جو آگ کے شعلے کی طرح سمندروں میں اٹھتا ہے اور پھر اس آگ کی حدت کہ پانی کو منتقل ہوتی رہتی ہے اور جب یہ سطح سمندر تک حدت پہنچتی ہے تو پانی کو ایسا ہی بلند کرتی ہے (جو مدوجزر کہلاتا ہے) جس طرح کسی برتن میں پانی ابالیں تو نیچے کی آگ پانی کو بلند کرتی ہے اسی طرح سمندروں میں مدوجزر پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ سمندروں کے مدوجزر اس آگ کا نتیجہ ہیں نہ کہ چاند کی کشش ثقل یا سورج کی کشش ثقل یا زمین کی Centripetal قوت۔امام احمد رضا کی نظر یقیناً بہت وسیع ہی نہیں بلکہ کائنات کے ہر عمل پر آپ کی نظر ہے اور کیوں نہ ہو جس کی نظر معنی و مرادِ قرآن پر

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

کامل ہوگی اس کی نظر تمام علوم وفنون پر حاوی ہوگی۔

امام احمد رضا کے علوم اسلامیہ کے حوالے سے اب تک پاک وہند کی جامعات میں ۲۲ Ph.D کے تھیسس لکھے جاچکے ہیں جو کہ ایک خوش آئند عمل ہے مگر امام احمد رضا صرف عالم دین نہ تھے بلکہ وہ تو ایک ماہر تعلیم، ماہر نفسیات، ماہر طبیعیات، ماہر فلکیات، ماہر کیمیا، ماہر علوم الابدان، ماہر فلسفہ، ماہر ارثماطیقی، ماہر نجوم، ماہر علم البحر، ماہر علم ارضیات، ماہر علم معاشیات، ماہر علم حجریات، ماہر علم نباتیات وغیرہ وغیرہ سب ہی تھے لہٰذا احقر کی ایک دفعہ پھر گزارش ہے کہ اسکول، کالج، جامعات کے اساتذہ کرام امام احمد رضا کی ان کتب ورسائل کو مطالعہ میں لائیں اور تحقیق کے میدان میں امام احمد رضا کو بنیاد بنائیں اور دنیا کے سامنے ثابت کریں کہ علم وہی صحیح ہوگا جو قرآن وحدیث کے ساتھ مطابقت کرے گا اور وہ علم جو قرآن وحدیث سے ٹکراتا ہے وہ غلط ہوگا اور امام احمد رضا نے بحیثیت مسلم سائنسدان اس بات کا خیال رکھا ہے اور ہر اس باطل قانون کا رد کیا جو قرآن وحدیث کے خلاف ہے اور ہرگز زبردستی کسی آیت قرآن کے معانی کو زبردستی سائنسی نظریات میں ڈھالنے کی کوشش نہیں کی بلکہ سائنس کے قانون کو قرآن وحدیث کے قریب لانے کی سعی فرمائی ہے۔

چنانچہ پروفیسر حاکم علی نقشبندی کو جواب دیتے ہوئے رقمطراز ہیں:

محبّ فقیر! سائنس یوں مسلمان نہ ہوگی کہ اسلامی مسائل کو آیات ونصوص میں تاویلات دور از کار کرکے سائنس کے مطابق کرلیا جائے یوں تو معاذ اللہ اسلام نے سائنس قبول کی نہ کہ سائنس نے اسلام۔ وہ مسلمان ہوگی تو یوں کہ جتنے اسلامی مسائل سے اسے اختلاف ہے سب میں مسئلے اسلامی کو روشن کیا جائے دلائل سائنس کو مردود وپامال کردیا جائے۔ جابجا سائنس کے اقوال سے اسلامی مسئلے کا اثبات ہو سائنس کا ابطال واسکات ہو یوں قابو میں آئے گی اور یہ آپ (جیسے پروفیسر حکیم علی نقشبندی) جیسے فہیم سائنسدان کو باذنہ تعالیٰ دشوار نہیں"۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۹)

امام احمد رضا کی نظر قرآن کی آیت "واذا البحار سجرت" o(التکویر: ۶) پر پڑی تو اس کی گہرائی میں جاکر معلوم کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بیچ سمندروں میں گہری گہری خندقیں قائم کی ہیں جن سے ہر وقت گرم گرم لاوا (Lava) ابلتا رہتا ہے اور آج کی سائنس یہ بتاتی ہے کہ دنیا کے تینوں بڑے سمندروں میں یعنی Atlantic, Pacific & Indian Oceans میں برابر یہ عمل جاری ہے کہ سمندر نیچے سے سلگ رہے ہیں۔ امام احمد رضا نے بتایا کہ سمندروں کے سلگنے کے باعث پانی کے اندر ابال آتا ہے جس کے باعث سمندروں میں "مدوجزر" کا عمل دیکھنے میں آتا ہے وہ سائنس کے اس عمل کو قطعاً رد کرتے ہیں کہ مدوجزر کا عمل چاند یا سورج کے کشش ثقل کے باعث ہوتا ہے کہ وہ سمندروں کے پانی کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اب امام احمد رضا نے بتایا کہ جس طرح ایک برتن میں پانی کو ابالا جاتا ہے تو اس کے نیچے آگ جلائی جاتی ہے اسی طرح سمندروں کے نیچے آگ جل رہی ہے اور آگ کی یہ حدت اوپر پہنچ کر سطح سمندر کے پانی کو اچھالتی ہے جس کے باعث یہ مدوجزر (tides) پیدا ہوتے ہیں۔

ادارۂ تحقیقات اس سال اپنی ۲۵ ویں امام احمد رضا کانفرنس کے موقع پر مندرجہ ذیل کتب کی اشاعت کررہا ہے۔

۱۔ سالنامہ معارف رضا (اردو)

۲۔ سالنامہ معارف رضا (انگریزی)

۳۔ سالنامہ معارف رضا (عربی)

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

۴۔مجلہ امام احمد رضا کانفرنس

۵۔اشاریہ۔معارف رضا کے سالناموں کا اشاریہ۔مرتب: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

۶۔لال قلعہ سے لال مسجد تک۔سید وجاہت رسول قادری

۷۔رضویات۔نئے تحقیقی تناظر میں۔سید وجاہت رسول قادری

۸۔اردو نعت گوئی اور فاضلِ بریلوی۔(پی ایچ ڈی تھیسس) ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی

۹۔آئینہ ازہری میں چہرۂ یٰسین دیکھ۔پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

۱۰۔ ثلاث رسائل في التكافل الاجتماعي۔ انوار احمد خان بغدادی

قارئین کرام! کوئی بھی ادارہ مالی تعاون کے بغیر اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔الحمد للہ ادارہ کے تمام مالی معاونین نے کبھی بھی اپنے ناموں کو کہیں بھی نشاندہی کی اجازت نہیں دی مگر ہم تحدیثِ نعمت کے طور پر ان کے ناموں سے سب کو آگاہ کرتے ہیں تاکہ آپ ہماری کارکردگی کو دیکھ کر جو کہ مالی تعاون کے بغیر ممکن نہیں، ہمارے تمام معاونین کے لئے دل سے دعا فرمائیں کہ رب العزت ان کو ہمیشہ صحت وعافیت نصیب کرے اور ایمان وسلامتی نصیب کرے اور اس سے زیادہ دین کی خدمت کا جذبہ عطا فرمائے اور ان کے تمام مالی تعاون کو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول ومقبول فرما کر ان کے علم وعمل رزق اور کاروبار میں برکت عطا فرمائے۔آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ۔ہم اپنے تمام معاونین کا بالخصوص الحاج رفیق احمد برکاتی، الحاج مجید پردیسی برکاتی، الحاج نثار احمد، جناب عقیل ڈھیڈی، جناب سہیل سہروردی اور وسیم سہروردی، الحاج حنیف جانو، الحاج حنیف کالیا، الحاج عبدالرزاق تابانی، ڈاکٹر سلطان صاحب مرحوم کے انتہائی ممنون اور مشکور ہیں اور ان لوگوں کے بھی جنھوں نے ہر سال کی طرح اس سال بھی ادارہ کے ساتھ دامے، درمے تعاون کیا۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ ادارہ کے تمام اراکین کو بالخصوص سرپرست اعلیٰ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب، صدر ادارہ سید وجاہت رسول قادری صاحب، حاجی عبداللطیف قادری صاحب، سید ریاست رسول قادری صاحب اور پروفیسر دلاور خاں نوری، مولانا اسلم رضا قادری، راقم اور ادارے کے تمام اراکین وعملہ کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔اللہ تعالیٰ ان تمام اراکین کے سائے کو صحت وعافیت کے ساتھ دیر تک سلامتی نصیب فرمائے اور آخری دم تک خدمتِ دین کی سعادت سے بہرہ ور فرماتا رہے۔آمین

ادارہ اپنے تمام دفتری عملہ کا بالخصوص ریاض احمد صدیقی، شاہنواز قادری، عمار ضیاء خاں قادری، مبشر خاں قادری، ندیم احمد قادری نورانی کا ممنون ہے جنھوں نے انتہائی اخلاص ومحنت کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کیا جس کے باعث ادارہ کی بارہ سے زیادہ کتب کی اشاعت ممکن ہو سکی۔ادارہ دیگر الیکٹرانک وپرنٹ میڈیا کا بھی شکرگزار ہے جس کے باعث پرنٹ میڈیا میں ادارہ کی کارکردگی کی خبریں برابر شائع ہوتی رہتی ہے۔اس موقع پر ہم صابری پریس کے محترم خرم قادری صاحب کے بھی شکرگزار ہیں جنھوں نے ہمارے ادارے کے تمام کتب کی اشاعت کو بروقت ممکن بنایا۔وہ گذشتہ کئی سالوں سے انتہائی محبت اور اخلاص کے ساتھ ادارہ کی کتب اور ماہانہ معارف رضا کی اشاعت کا سلسلہ قائم رکھے ہوئے ہیں۔ہم تمام اراکین، معاونین، مخلص، محبین کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک بار پھر دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ۔

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

Sir Syed University of Engineering & Technology
University Road, Karachi-75300 Pakistan

Tel Office: 4988006, 4988000-3
: 4992811
Fax: (92-21) 4982393, 4988006
Residence: 9250876, 5865229
Mobile: 0300-8270545
E-mail: nizami@ssuet.edu.pk

Z.A. Nizami
Chancellor

محترم جناب سید وجاہت رسول قادری

ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی

مجھے یہ جان کر ازحد خوشی ہوئی کہ حسبِ سابق امسال بھی آپ عاشق رسول ﷺ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی کی یاد میں کانفرنس کے انعقاد کے علاوہ مجلّہ بھی شائع کر رہے ہیں۔

موصوف کی اسلام کے لیے خدماتِ ناقابل فراموش ہیں۔ اس طرح کی کانفرنس وقت کی اہم ضرورت ہے ہمیں اُن کی تعلیمات کو عام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

آپ لوگ جس محنت، خلوص اور نیک نیتی سے حضرت کی تعلیمات کو گھر گھر پہنچانے کے لیے کوشاں ہیں وہ قابل ستائش ہی نہیں بلکہ قابل تقلید بھی ہیں۔

اللہ آپ کو اپنی کاوشوں میں کامیاب کرے اور اجرِ عظیم عطا کرے۔

ظل احمد نظامی

(ظل احمد نظامی)

چانسلر

سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

University of Sindh

JAMSHORO, SINDH-PAKISTAN

Cable: "UNISINDH"
Office: (022) 2771363
(022) 2771544
Fax: (022) 2771372
Res: (022) 2771193
Fax: (022) 2771246
E-mail: vicechan@hyd.paknet.com.pk
vc@usindh.edu.pk

Mazharul Haq Siddiqui
VICE-CHANCELLOR

Message

I am pleased to note that Idara-e- Tahqeeqat-e- Imam Ahmed Raza International, Karachi, is convening the 28th Annual Imam Raza International Conference- 2008 to pay tribute to the great Muslim Scholar and Philosopher Imam Ahmed Raza Khan Barelvi *(Rehmatullah Allah)* on his death anniversary.

Imam Ahmed Raza Barelvi exhibited signs of intellectual and spiritual genius even from a very tender age. He was not only a theologian, scholar par excellence, jurist, political thinker and poet, but he also showed his profound erudition in the sphere of education. He was founder of "Darul- Uloom Manzar-e-Islam", in Bareli (India), which rendered its service for spiritual and educational development of the Muslims of the subcontinent. His aim of education is to inculcate in students obedience to Almighty Allah, love for Prophet Hazrat Muhammad (Peace be upon Him) and education for the sake of knowledge and welfare of the Muslim Ummah. His thoughts and teachings are highly relevant in the present day context, when the government and the society are up against the sectarianism violence and terrorism.

The ensuing conference is an important step in this direction and I am sure the deliberations at the conference will help further propagate the teachings of Imam Ahmed Raza among Muslims and may prove instrumental in promotion of peace and love in Muslim Ummah.

I again felicitate the organizers of the Conference Idara-e- Tahqeeqat-e- Imam Ahmed Raza International and wish every success to the Conference.

Mazahrul Haq Siddiqui
Vice-Chancellor

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور
پبلک ریلیشنز آفس

پیغام برائے امام احمد رضا کانفرنس

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلویؒ عجیب صاحب کمال بزرگ تھے۔ پیرِ طریقت، محرمِ معارف، جامع علوم، تفقہہ کے پیکر، تزکیہ نفس کا آئینہ اور پھر مجاہد ملت۔ ان لافانی اور لاثانی بزرگ کے مواعظ، فتاویٰ اور تصانیف نے لاکھوں انسانوں کو نئی حیاتِ روحانی سے آشنا کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ سرزمین بریلی کا نصیبہ بیدار ہوا تو عالم اسلام کے ہزاروں شہرستانِ فضل واقبال اس کے کوکبِ کمال کی ارجمندی پر قربان ہونے لگے۔ دین وملت کے قدیم مراکز اور علم وادب کے شہرہ آفاق بلاد وامصار اس کی خوش بختی کو رشک آمیز نگاہوں سے دیکھنے لگے انعام خداوندی اور فیضان محبت رسول کا سلسلہ شروع ہوا تو چشم فلک نے خود دیکھا اور گزشتہ چودھویں صدی ہجری کی پوری اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ عشق وعرفان کی اس دھرتی کو دہلی ولاہور، لکھنو ورامپور اور خیرآباد وبدایواں کی ترجمانی ونمائندگی کا عظیم وشان اور قابل فخر اعزاز بخش دیا گیا۔ جس کے بعد نقشہ ہند پر چمکنے والا یہ روشن ستارہ عارفان حق اور اہل بصیرت کی نگاہوں میں حریفِ مہ وخورشید بن گیا اور اب اس کی ضیا بار کرنیں دشت وجبل، وادی وکہسار اور انسانی آبادیوں کو شام وسحر رخشندہ وتابناک بنا رہی ہیں۔ اک زمانے میں اس آفتاب علم وکمال کے چہرہ زیبا کو تشکیک کے گرد وغبار سے پراگندہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن اب حقیقت واضح ہوگئی ہے اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی کو بجا طور پر نجات دہندہ ملت اسلامیہ تصور کیا جاتا ہے۔ اس سارے تناظر میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل نے جو گراں قدر علمی اور تحقیقی خدمات سرانجام دی ہیں وہ بلاشبہ سنہرے حروف میں لکھی جائیں گی۔ خدا ہمیں اعلیٰ حضرت کی ہمہ جہت شخصیت اور لافانی تعلیمات سے فیض یاب ہونے کا شرف عطا فرمائے۔

(آمین)

پروفیسر ڈاکٹر بلال اے خان
وائس چانسلر

S.A.
شہزاد احمد خالد
پبلک ریلیشنز آفیسر

The Islamia University of Bahawalpur

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

The Islamia University of Bahawalpur
Public Relations Section

PROPOSED MESSAGE FOR IMAM AHMED RAZA CONFERENCE BY THE VICE CHANCELLOR, THE IUB FOR INTERNATIONAL CONFERENCE BY IDARA-I-TAHQEEQAT-E-IMAM AHMED RAZA INTERNATIONAL

The most dignified Hazrat Imam Ahmed Raza Fazil Barelvi was a venerable person of extreme excellence, spiritual guide, devout, confidate of revelation, skilled in all sciences, countenance of jurisprudence, reflection of the soul's purification and above all crusader of Muslim ummah. The incomparable and eternal personality acquainted millions of his followers with a fresh spiritual existence through his preaching, judgment and writings. In fact when the fortunes of the soil of Bareli woke up, then thousands of seats of learning and exaltation in the Islamic World were ready to be devoted on the magnificence and stardom of this city. The ancient centres of religion and faith and metropolitans of knowledge and learning would watch this blessed placed enviously. When the benefaction of Allah the almighty and favor of the adoration of the Holy Prophet Hazrat Muhammad (SAW) started showering in Bareli then the havens and the past 14th centuries old Islamic History are witness to the fact that the soil of passion and discernment was conferred the dignified and proud honour of representing and interpreting the elevated seats of learning, Delhi, Lahore, Lucknow, Rampur, Khairabad and Badayun. After this great honour was bestowed, the glittering star on the horizon of Indian sub continent became a rival of sun and moon and its illuminated rays began to convert the mornings and evenings of deserts and mountains, valleys and hills, and human settlements into brightness and splendor. At some specific time, efforts were made to undermine the dignity of Hazrat Imam Ahmed Raza but now the fact has been revealed that great Imam has been very rightly considered to be the saviour of Muslim ummah.

Keeping in view the complete background, the invaluable services rendered by Idara-i-Tahqeeqat-e-Imam Ahmed Raza International are bound to be written, without any doubt, in golden words. May Allah the Almighty let us reap the benefit and excel through the immortal teachings and the multi dimensional personality of the grand Imam Ahmed Raza Barelvi! Ameen

Prof. Dr. Belal A. Khan
Vice Chancellor

Shahzad Ahmed Khalid
Public Relations Officer
Ph. 0346-881-9000

The Islamia University of Bahawalpur

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

وفاقی اردو یونیورسٹی

پروفیسر ڈاکٹر محمد قیصر
شیخ الجامعہ

تاریخ: ________ مجاریہ یردش ج ر ۲۰۰۸ء

پیغام

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی جانب سے ۲۸ ویں سالانہ کانفرنس کے انعقاد کے موقع پر محترم سید وجاہت قادری سمیت تمام معزز اراکین ادارہ اور مجلس کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

حضرت امام احمد رضا قبلہ نے اسلامی تعلیمات، سیرت طیبہ، علوم وفنون اور سائنسی تحقیق کے فروغ میں بہت نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اگر میں عرض کروں تو غلط نہ ہوگا کہ قرون وسطیٰ کے بعد ایک طویل علمی خلاء کو حضرت امام احمد رضا نے پُر کیا اور احیائے علوم کا ایک نیا سلسلہ دراز کیا قرآن کریم کا بہترین ترجمہ، بہترین نعتیہ مجموعہ اور فقہی مسائل وفتوی نیز فلسفہ وسائنس پر مبنی جتنا ذخیرہ کتب ورسائل کا آپ نے ورثہ چھوڑا ہے ایسی کوئی دوسری مثال نہیں ملتی جس سے مسلم اساتذہ اور اسکالرز ہر طرح مستفید ہو رہے ہیں۔

اس نوعیت کے اجتماعات مذاکرے اور سیمینارز کے انعقاد کا عمل ضروری ہے تا کہ ہماری نئی نسل ہمارے علمی، سائنسی اور مذہبی ورثوں سے پوری طرح روشناس ہو سکے اور تاریخی حقائق سے آگاہی ممکن ہو سکے۔ میں ایک بار پھر اس موقع پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ ایسے اجتماعات عام ہوں جس سے ہر خاص وعام بہرہ مند ہوتا رہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد قیصر
شیخ الجامعہ

وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس اور ٹیکنالوجی
کراچی: گلشن اقبال، یونیورسٹی روڈ، کراچی
فون: ۰۲۱-۴۸۲۲۳۸۱ فیکس: ۰۲۱-۹۲۴۳۹۸۶
اسلام آباد: G7/1 واپڈا ہاؤس اسلام آباد
فون: ۰۵۱-۹۲۵۲۸۳۸-۷۱

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ

حضرت امام احمد رضا خان بریلوی صاحب مشہورِ زمانہ اور شہرۂ آفاق عالمِ دین اور ایک علمی و ادبی گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے تبحّر علمی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ تقریباً ہزار کتابوں کے مصنف و مؤلف اور مترجم ہیں۔ آپ کے علمی و ادبی ذوق کے کئی رُخ اور پہلو ہیں۔

آپ کی تفسیری خدمت لازوال ہے۔ فقہ کے میدان میں آپ کا ''فتاویٰ رضویہ'' زندگی کے کثیر مسائل کے حل پر محیط ہے۔ نعتیہ ادب میں آپ نے نت نئے مضامین باندھے ہیں۔ غرض کہ فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے مفسر، محدث، فقیہہ، ادیب، مدرس و معلم کی حیثیت سے دنیائے اسلام کی لازوال خدمت سرانجام دی ہے۔

آپ کی شخصیت پر نہ صرف پاک و ہند میں بلکہ دنیا کے دیگر ممالک میں بھی ریسرچ و تحقیق کا کام ہو رہا ہے۔ آپ کی خدمات کے حوالے سے محققین نے درجنوں ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مقالہ جات تحریر کیے ہیں۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل اس حوالہ سے مبارک باد کا مستحق ہے کہ اس علمی روایت کو آگے بڑھانے میں نہایت اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ دعا کرتا ہوں کہ اس بابرکت کاوش کے ثمرات پوری دنیا میں پھیلیں اور اُمتِ محمدیہ کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہوں۔ (آمین)

دعا گو

محمود الحسن بٹ

(پروفیسر ڈاکٹر محمود الحسن بٹ)

وائس چانسلر

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی

اسلام آباد

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

Tel : 92-21-9215130
92-21-9215131
Fax : 92-21-9215137

CITY DISTRICT GOVERNMENT KARACHI.
CITY NAIB NAZIM SECRETARIAT
Old K.M.C. Building, M. A. Jinnah Road, Karachi, PAKISTAN

NASREEN JALIL
CITY NAIB NAZIM
KARACHI

NO.CNN/Sectt/ 114 /2008
Dated :/ 14 / 02 /2008

پیغام

یہ امر میرے لیے باعث مسرت ہے کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل (رجسٹرڈ) پاکستان "امام احمد رضا کانفرنس 2008" کے موقع پر حسب سابق خصوصی مجلّے کی اشاعت کا اہتمام کر رہا ہے جو یقیناً امام احمد رضا کی ہمہ گیر شخصیت کے حوالے سے بطور ریفرنس بک بھی استعمال ہو سکے گا۔ امام احمد رضاؒ نے جس طرح مسلسل 55 سال اپنی زبان اور قلم سے دینی خدمات انجام دیں اور مسلمانوں کی راہنمائی کی وہ یقیناً مشعل راہ ہے۔ آپ نے برصغیر پاک و ہند میں 19 ویں اور 20 ویں صدی عیسوی کے پرفتن دور میں اسلام کو سہارا دیا اور یہود و نصاریٰ جو سازشیں کر رہے تھے آپ نے قلم سے جہاد کرتے ہوئے ان کا خاتمہ کیا اور ایک ہزار سے زائد چھوٹی بڑی کتب تحریر کر کے مسلمانوں کے نہ صرف عقیدہ و ایمان کی حفاظت کی بلکہ ان کی سیاسی جدوجہد میں راہنمائی بھی کی۔ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ ادارے کی کوششوں کے باعث اسکالرز کی ایک بڑی تعداد نے M.Phil اور PHD کی اسناد کے حصول کے لیے امام احمد رضاؒ کی زندگی کے مختلف گوشوں پر معلومات جمع کیں اور پھر سند کا حصول بھی شروع کر دیا گیا۔ یہ بات انتہائی مسرت کی ہے کہ ادارے کی تحریک پر اب تک 22 پی۔ایچ۔ڈی 8، ایم فل اور 13 ایم ایڈ کی اسناد کا حصول ممکن ہو چکا ہے جبکہ 12 پی۔ایچ۔ڈی کے اسکالرز اپنے تھیسس لکھنے میں مصروف ہیں۔ یہ امر بھی قابل تحسین ہے کہ ادارہ تحقیقات امام رضا ہر سال "معارف رضا" کے نام سے ایک تحقیقی مجلّہ شائع کرتا ہے اور اس مجلّے کو 2003ء سے اردو، انگریزی اور عربی زبانوں میں شائع کیا جا رہا ہے۔ ادارہ نے اب تک 27 سالنامے "معارف رضا" شائع کئے ہیں اور تسلسل کے ساتھ اب تک 55 ماہنامہ "معارف رضا" بھی شائع کر چکے ہیں۔ میں آخر میں ادارہ تحقیقات، امام احمد رضا انٹرنیشنل کو "امام احمد رضا کانفرنس 2008ء" اور مجلّہ کے اشاعت پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

نسرین جلیل
14-2-2008
(نسرین جلیل)

E-Mail : cnn@karachicity.gov.pk, cnnkarachi@yahoo.com

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

Registrar

University of Karachi,
University Road,
Karachi-75270
Pakistan

۱۲فروری، ۲۰۰۸ء

مجھے مسرت و اطمینان ہے کہ امسال بھی امام احمد رضا کانفرنس کے انعقاد کا کام جاری ہے اور جس کے تحت حسبِ معمول ایک شاندار مجلّہ کی اشاعت کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔

امام احمد رضا خانؒ کے بارے میں اہلِ علم، فقیہانِ وقت، شعراء کرام، نقادانِ ادب اور عاشقانِ رسول ﷺ جس قدر بھی تحریر فرمائیں وہ کم ہے۔ امام احمد رضا خاںؒ کا کمال ان کی علمی اور منطقی تحریروں کے ساتھ ساتھ عشقِ رسول ﷺ میں ڈوبی ہوئی نعتوں کی تخلیق کاری ہے جو کسی اعجاز سے کم نہیں۔ انکی شخصیت علم کی گہرائی اور عشق کی فراوانی کے توازن کا ایک خوبصورت نمونہ ہے۔

مجھے امید ہے کہ صاحبانِ علم و دانش امام احمد رضا خانؒ کی علمی فتوحات و ادبی شاہکاروں کی تشریح و تعبیر میں ملتِ اسلامیہ کے لئے ربط و محبت کے رشتے جوڑتے رہیں گے۔ تمام منتظمینِ کرام، صاحبانِ قلم و کاتبانِ حرف و کلام اس موقع پہ دلی مبارک باد و تحسین کے مستحق ہیں ----- بہت مبارک۔

۱۲ فروری ۲۰۰۸

پروفیسر محمد رئیس علوی

رجسٹرار

Office of the Registrar, University of Karachi, Tel No. 9261300-7, Ext. 2233, Direct: 9261344
Fax: 9261340, E-mail: registrar@ku.ed.pk Website: www.ku.edu.pk

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

Ph: (Pak) 0221-862624

Professor S.M. Sayeed

Visiting Professor and Chariman (Retired) of
the Department of Comparative Religion
& Islamic Culture University of Sindh
& Co-Founder of the Inter- Faith Society
Hyderabad.

Mailing Address:
Bungalow No 2/B, Unit No 7,
Latifabad Hyderabad Sindh, Pakistan

Dated 13 - 2 - 2008

MESSAGE

It is very much gratifying and heartening to learn that the International Confernecne on Imam Ahmed Raza will be held on 23rd February 2008. I take privilege to extend my Message for the Souvenir $for this conference.

Indeed Imam Ahmed Raza played a pivotal role in the Sub – continent in 18th and 19th Century in ~~promulatanifg~~ preaching Islamic teachings through his numerous publications in the field of Quranic and Hadith Ulum.

His love for the last prophet (P.B.U.H) was exemplary for he contributed extensively Naatia poetry. His Naats are melodious and are recited with devotion on memorial occasions. Theme of his Naatia kalam is to focus the greatness of the beloved Messenger of Allah(S.U.B.T). He was of view of that attachment to the Holy Prophet with heart and soul breaths a new sprit into man and enables him to trade upon the path of Happiness and bliss Here and Here after.

In the end I shall be falling in my duty if I do not express my congratulations to the Organizers who worked relentlessly for day and night for the success of the conference.

Prof: S.M Sayeed

Dated: 13th February 2008

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس اور ٹیکنالوجی

دفتر رجسٹرار، انتظامی بلاک یونیورسٹی روڈ گلشن اقبال کراچی 75300

مجاریہ / درا / /

تاریخ:- ____________

پیغام

حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمتہ کے ۲۸ ویں سالانہ کانفرنس کے انعقاد پر ادارہ تحقیقات اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے اراکین کو دل کی گہرائی سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ادارہ تحقیقات نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ کی دینی، علمی، سائنسی اور فکری کاوشیں عام فہم کرنے میں تاریخ ساز کارنامہ انجام دیا ہے۔

ایک عجیب خلفشار کے دور میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمتہ اللہ علیہ نے مسلمانوں کے علمی، فکری اور سائنسی ورثوں کو حیات نو بخشی اور اس میں اضافہ کر کے روحِ اسلام کو تر و تازہ کر دیا۔

جاری دور میں جبکہ ہر طرف مغرب کی علمی اور فنی فتوحات کا ذکر عام ہے ہمیں فخر ہے کہ ہمارے دامن میں بھی علمی، دینی سائنسی اور تہذیبی اقدار کا ایک بڑا ورثہ موجود ہے جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ کی مخلصانہ کاوشوں کا ثمر ہے۔

مجھے امید ہے کہ یہ علمی، دینی، سائنسی اور فکری سفر ہمیشہ جاری رہیگا اور اس اثاثے میں نہ صرف اضافہ ہوتا رہے گا۔ بلکہ آپ کی سائنسی فکر کو عام کرنے اور مسلمانوں کو باعث عزت مقام دلانے اور قابلِ تقلید بنانے میں قابل قدر انقلابی اقدامات کئے جائیں گے، تاکہ مسلمان بھی خوددار و خود کفیل ہوسکیں حالت امن و جنگ میں اپنی ہی صلاحیتوں سے مسائل حل ہوں اور قرونِ اولیٰ جیسی شان و عظمت مقدر ہو سکے جس کی بناء پر ہم دیگر قوموں کے لئے بھی قابل تقلید ہوسکیں۔

بصورت دیگر آخر کب تک ہم سوئی سے لیکر جہاز تک درآمد کرتے رہینگے؟

قمر الحق
ڈاکٹر قمر الحق

پتہ: اسلام آباد۔ G-7/1 (واپڈا ہاؤس) زیرو پوائنٹ اسلام آباد فون: 051-9252848 فیکس: 051-9252849
کراچی۔ فون: 021-92343945 فیکس: 021-9244272

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

NATIONAL INSTITUTE OF HISTORICAL AND CULTURAL RESEARCH
CENTRE OF EXCELLENCE, QUAID-I-AZAM UNIVERSITY
ISLAMABAD

No.NIHCR-618/

Islamabad: 9th February 2008

پیغام

برائے

حضرت امام احمد رضا خاںؒ کانفرنس، کراچی، 23 فروری 2008ء

السلام علیکم

مجھے یہ جان کر انتہائی دلی مسرت ہوئی کہ جناب صاحب زادہ وجاہت رسول قادری صدر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا خاںؒ، کراچی، حضرت امام احمد رضا خاںؒ کے حوالے سے ایک قومی کانفرنس کا انعقاد کر رہے ہیں جس پر میں ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جناب قادری صاحب کی عمر دراز کرے اور اُن کو اس عظیم اور نیک مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

حضرت امام احمد رضا خاںؒ صاحب کے خیالات، نظریات اور زندگی کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل بحث و مباحثے کا انعقاد اس انداز سے کیا جائے کہ عصرِ حاضر کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، اُمت مسلمہ کے مسائل کا حل صحیح سمت سے دریافت ہو سکے تا کہ اُمت مسلمہ میں محبت، یگانگت اور ہم آہنگی فروغ پائے اور مسلمان پھر اپنی کھوئی ہوئی عظمت کو دوبارہ نہ صرف حاصل کر سکیں بلکہ تمام دُنیا میں پیغام محمدی ﷺ کو عام کرنے کا موجب بنے اور نہ صرف عالم اسلام بلکہ تمام دُنیا محبت اور امن کا گہوارہ بن جائے۔ میں اس موقع پر تمام مندوبین کانفرنس کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دُعا گو ہوں کہ وہ اپنے تحقیقی مقالات سے اس مشن کو حاصل کرنے میں معاون بن سکیں۔

خیر اندیش

Received 15/02/08

پروفیسر ڈاکٹر ریاض احمد (تمغۂ امتیاز)
ڈائریکٹر

House No. 605, St.No.29 , G-10/2, Islamabad (Pakistan),Telephone/Fax-9266395 ,E-mail:NIHCR@hotmail.com

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Prof. Dr. Muhammad Anwar Khan
CHAIRMAN
Department of Comparative Religion and Islamic Culture
University of Sindh, Jamshoro.

Phones { Off : 2771681-90 Ext : 2095 Res : 3869911
Bungalow No. 2, Nasim Society
Behind Mustafa Homes
Latifabad No. 9
Hyderabad Sindh Pakistan

Ref Religion 305/08 Dated 10-2-2008.

امام احمد رضا علم و سعادت کا سمندر ہیں

امینِ دولتِ حق رہبرِ راہ پیمبر ہیں

یہ میرے اور تمام امت مسلمہ کے لیے نہایت خوشی اور مسرّت کا مقام ہے کہ ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضاؒ انٹرنیشنل کراچی ، اپنی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اس سال **۲۸ویں سالانہ امام احمد رضا انٹرنیشنل کانفرنس ۲۰۰۸ء** کا انعقاد کر رہا ہے۔

بلاشبہ امام احمد رضاؒ برصغیر پاک و ہند بلکہ پورے عالمِ اسلام میں ایک نہایت معتبر اور نابغہ ء روزگار شخصیت کے حامل ہیں۔ آپ ایک سچے عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ، عظیم ہستی اور بلند پایہ عالمِ دین ، عظیم المرتبت فقیہہ اور مفکر تھے ، جس کا اندازہ ہمیں ان کی تعلیمات وتصنیفات سے ہوتا ہے۔ آپؒ نے اپنی پوری زندگی اسلام کے لیے وقف کردی۔ امام احمد رضاؒ کی علمی ودینی خدمات کا اعتراف اپنوں کے علاوہ غیروں نے بھی کیا ہے۔ اس کا اندازہ ہمیں اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ دنیا کی تقریباً ۴۰ جامعات میں آپ کی علمی ، دینی ، سیاسی ومذہبی خدمات پر مقالات لکھے جا رہے ہیں اور ان پر ایم فل / پی ایچ ڈی کی اسناد عطا کی جارہی ہیں اور بعض موضوعات پر معیاری تحقیقی کام مکمل ہو چکا ہے اور ان پر ایم فل / پی ایچ ڈی کی اسناد عطا کی جاچکی ہیں۔

امام صاحبؒ کی ہمہ جہت شخصیت اپنے معاصرین میں نہایت قدآور اور ممتاز نظر آتی ہے ، جب ہم طالبِ علم کی حیثیت سے ان کی حیات اور کارناموں کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ جان کر حیرت ہوتی ہے کہ وہ کون سا علم تھا ، جس میں آپؒ کو دسترس حاصل نہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ شاعرِ مشرق حضرت علامہ محمد اقبال نے بھی آپ کی راسخ العلمی اور فقہی بصیرت کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا ہے۔

حضرتؒ کی غیر متنازعہ تعلیمات کو مدِنظر رکھتے ہوئے اور موجودہ دور کے تناظر میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ حضرت امام احمد رضا خان بریلویؒ کی تعلیمات کو عام کیا جائے ، ان کی تصنیفات کو اسکول ، کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر نصاب میں شامل کیا جائے ، تا کہ ہم روز بروز بڑھتی ہوئی فرقہ پرستی اور دہشت گردی پر قابو پاسکیں ، جو کہ ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے۔

آخر میں ادارہ ءتحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل کے روحِ رواں جناب محترم جناب سید وجاہت رسول قادری صاحب اور دیگر اکابرین وکارکنانِ ادارہ کو اس شاندار کانفرنس کے انعقاد پر دل کی گہرائیوںؒ سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ ربّ العالمین آپ تمام لوگوں کو اس سعی حق کے صلے میں دینی و دنیاوی سعادتیں نصیب فرمائے۔ (آمین)

والسلام مع الاکرام

پروفیسر ڈاکٹر محمد انور خان
صدر شعبہ ءثقافتِ اسلامی وتقابلِ ادیان ،
جامعہ سندھ ، جامشورو (پاکستان)

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

پیغام برائے مجلہ ۲۰۰۸ء

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (کراچی) کے قابل فخر کارنامے

حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی (نور اللہ مرقدہ) کی شخصیت گذشتہ صدی کی ایک ایسی عظیم عبقری شخصیت ہے جس نے اپنے قلم فیاض سے علم وفن کے ایسے گوہر پیش کئے جس کی نظیر اسلامی تاریخ میں دور دور تک نہیں ملتی ہے۔ تاریخ میں ایسے قلم کار خال خال ملتے ہیں جن کی نظر بیک وقت کئی کئی علوم وفنون پر ہو۔ جو بیک وقت فقہ، حدیث، تفسیر ولغت اور علوم ریاضی وسائنس کا عالم ہی نہیں بلکہ ان علوم کا ایکسپرٹ بھی ہو۔ امام کی مؤلفات کا مطالعہ کرنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ آپ تنہا ایک اکیڈمی تھے۔

مگر افسوس صد افسوس کہ برصغیر میں گذشتہ صدی کی اتنی بڑی ہستی کے خدمات کا تعارف کما حقہ نہیں کرایا گیا۔ ان کے سامنے اطفال مکاتیب نظر آنے والے لوگوں پر تحقیق وتالیف کا دریا بہہ اٹھا جب کہ ایک ایسا عالم نکتہ دان جس کی مثال دور دور تک نہیں ملتی ہے اسے نظر انداز کیا گیا۔ شاید اس لئے کہ وہ امام حق وصداقت تھا۔ وہ مداہن فی الدین، اور منافق فی الفکر نہیں تھا۔ گستاخوں، بدکلاموں اور بے ادبوں سے اس نے کبھی سمجھوتا نہیں کیا۔ مصنوعی پالیسی اور خودساختہ حکمت کے تحت کبھی کسی برائی پر خاموش نہیں رہ سکا۔ اس نے کبھی کسی غنی، سیاسی اور صاحب اقتدار کی دنیوی اغراض ومقاصد کے تحت تعظیم وتکریم نہیں کی۔ اس نے کبھی غیر مسلم، بدمذہب اور بددین کا خطبہ تعریف نہیں پڑھا۔ ہاں اگر تعظیم کی تو اپنے نبی ﷺ، اسلاف کرام اور بزرگان دین کی تعظیم کی۔ اسی لئے شاید وہ سیکولر مسلمان نہیں بن سکا جس کی آج کی دنیا کو ضرورت ہے۔ اسی لئے شاید اس نابغۂ روزگار شخصیت کی خدمات کے اعتراف کے لئے ہماری حکومتوں کے پاس بجٹ نہیں رہا۔ آپ پر تحقیق کے لئے یونیورسٹیوں نے ریسرچ اسکالروں کو لقمۂ تر نہیں پیش کیا۔ مگر جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے؟ خالق کائنات نے غیب سے ایسے اداروں کے قیام کا انتظام فرمادیا۔ جن اداروں نے کسی بھی حکومتی فنڈ سے بے نیاز ہو کر بڑے پیمانے پر کام کیا اور اس قدر کام کیا کہ لوگوں کے لئے درس عبرت بن گیا۔ اگر ہم مقابلہ کریں تو شاید اس اعتبار سے بھی ہمارے امام کی منفرد شخصیت برصغیر کی وہ واحد شخصیت نظر آئیگی جس کے جلوے ہر چار سو بکھر رہے ہیں۔ لاکھ مخالفت اور نظر انداز کی سیاست سے نبرد آزما ہونے کے باوجود آج ہمارا امام "والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا" کا مظہر ومصداق بن کر آفاق عالم پر جگمگا رہا ہے۔

یہ انعام حق گوئی ہی کہئے کہ آج پوری دنیا میں رضویات پر کام ہو رہا ہے آئے دن افکار رضا کی نئی نئی جہتیں ریسرچ اسکالروں کے سامنے آرہی ہیں۔ متعدد ادارے اور تنظیمات فکر رضا کے فروغ کے لئے وقف ہو چکی ہیں۔ اور بلاشبہ یہ کامیابی اس لئے ہے کہ فکر رضا ہی درحقیقت فکر اسلاف اور اسلام کی صحیح تصویر ہے۔ جس کی ضیاپاشیوں سے آج اکناف عالم مستنیر ہے۔

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا ان اکیڈمک اداروں میں ایک منفرد ادارہ ہے جو تقریباً ۲۸ برسوں سے بڑے ہی اخلاص اور لگن کے ساتھ فکر رضا کی نشر واشاعت میں نمایاں خدمات انجام دے رہا ہے۔ اور اسلام وسنیت کی صحیح فکر پیش کرنے میں مصروف عمل ہے۔ عصر حاضر کے نئے وسائل وذرائع سے خوب خوب استفادہ کرتے ہوئے اس بین الاقوامی ادارے نے بڑے مستحکم انداز میں رضویات کے مشن کو آگے بڑھایا ہے۔ میگزین، پمفلٹ، تحقیقی وعلمی رسائل کے عربی، اردو اور انگلش ایڈیشن شائع کرکے اور سالانہ سیمنار و کانفرنس کا انعقاد کرکے رضویات کی پیاسی دنیا کو خوب خوب سیراب کیا ہے۔ اور اہل فکر وعمل کے لئے قابل تقلید نمونہ پیش کیا ہے۔ جس کے لئے اس ادارہ کے ذمہ داران، عملہ اور مخلصین ومعاونین لائق صد مبارکباد ہیں۔ میں دل کی اتاہ گہرائیوں سے اس ادارہ کے منفرد اور ممتاز کارناموں کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔

تقریباً دس سال ہورہے ہیں میں اس ادارہ کے سربراہ اور صدر حضرت صاحبزادہ سید وجاہت رسول صاحب قبلہ قادری (مدظلہ العالی) سے متعارف ہوں۔ ''اسأل المجرب ولا تسأل الحکیم '' کے تحت میں نے ان لوگوں کے خلوص ولگن کا جو جذبہ بے کراں دیکھا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اور یہی جذبہ خلوص اس ادراہ کے کامیابی کی خمیر بھی ہے۔

چلتے چلتے ہم تمام اصحاب خیر کی توجہات مبذول کرانا چاہتے ہیں کہ ادارے کا دامے، درمے، قدمے اور سخنے ہر طرح سے تعاون کیا جائے تاکہ علم وادب کا یہ گلستاں ہمیشہ سرسبز وشاداب رہے۔

دعا ہے کہ رب قدیر ادارہ کے بانی، سرپرست، صدر، سکریٹری، عملہ اور تمام معاونین مخلصین کو دولت محبت مصطفیٰ ﷺ عطا فرمائے، آخرت میں اہل محبت کے ساتھ حشر فرمائے اور سعادت دارین سے مالا مال فرمائے (آمین ثم آمین)

علامہ مولانا انوار احمد خان بغدادی

(ریسرچ اسکالر، جامعہ اسلامیہ، بغداد شریف واستاذ جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء، دہلی، ہند)

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Noori Mission
C/o. Madina Kitab Ghar, Old Agra Road,
Malegaon-423 203,Dist.Nasik (M.S.) INDIA
E-mail: noori_mission@yahoo.com

نوری مشن

Ref. No.

Date: ۵ر فروری ۲۰۰۸ء
از مالے گاؤں

Cell.
09325028586

حضرت مولانا سید وجاہت رسول قادری صاحب ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی بڑی حکمت و دانش مندی کے ساتھ امام احمد رضا قدس سرہ کے افکار و نظریات اور تعلیمات کو علمی دنیا میں متعارف کروا رہا ہے نیز عالمی جامعات و تحقیقاتی اداروں میں ریسرچ و تحقیق کے حوالے سے جو پیش رفت ہوئی ہے وہ لائق تحسین ہے۔

یہ جان کر ہمیں بڑی مسرت و شادمانی ہوئی اسی ماہ میں ادارہ کی سالانہ ۲۸ویں انٹرنیشنل امام احمد رضا کانفرنس عروس البلاد کراچی میں منعقد ہو رہی ہے۔ ہم اس کانفرنس کی کامیابی و کامرانی کے ساتھ انعقاد کے لیے دعاگو ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ ادارہ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے حسب معمول خلوص و لگن اور للّٰہیت کے ساتھ سرگرم رہے گا بلکہ روز افزوں ترقی کرے گا۔ ان شاء اللہ

کانفرنس کے انعقاد پر ہر سال پابندی کے ساتھ سالنامہ معارف رضا کی اردو کے ساتھ ساتھ عربی / انگریزی / بنگلہ زبانوں میں اشاعت کے علاوہ متعدد کتب کی اشاعت ایک تاریخی نوعیت کا علمی کام ہے جس کے اثرات دیرپا ثابت ہوں گے۔ آج علمی دنیا ادارہ کی مطبوعات سے استفادہ کر رہی ہے اور آپ تمام ارکان کی کارکردگی کو بہ نظر استحسان دیکھتی ہے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ آپ تمام ارکان ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کو صحت و عافیت کے ساتھ دین و سنیت اور رضویات کے فروغ و اشاعت کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت قبلہ مسعود ملت پروفیسر محمد مسعود احمد کا سایہ دراز تر فرمائے ــ آمین

ہم امام احمد رضا کانفرنس کے انعقاد پر ادارہ کے تمام ہی کار پردازان بالخصوص پروفیسر محمد مسعود احمد ، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری ، علامہ شاہ تراب الحق ، پروفیسر دلاور خان نوری ، حاجی عبداللطیف قادری ، جناب منظور حسین جیلانی اور آپ کی خدمت میں ہدیۂ تہنیت و تبریک پیش کرتے ہیں۔

الحاج محمد سعید نوری	رضا اکیڈمی ممبئی
حافظ شکیل احمد رضوی	جامعۃ الرضا برکات العلوم مالے گاؤں
ابوزہرہ رضوی	رضا ریسرچ اینڈ پبلشنگ بورڈ مانچسٹر
غلام مصطفیٰ رضوی	نوری مشن مالے گاؤں

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

۷۸۶

پروفیسر ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر

اعزاز فضیلت

صدارتی اعزاز برائے حسن کارکردگی

۲۷۲۔اے۔او
بلاک نمبر ۳۔ سیٹلائٹ ٹاؤن کوئٹہ
فون : ۲۴۴۲۲۸۹

تاریخ ۱۲ فروری ۲۰۰۸ء

محترمی سید وجاہت رسول قادری صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ بات انتہائی اطمینان بخش اور روح پرور ہے کہ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل (رجسٹرڈ) پاکستان ۲۸ سال سے حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی ہمہ گیر شخصیت پر علمی، ادبی اور تحقیقی کاموں میں مصروف ہے۔

اس میں ادارے کے بانی محترم سید ریاست علی قادری، سرپرست اعلیٰ حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، آپ کی اور آپ کے رفقائے کار کی رات دن کی کوششوں کو سراہتے ہوئے بارگاہ ایزدی میں مزید کامیابیوں کے لیے دست بدعا ہوں۔

والسلام
مخلص
ناچیز
محمد انعام الحق کوثر

کراچی
فیکس : 021-2732369
فون نمبر : 021-2725150

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

وعلیٰ الک واصحابک یاحبیب اللہ

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا انٹرنیشنل کو

ہم

سالانہ امام احمد رضا کانفرنس ۲۰۰۸ء

پُر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں

منجانب

محمد جنید قادری

B-11، عثمان پلازا، گلشن اقبال، بلاک 3، کراچی

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلّم

جس سمت آگئے ہو سکے بٹھادیئے ہیں

عطیۂ اشتہار

خواجہ راشد علی

KDA فلیٹ، گلشنِ اقبال، کراچی۔

Digitally Organized by

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا

www.imamahmadraza.net

"ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا"

فکر اسلامی اور فکر رضا کا بین الاقوامی نقیب وسفیر

تحریر: ڈاکٹر غلام جابر شمس مصباحی

یہ کراچی ہے! سندھ کا مرکزی شہر۔ قدیم تاریخ میں اسے "دیبل" کہا گیا ہے۔ اس کی ایک عظیم تاریخ ہے۔ وہ اپنی جداگانہ ایک علمی تہذیبی شناخت بھی رکھتا ہے۔ یہیں سے کبھی اسلام کی ایک پارسا بیٹی نے حجاج بن یوسف کو پکارا تھا۔ تو اسلام کے ایک نامور مجاہد محمد بن قاسم کی قیادت میں اسلام کے غیور فرزند کوہ دشت کو روندتے ہوئے آپہنچے اور اس کے جنگ آشنا گھوڑے صحراؤں کو عبور کرتے ہوئے سندھ میں آگئے تھے۔ پھر کیا ہوا۔ اسے چشمِ فلک نے دیکھا۔ اور وقت کے دھاروں نے ایک نہ مٹنے والی تاریخی داستان مرتب کردی۔

اسی شہر کے قلب، صدر کراچی میں "ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا" فکر اسلامی اور فکر رضا کا بین الاقوامی نقیب وسفیر بن کر علم وتحقیق اور صداقت وسچائی کے انوار بڑی سخاوت سے تقسیم کررہا ہے۔ ارکان ادارہ کی پہلے ہی سے خواہش تھی کہ میں وہاں آؤں۔ ادارہ کے سرپرست عالمی شہرت یافتہ اسلامی اسکالرو دانشور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی دعوت وتحریک نے کھینچ کر مجھے وہاں پہنچادیا "امام احمد رضا کی مکتوب نگاری" کے حوالہ سے میرا مقالہ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ زیرترتیب تھا۔ علمی مواد جمع کرنا، تحقیقی کتب تلاش کرنا اور مخطوطات ونوادرات امام احمد رضا کا حصول میرا مقصد تھا۔

"ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا" کراچی کے قلب صدر ریگل میں جاپان منشن کی تیسری منزل پر اپنا جھنڈا گاڑے ہوئے ہے۔ جس میں چار کمرے ہیں۔ شہر کے حساب سے چاروں قدرے بڑے بڑے۔ ۱۹۸۰ء سے ادارہ مسلسل کام کررہا ہے۔ اس کا دائرہ کار کئی ممالک تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کی بڑی خدمات ہیں۔ اس کے ارکان وسیع تجربے، گہرے مطالعے، غائر مشاہدے اور وسیع علم وفکر کے حامل ہیں۔ ان کی تحریروں نے دانشوران کو رجھایا اور قائل کیا ہے۔ صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری صدارت کو زینت بخشتے ہیں۔ سید صاحب نے دنیاوی جھمیلوں سے اپنے آپ کو الگ کرلیا ہے۔ اور ہمہ وقتی خدمات ادارے کے لئے وقف کردی ہیں۔ حدود ہندو پاک سے نکل کر ممالک عرب ومصر کا دورہ کرتے ہیں۔ محققین وفاضلین سے رشتے استوار کرتے ہیں۔ انہوں نے علامہ عبدالحکیم شرف قادری کی معیت ومعاونت میں جامعہ ازہر مصر کا دورا کیا۔ وہاں کے شیوخ واساتذہ سے رابطہ کیا۔ محبوب کے رخ سے پردہ ہٹایا تو شیخ الازہر الموقر سمیت وہاں کے اہل علم وفاضل افراد تڑپ اٹھے اور امام احمد رضا کو پرکھنا اور برتنا شروع کردیا۔ جامعۃ الازہر، جامعۃ القاہرہ اور جامعہ عین شمس کے دروازے تحقیق وریسرچ کے لئے کھل گئے۔ ایم فل، پی۔ ایچ۔ ڈی کے مقالے لکھے جانے لگے چوٹی کے عرب شیوخ نے امام احمد رضا کے حیات وافکار پر درجنوں کتابیں لکھیں۔ کئی کتابوں کے ترجمے عربی میں ہوئے۔ سینکڑوں مقالات مصری جرائد میں چھپے، شیخ الازہر نے "کنزالایمان" کی اشاعت وتوزیع تقسیم کی اجازت وسند دے دی۔ ابھی "صفوۃ المدیح" کے نام سے "حدائق بخشش" کا عربی منظوم ترجمہ سامنے آیا۔ آنکھیں ٹھنڈی ہوگئیں۔ دل مسرور ہورہے ہیں۔ زبانیں دعائیں دے رہی ہیں۔ سید صاحب کے دور صدارت کا یہ عظیم کارنامہ ہے۔ برسوں کا یہ بھاری قرض سید صاحب نے ہمارے سروں سے اتاردیا۔ جو ان کی اتھاہ بصیرتوں، حکمتوں اور تدبیروں کی کھلی شہادت ہے۔ خدا ان کے بازوؤں میں بے پناہ قوت دے کہ وہ باطل کا

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

پنجہ مروڑنے اور حق کا چہرہ نکھارتے رہیں۔ آمین

ادارہ کے جنرل سکریٹری، کراچی یونیورسٹی کے صدر شعبۂ پٹرولیم (ارضیات) ڈاکٹر مجید اللہ قادری بڑے ہی حلیم وخلیق، فہیم وفریس اور دین ودانش میں گہرے شعور وبصیرت کے مالک ہیں۔ عصری اسلوب میں درجنوں کتب کے مصنف اور پچاسوں دینی وسائنسی مقالوں کے مقالہ نگار، لمبا قد، گورا اجلا رنگ، متبسم رخ ورخسار، شرعی داڑھی اور سر پر عمامہ کی بہار، بہت جچتے پھبتے اور بھلے لگتے ہیں۔ مسلم معاشرے کی خیر خواہی، سماج کی اصلاح، اور شہر کے علمی ماحول میں اہم مقام رکھتے ہیں۔ اپنے گھر بلایا، تواضع فرمائی میرے موضوع پر غور کیا۔ قیمتی مشورے دیے۔ مفید گفتگو کی، اپنا ذاتی ذخیرۂ کتب دکھلایا۔ بڑی اپنائیت سے ملے۔ اور پھر کئی بار مجھ سے میری قیام گاہ پر ملنے آئے۔ ۲۳؍اگست کو اپنی یونیورسٹی بلایا۔ اپنے شعبے کا معائنہ کرایا۔ کئی اسکالرز سے ملوایا۔ شعبۂ علوم اسلامیہ لے گئے، وہاں معروف محقق ڈاکٹر جلال الدین نوری سے ملاقات ہوئی۔ خیالات کی لین دین کے بعد شعبۂ سیاسیات کے ایسوی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر عبداللہ صاحب سے تعارف ہوا۔ اور یونیورسٹی کیمپس میں ان کی رہائش گاہ پر سب ہی نے ظہرانہ کا لطف اٹھایا۔ یہ ساری ملاقاتیں نشستیں اور صحبتیں میرے لئے معلومات افزا اور یادگار ثابت ہوئیں۔

ادارہ دیکھا اس کی کتابیں دیکھیں بہت سی چھوٹی بڑی کتابوں کا تحفہ ملا۔ ہفتہ بھر اس کے ارکان وعملہ کے جلیس ورفیق رہا۔ سب کی مخلصانہ کارگزاری خوش خلقی اور بلند سیرت نے مجھے نہایت متاثر کیا۔ مگر میری آنکھیں آب اَشک سے اس وقت وضو کرنے لگیں جب میں نے امام احمد رضا کے دوسو سے زائد ایسے مخطوطات کی زیارت کی جو طباعت کی راہیں دیکھ رہے ہیں۔ آہیں بھرنے، سسکیاں لینے کے سوا چارہ کیا تھا۔ بعد صبر وضبط چوم چاٹ کر رکھ دیا۔ اور کچھ کا تبرکاً عکس اتار لیا میں نے ادارے کے اعلیٰ ارکان کو مشورہ دیا کہ تحقیقات وانکشافات اور حواشی وتحقیقات کی شکل میں دستیاب نوادرات کا انڈکس بنا کر ایک مقالہ تیار کیا جائے۔ مختصر تعارف وتبصرہ کے ساتھ اوراق قیمہ کا ایڈیشن شائع کر کے ماہران فن کی میز پر پھیلا دیا جائے۔ عین ممکن ہے، کہ علم وفن کے ہمدردان وقدر دان متوجہ ہوں۔ اور امام احمد رضا کی حیران کن تحریریں مٹنے، محو ہونے یا دفن ہونے سے بچ جائیں۔

ایک مجلس میں باتوں کے دوران ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے کہا کہ ''ہر سو پچاس سالوں میں علم وادب میں کچھ تبدیلیاں آتی ہیں۔ الفاظ واصطلاحات بدل جاتے ہیں۔ مفاہیم ونظریات میں تغیر آ جاتا ہے۔ امام احمد رضا نے جس زمانے میں کام کیا اب وہ زمانہ نہیں، جس زبان میں کام کیا اب وہ رواں نہیں۔ فاصلے بہت بڑھ گئے اور برائیوں کا ڈور دراز ہو گیا۔ حالات بڑے مایوس کن ہیں حالانکہ آج بھی امام احمد رضا کی فکر حیرت انگیز اور دنیا کے لئے چیلنج ہے۔ اگر کوئی اکیڈمک یا ٹیم ورک ہو تو شاید کچھ سنبھالا وسمیٹا جا سکے۔

میری عقل حیران ہے کہ جو قوم مدارس ومساجد اور اجلاس وکانفرنس پر کروڑہا کروڑ روپے صرف کیا کرتی ہے۔ کیا وہ کسی ''تحقیقی ادارے'' کا قیام یا قائم شدہ ادارے کا تعاون نہیں کر سکتی، کہ وہاں وہ صاحبانِ علم وفضل ہوں جو امام احمد رضا کے ان افکار کی توضیح وتشریح کریں جن کی رونمائی ابتک نہیں ہو سکی ہے۔ انڈیا میں جامعہ اشرفیہ مبارکپور، لاہور میں جامعہ نظامیہ اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے اس جانب گو پیش رفت کی مگر مطلوبہ منزل پانے کے لئے بہت کچھ جھیلنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری قوم کے بیدار معزز حضرات کو توفیق ارزانی فرمائے کہ کہیں سے بھی اس کام کا آغاز ہو جائے پھر دنیا دیکھے گی کہ سائنس اس کمیز کی طرح امام احمد رضا کے مینار عظمت کے نیچے کھڑی نظر آئے گی جو اپنی بے بضاعتی پر کس طرح (آج) ماتم کناں ہے۔

(بشکریہ جہانِ رضا لاہور، جنوری/فروری ۲۰۰۸ء)

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

مجددِ ملت و عاشقِ رسول ﷺ حضرت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی دینی اور علمی خدمات

از: پروفیسر ڈاکٹر محمد انور خان☆

حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے ایک ایسے متبحر عالم دین، ایک عبقری شخصیت اور عاشقِ رسول ﷺ ہونے کے ساتھ ساتھ آپ علوم قدیمہ وجدیدہ میں سے شاید ہی کوئی شعبۂ علم ایسا ہو، جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مکمل طور پر فوقیت حاصل نہ ہو۔ ساتھ ہی ساتھ آپ کی زندگی کا یہ پہلو بھی بہت اہم ہے کہ آپ کی دانش وعلم کا مرکز ومحور عبادت گاہیں اور صرف مدرسے ہی نہ تھے، بلکہ آپ کی نگاہ برصغیر پاک وہند پر ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کی سیاست پر تھی۔ آپ نے برصغیر میں اسلامی اقدار کو از سرِ نو زندہ کرنے اور مسلمانوں کو ان کی گم گشتہ میراث واپس دلانے کے لئے سخت جدوجہد کی۔ ان کے زندہ وجاوید کارناموں میں سے ایک یہ ہے کہ آپ تحریکِ آزادی کے علمبردار اور دوقومی نظریہ کے حقیقی اور عملاً نقیب تھے۔ اسی لیے آپ نے تحریک عدم تعاون اور ترک موالات کے زمانے میں متحدہ قومیت کے نظریہ کو باطل قرار دیا اور مسلمانانِ برصغیر کو ہندوؤں اور انگریزوں کی ملی بھگت اور سازشوں سے خبردار کیا۔ آپ انگریز دشمنی میں اس دور کے علماء میں فزوں تر تھے۔ آپ نے کبھی کسی انگریز یا ہندو عدالت میں حاضری نہیں دی، یہاں تک کہ آپ ڈاک کا ٹکٹ ہمیشہ الٹا چسپاں کیا کرتے تھے، کیوں کہ اس ٹکٹ پر انگریز ملکہ یا بادشاہ کی تصویر ہوا کرتی تھی۔

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ملک العلماء مولانا ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ اور دیگر علماء بہار و بریلی کے مشورہ سے بریلی میں ۱۹۰۴ء میں جامعہ منظر اسلام کے نام سے ایک بلند پایہ دینی مدرسہ قائم کیا۔ برصغیر پاک وہند میں اس مدرسہ کو مرکزی حیثیت حاصل ہوگئی اور اس ایک ادارے سے دیکھتے ہی دیکھتے اور کئی ادارے، مثلاً رضاء مصطفیٰ، انصار الاسلام، دار الافتاء علیہ رضویہ وغیرہ جیسے ادارے قائم ہوگئے۔

سیدی مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمۃ کے اس مدرسہ منظرِ اسلام سے ایسے علماء، فقہاء، محدثین، مجاہدین اور اصحابِ علم ودانش کی کھیپ تیار ہوئی جنہوں نے آگے چل کر برصغیر کے متعدد دینی، سیاسی اور علمی تحاریک میں ہراول دستے کا کردار ادا کیا۔

ان علماء مشاہیر میں مولانا حامد رضا خان بریلوی، مولانا مصطفیٰ رضا خان نوری عرف مفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہما (صاحبزادگانِ مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)، مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا ابو المحامد سید محمد الجیلانی الاشرفی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ عرف محدث اعظم ہند، حضرت مولانا ملک العلماء محمد ظفر الدین بہاری، شیخ الحدیث جامعہ شمس الھدیٰ پٹنہ بہار مولانا پروفیسر محمد سلیمان اشرف رحمۃ اللہ علیہ، مولانا شاہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، مولانا ہدایت رسول قادری رام پوری، مولانا مفتی عمر نعیمی مراد آبادی، مولانا عبد الباقی برہان الحق جبل پوری، مولانا سردار احمد لائل پوری، مولانا حشمت علی خان لکھنوی، مولانا عبد الحامد بدایونی، علامہ ابو البرکات سید احمد قادری، مولانا سید ابو الحسنات قادری، علامہ عبد المصطفیٰ الازہری، مولانا عبد الاحد پیلی بھیتی، مولانا عبد العزیز مبارکپوری، مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی، مولانا عبد الغفور ہزاروی، مولانا سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام جیلانی میرٹھی علیہ الرحمۃ وغیرہم خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے عشقِ رسول ﷺ کے حوالے سے بھی خاص طور پر ممتاز ومنفرد نظر آتے ہیں۔ آپ سراپا عشقِ محمدی ﷺ میں غرق تھے۔ آپ کو عربی، فارسی اور ہندی زبانوں پر ملکہ حاصل تھا۔ آپ نے مختلف موضوعات پر تقریباً ایک ہزار سے زائد کتب ورسائل تحریر

☆ چیئرمین، ڈیپارٹمنٹ آف کمپیریٹو ریلیجن اینڈ اسلامک کلچر، سندھ یونیورسٹی، جامشورو، پاکستان۔

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

تصنیف فرمائے۔ آپ کی تصانیف، تفسیر، اصول تفسیر، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، ادب، صرف و نحو، منطق و فلسفہ، علم الکلام، ریاضی، سیاست، معاشرتی اصلاح، اخلاقی و روحانی اذکار، فتاویٰ اور سائنس جیسے موضوعات کا احاطہ کرتی ہیں۔

اعلیٰ حضرت کی پیدائش ۱۰ رشوال المکرم ۱۲۷۲ھ بمطابق ۱۴ رجون ۱۸۵۶ء کو بریلی (یوپی انڈیا) کے محلے جسولی کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی۔ اس خانوادے کی علمی اور دینی خدمات کی ایک طویل فہرست ہے۔ آپ عالمِ شباب میں ہی فنون عربیہ اور علوم دینیہ کے ماہر کے طور پر مشہور ہوئے۔ علم تفسیر، علم حدیث اور علم فقہ میں ایسے القابات ان کے نام کے ساتھ آنے لگے کہ ہر انجانے کو محسوس ہوتا کہ یہ کوئی عمر کے لحاظ سے بڑی شخصیت کے حامل فرد ہیں۔ برصغیر کے علماء ان سے استفادہ کرنے لگے۔ جیسے جیسے عمر بڑھتی گئی ویسے ویسے علوم کی تعداد ۱۰۰۰ تک جا پہنچی، جس کی تصدیق جلیل القدر علمی شخصیات نے کی ہے۔

اس بات کی شہادت ترجمہ قرآن پاک ''کنز الایمان'' اور فتاویٰ رضویہ کے ہزاروں صفحات ہیں۔ آپ نے اکثر اوقات فتاویٰ نویسی میں گزارے جو کہ اس وقت کی ضرورت تھی۔ آپ کے پاس نہ صرف ہندوستان بلکہ افریقہ تک سے سائلین کے تحریری سوالات آتے تھے۔ ۱۸۶۹ء سے ۱۸۸۰ء تک آپ کے مسودات کو بیک وقت چار افراد تحریر کیا کرتے تھے۔ آپ نے معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں اور دورِ جدید کی گمراہیوں کے خلاف فقیہانہ شان کے ساتھ جہاد کیا۔ یہی وجہ ہے کہ جسٹس مفتی سید شجاعت علی قادری (سابق جج وفاقی شرعی عدالت پاکستان) نے ایک موقع پر کہا کہ جب میں مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کی تصانیف کا مطالعہ کرتا ہوں تو اسلاف کے مسلک سے منحرف نہیں پاتا، بلکہ منحرفین کے تعاقب میں مصروف پاتا ہوں۔ آپ فریضۂ حج کے لیے حرمین جاتے تو وہاں بھی جوق در جوق سائلین آپ سے استفادہ فرماتے۔

آپ کی تحریریں عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا درس دیتی ہیں۔ آپ کے نام سے منسوب متعدد تعلیمی ادارے اور مذہبی انجمنیں دنیا بھر میں قائم ہیں۔ آپ کی ہمہ گیر علمی اور دینی خدمات کا اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ برصغیر کی وہ علمی شخصیت ہیں، جن پر مختلف اسکالرز پی ایچ ڈی کر چکے ہیں اور بہت سا تحقیقی کام جاری ہے۔ برصغیر پاک و ہند کے علاوہ دنیا کی مختلف جامعات میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی علمی و مذہبی و سیاسی خدمات پر مزید تحقیقی کام جاری ہے۔

علمی اور تدریسی میدان کے علاوہ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء نے صحافتی میدان میں بھی نمایاں خدمات انجام دیں۔ خود فاضل بریلوی کی ادارت میں ''ماہنامہ الرضا'' بریلی سے جاری ہوا، جس کے متعلق علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں ''مولانا کی زیر سرپرستی ایک رسالہ الرضا بریلی سے نکلتا ہے جس کی چند قسطیں میں نے بغور دیکھی ہیں، اس میں بلند پایہ مضامین شائع ہوتے ہیں۔'' (الندوہ، اکتوبر ۱۹۱۴ء، صفحہ ۱۷)

آپ کے خلفاء میں جن حضرات نے میدان صحافت میں قدم رکھا، ان میں قاضی عبدالوحید عظیم آبادی، نے ۱۳۱۵ھ میں ''مخزنِ تحقیق'' جاری کیا، جو بعد میں ''تحفۂ حنفیہ'' کے نام سے مشہور ہوا۔ مولانا احمد مختار میرٹھی نے افریقہ سے ایک گجراتی اخبار ''الاسلام'' کے نام سے جاری کیا۔ مولانا احمد حسین امروہوی نے ۱۸۹۴ء میں امروہہ شہر میں پہلا پریس قائم کیا اور ایک رسالہ ''گلدستۂ نسیم چمن'' جاری کیا۔ مولانا محمد نعیم الدین مرادآبادی نے مرادآباد سے ''السواد الاعظم'' جاری کیا، جس نے برصغیر کی سیاسی اور دینی فضا میں اچھا تاثر قائم کیا۔ موصوف ہی کے تلمیذ رشید مفتی محمد حسین نعیمی نے لاہور سے ''ماہنامہ عرفات'' جاری کیا۔ اور دوسرے شاگرد علامہ محمد پیر کرم شاہ نے بھیرہ سے ''ماہنامہ ضیائے حرم'' نکالا۔ کراچی کا ماہنامہ ''ترجمانِ اہلِ سنت'' پہلے پہل غالباً علامہ مفتی محمد عمر نعیمی کی کوشش سے جاری ہوا تھا۔ علامہ سید ابوالبرکات نے لاہور سے ''ماہنامہ رضوان'' جاری کیا۔ مولانا عبدالعلیم کے صاحبزادے علامہ

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

شاہ احمد نورانی نے کراچی سے ''اخبار المدینہ'' جاری کیا۔ موصوف نے ایک انگریزی ماہنامہ "The Message International" بھی جاری کیا تھا۔ آپ ہی کی کوشش سے بریڈفورڈ Bradford انگلستان میں ''ورلڈ اسلامک مشن'' کا صدر دفتر قائم ہوا، جہاں سے ''الدعوۃ الاسلامیہ'' شائع ہو رہا ہے۔ مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی کے فرزند نسبتی ڈاکٹر فضل الرحمان انصاری نے جامعہ علیمیہ سے ماہنامہ "The Minaret" جاری کیا۔ مذکورہ رسائل و جرائد کے علاوہ پاکستان کے مختلف شہروں سے بہت سے دینی رسائل شروع ہو رہے ہیں جو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء اور تلامذہ کے زیرِ سرپرستی دینی و تحقیقی کاموں پر سرگرداں ہیں۔

مثلاً ماہنامہ ''الحسن'' پشاور، ماہنامہ ''تاج'' کراچی، ماہنامہ ''نور اسلام'' شرقپور، ماہنامہ ''فیض رضا'' فیصل آباد، ماہنامہ ''سلسبیل'' لاہور ہفت روزہ ''مبصر'' فیصل آباد، ماہنامہ ''رضائے مصطفیٰ'' گجرانوالہ، پندرہ روزہ ''سواد اعظم'' لاہور، ماہنامہ ''انوار الصوفیہ'' قصور ہفت روزہ ''الہام'' بہاولپور، ماہنامہ ''مہر و ماہ'' لاہور، ماہنامہ ''سلطان العارفین'' گھکو منڈی گجرانوالہ، ماہنامہ ''نعت'' لاہور وغیرہ۔

اس کے علاوہ ہندوستان اور انگلینڈ و یورپ سے بھی اہل سنت کے اخبارات و رسائل نکل رہے ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں: ماہنامہ ''استقامت'' کانپور، ماہنامہ ''نوری کرن'' بریلی، ماہنامہ پاسبان'' الہ آباد، ماہنامہ ''اعلیٰ حضرت'' بریلی، ماہنامہ ''المیزان'' بمبئی، ماہنامہ ''اشرفیہ'' مبارک پور اعظم گڑھ، ماہنامہ ''مولوی'' دہلی، ماہنامہ ''سلطان الہند'' اجمیر شریف، ماہنامہ ''سنی دنیا'' بریلی، پندرہ روزہ ''حنفی'' سری نگر کشمیر، ماہنامہ ''حجاز جدید'' نئی دہلی، ماہنامہ ''قاری'' دہلی، ماہنامہ ''فیض الرسول'' بریلی شریف، ماہنامہ ''حجاز'' لندن، ماہنامہ ''اسلامک ٹائمز'' اسٹاک ہوم سویڈن وغیرہ شامل ہیں۔

دینی مدارس کے قیام اور تحقیقی رسائل و جرائد کے اجراء کے علاوہ فاضل بریلی علیہ الرحمۃ کے خلفاء نے تصنیفی میدان میں بھی نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ ''خلفائے اعلیٰ حضرت'' میں جناب صادق قصوری نے اس بارے میں تقریباً ۱۶۸ تصانیف کا ذکر کیا گیا ہے۔ مزید تلاش و جستجو کی جائے تو یہ تعداد مزید بڑھ سکتی ہے۔

حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے فتنۂ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی اور منکرین ختم نبوت ﷺ کے رد میں متعدد فتاویٰ کے علاوہ جو مستقل رسائل تصنیف کیے ان میں خاص درج ذیل ہیں:

☆ جزاء اللّٰہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ: یہ رسالہ ۱۳۱۷ ہجری میں تصنیف ہوا۔ اس میں عقیدۂ ختم نبوت پر ایک سو بیس حدیثیں اور منکرین کی تکفیر پر جلیل القدر ائمہ کرام کی تصریحات پیش کی گئی ہیں۔

☆ السوء والعقاب علی المسیح الکذاب: یہ رسالہ ۱۳۲۰ھ میں اس سوال کے جواب میں تحریر ہوا کہ آیا ایک مسلمان مرد اگر مرزائی (قادیانی) ہو جائے تو کیا اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل جائے گی؟ امام صاحب نے اس وجہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کا کفر ثابت کر کے احادیث کے نصوص اور دلائل شرعیہ سے ثابت کیا کہ سنی مسلمان عورت کا نکاح باطل ہو گیا، وہ عورت اپنے کافر و مرتد شوہر سے فوراً علیحدہ ہو جائے۔ اسی قسم کے بے شمار دینی مدبرانہ انداز میں حل کر کے امتِ مسلمہ کو انتشار سے بچالیا۔ اور آپ نے مجدد وقت ہونے کا مکمل ثبوت پیش کیا۔

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

(آمین)

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

امام اہل سنت، مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت امام الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تحریر: ڈاکٹر محمد حسن زاهد

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ محمد احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ماضیٔ قریب میں عالم اسلام کے وہ مایہ ناز عالم، فقیہہ، مدبر و مفکر گزرے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف قرآن و حدیث کی تفہیم اور ان کے مسائل کے استنباط و استخراج میں امتیازی مقام عطا فرمایا تھا بلکہ مختلف علوم میں بے پناہ تجدیدی و تحقیقی صلاحیتوں سے سرفراز فرمایا تھا مولانا موصوف کی وفات کو تقریباً ۸۹ سال کا عرصہ گزر گیا۔ لیکن آپ کی تعلیمات آج بھی طالبانِ علم وفن اور سالکان رشد و ہدیٰ کے لئے مشعلِ راہ ہیں آپ کی علمی قابلیت کا عرب و عجم کے علماء نے لوہا مانا، بلکہ عرب کے جلیل القدر علماء نے آپ کو ہدیۂ تحسین و تبریک پیش کیا۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ بمطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء بریلی شریف میں پیدا ہوئے۔ اعلیٰ حضرت کا پیدائشی نام محمد اور عرف احمد رضا۔ تاریخی نام "المختار" ہے لقب شہیر "اعلیٰ حضرت" ہے۔ آپ نے اپنے مکتوبات شریف میں اپنا سن ولادت حسب ذیل آیت کریمہ سے استخراج فرمایا:

اُولٰئِكَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ط

(یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف سے روح القدس کے ذریعے سے ان کی مدد فرمائی)

قوت حافظہ:

ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بعض ناواقف حضرات میرے نام کے ساتھ حافظ لکھ دیتے ہیں حالانکہ میں اس لقب کا اہل نہیں ہوں ہاں یہ ضرور ہے کہ کوئی حافظ صاحب کلام پاک کا رکوع مجھ کو سنا دیں اور پھر دوبارہ مجھ سے سن لیں۔ چنانچہ آپ نے صرف ایک ماہ کی قلیل مدت میں قرآن حکیم حفظ فرما لیا تھا۔

تعلیم و تربیت:

چودہ برس کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر، حدیث، کلام، فقہ، اصول، معانی و بیان، تاریخ، جغرافیہ، منطق، ادب عربی، ادب اردو، فلسفہ و جفر و دیگر علوم عقلیہ و نقلیہ میں مہارت تامہ حاصل کر لی تھی آپ کا علم درس گاہوں کا نہیں بلکہ خداداد تھا۔ جس کی روشن و واضح دلیل یہ ہے کہ آپ نے ایک ماہ میں قرآن پاک حفظ فرما لیا۔ اور چھوٹی سی عمر میں بڑے بڑے علوم و فنون میں خداداد عقل سے کمال حاصل کر لیا تھا۔

تیرہ سال دس ماہ کی عمر میں آپ نے فتویٰ نویسی شروع کر دی تھی آپ نے اکثر و بیشتر کتابیں اپنے والد ماجد مولانا نقی علی خان صاحب علیہ الرحمۃ سے پڑھیں۔ چند ابتدائی کتابیں مولانا مرزا قادر بیگ صاحب سے پڑھیں۔ علم تکسیر اور علم جفر و دیگر باطنی علوم میں آپ سید ابوالحسن مارہروی علیہ الرحمۃ کے شاگرد رشید تھے منطق کی چند کتابیں مولانا عبدالعلی رامپوری علیہ الرحمۃ سے پڑھیں۔

بیعت و خلافت:

۱۲۹۴ء میں آپ اپنے والد ماجد کے ہمراہ مارہرہ شریف سید شاہ آل رسول صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے اور ان کے دست حق پر بیعت کی، سید موصوف نے آپ کو اسی وقت خلافت مرحمت فرمائی، نیز سند حدیث سے بھی نوازا۔

چند اہم واقعات:

آپ کو شروع ہی سے اصول اسلامیہ اور قوانین شرعیہ کی تبلیغ و اشاعت کا بے حد شوق تھا اور حق شناس و حق نما تھے۔ جب بھی کسی کو کوئی غیر شرعی کام کرتے دیکھا یا سنا فوراً تردید فرما کر احکام شرعی سے آگاہ فرما دیتے اور اندازِ گفتگو ایسا بااثر تھا کہ پتھر دل شخص بھی ہوتو موم ہو جاتا اور فوراً تائب ہو جاتا چنانچہ

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

آپ کی حق شناسی وحق نمائی کے متعلق چند ہدایت آموز واقعات ہدیہ ناظرین کرام کرتے ہیں:

۱۔ ایک دن حسب معمول مولوی صاحب بچوں کو پڑھا رہے تھے کہ ایک بچے نے مولوی صاحب کو سلام عرض کیا۔ مولوی صاحب نے فرمایا جیتے رہو اس پر آپ نے فوراً فرمایا حضور یہ تو سلام کا جواب نہ ہوا بلکہ وعلیکم السلام کہنا چاہئے تھا یہ گفتگو سن کر مولوی صاحب بہت خوش ہوئے اور بہت دعائیں دیں۔

۲۔ ''حیات اعلیٰ حضرت'' رحمۃ اللہ علیہ جلد اول میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے اپنے ایک خادم کو چپت ماردیا خادم کم سن تھا کچھ دیر بعد خیال آیا ایک کمسن کو ماردیا، فوراً اس کم سن خادم کو بلایا اور فرمایا میں نے تمہیں غصے میں ایک چپت ماردیا تھا اس کا بدلہ لے لو، کہیں خدا کے ہاں مواخذہ نہ ہو کیونکہ میں نے تمہارے ننگے سر پر مارا تھا اس لئے میں عمامہ اتار دیتا ہوں، یہ فرما کر آپ نے عمامہ اتار کر اس نوکر کے سامنے سر جھکا دیا۔ یہ حال دیکھ کر مریدین اور وہ خادم بہت حیران ہوئے، آپ نے فرمایا کہ آپ لوگ میرے معاملے میں مداخلت نہ کریں۔ خادم کو جرأت نہ ہوئی اس پر آپ نے بہت سے پیسے دیئے اور فرمایا بدلہ لے لو، جب اس نے منع کیا تو آپ نے خود اس کا ہاتھ پکڑ کئی چپتیں اپنے سر اقدس پر مارلیں۔ سبحان اللہ یہ تھی آپ کی عاجزی وانکساری۔

۳۔ ایک مرتبہ کسی بدبخت نے گالیوں بھرا ایک خط اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا اتفاقاً اس پر ایک نئے مرید کی نظر پڑی۔ یہ حضرت پولیس میں اچھے عہدے پر فائز تھے فوراً آگ بگولہ ہوگئے اور عرض کرنے لگے کہ حضرت میں ابھی اس کے خلاف کاروائی کرتا ہوں اور اسے سخت سزا دیتا ہوں آپ نے فرمایا ٹھہرو، یہ کہہ کر گھر میں تشریف لے گئے اور خطوط کی ایک گڈی لے آئے انہوں نے وہ خطوط پڑھے تو ان میں اعلیٰ حضرت کی تعریف میں بے شمار کلمات لکھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا پہلے ان تعریف کرنے والوں کو انعام دے آیئے پھر توہین کرنے والے کو سزا دیجئے۔

بشارت:

جس وقت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری فاضل بریلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بطن مادر میں تھے آپ کے والد ماجد علامہ نقی علی خان صاحب قادری علیہ الرحمۃ نے ایک عجیب وغریب خواب دیکھا جس کے سبب کچھ پریشانی سی لاحق ہوئی رات بھر اس پریشانی میں رہے صبح اٹھے تو پھر بھی ان کی وہ تشویش بدستور قائم رہی آپ نے اپنے جد امجد سے خواب بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا بہت مبارک خواب ہے بشارت ہو کہ پروردگار عالم تمہارے نطفے سے ایک فرزند عطا فرمائے گا جو علم کے دریا بہائے گا جس کا شہرہ مشرق ومغرب میں پھیلے گا۔

فتاویٰ نویسی میں مقام:

ایک صاحب رامپور سے حضرت علامہ نقی علی خان صاحب علیہ الرحمۃ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور ساتھ حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب رامپوری علیہ الرحمۃ کا فتویٰ جس پر اکثر وبیشتر علمائے ہند کی تقریظات تھیں، آپ کی خدمت میں پیش کیا اور جواب لکھنے کی درخواست کی آپ نے فرمایا اس ساتھ والے کمرے میں مولوی صاحب ہیں ان کے پاس جایئے۔ وہ صاحب ساتھ والے کمرے میں جاتے ہیں اور واپس آپ کی خدمت میں حاضر ہوجاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں وہاں تو کوئی مولوی صاحب نہیں ہیں بلکہ ایک نوجوان صاحبزادے تشریف فرما ہیں۔ آپ نے فرمایا وہی فتویٰ نویسی کرتے ہیں انہوں نے کہا حضور ہم تو آپ کی شہرت سن کر آئے ہیں اور آپ ہمیں دوسروں کی طرف بھیج رہے ہیں آپ نے فرمایا یہ کام آج کل انہیں کے ذمہ ہے آپ ان کے پاس جایئے وہ جواب لکھ دیں گے۔ وہ صاحب پھر اعلیٰ حضرت قبلہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے تمام علماء ہند اور مولانا ارشاد حسین صاحب رامپوری کے فتاویٰ کے خلاف مدلل جواب تحریر فرمایا۔ بعد میں آپ کے والد ماجد نے اس پر تصدیق فرمائی جب فتویٰ نواب صاحب (رامپور) کی نظر سے گزرا تو انہوں نے شروع سے آخر تک پڑھا۔ دیکھا کہ تمام علمائے ہند مولانا ارشاد حسین کی تائید وتصدیق فرما رہے ہیں لیکن بریلی کے دو عالم اسے غلط بتارہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے انہوں نے مولانا ارشاد حسین صاحب کو بلایا اور فتاویٰ پیش کئے۔ نثار جایئے مولانا کی حق گوئی

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

پھر مزید کہتے ہیں:

"اے عزیز! ایک بے عقل گنوار کو دیکھ کہ تخم گندم اگر پاس نہیں ہوتا بہزار دقت قرض دام سے حاصل کرتا اور اسے زمین میں ڈال دیتا ہے۔ اس وقت تو وہ اپنے ہاتھوں سے خاک میں ملا دیا مگر امید لگی ہے کہ خدا چاہے تو یہ کھونا بہت کچھ پانا ہو جائیگا۔ تجھے اس گنوار کے برابر بھی عقل نہیں یا جس قدر ظاہری اسباب پر بھروسہ ہے اپنے مالک جل وعلا کے ارشاد پر اتنا اطمینان بھی نہیں کہ اپنے مال بڑھانے اور ایک ایک دانہ ایک ایک پیڑ بنانے کو زکاۃ کا بیج نہیں ڈالتا۔ وہ فرماتا ہے زکوۃ دو مال بڑھے گا" (أعز الاکتناه في، مطبوعہ رضا اکیڈمی، ممبئی، ص:٦)

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسلام میں زکاۃ کی اہمیت سماج کاری کے تناظر میں ہے۔ جس کی تشریح امام اہل سنت نے اسلامی اصول وضوابط کی روشنی میں بڑے خوب انداز میں کی ہے۔ جس سے واضح طور پر سماجی بنیادوں کو تقویت ملتی ہے۔ ملاحظہ فرمائے امام مزید لکھتے ہیں: "پھر خدائے کریم عزوجل کی مہربانی دیکھئے اس نے یہ حکم نہ دیا کہ زکوۃ غیروں ہی کو دیجئے بلکہ اپنوں کو دینے میں دوگنا ثواب رکھا ہے، ایک تصدق، ایک صلہ رحم کا۔ تو جو اپنے گھر سے پیارے دل عزیز ہوں جیسے بھائی بھتیجے، بھانجے انھیں دے دیجئے کہ ان کا دینا چنداں نہ گوار نہ ہوگا" (ص:١٦)۔

٤۔ أطائب التهاني في النكاح الثاني:

ہندوستان میں ہندو دھرم کے رواج کے مطابق اگر کسی بیوی کا شوہر مر جائے تو اسے دوبارہ شادی کی اجازت نہیں ہوتی، معاشرہ میں اس کو ایک منحوس عورت مانا جاتا ہے کہ اس کا شوہر مر گیا بلکہ کبھی کبھی تو زندہ بیوی کو مردہ شوہر کے ساتھ جلا دیا جاتا ہے۔ بلاشبہ ہندو سماج میں یہ فکر ناسور ہے اور صنف نازک پر کھلا ظلم ہے۔ امام اہل سنت قرآن وحدیث کی روشنی میں بیوہ کے نکاح ثانی پر سماجی گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس مسئلہ میں جاہلان ہند دو فرقے ہو گئے ہیں: ایک اہل تفریط کہ نکاح بیوہ کو ہنود کی طرح سخت ننگ وعار جانتے اور معاذ اللہ حرام سے بھی زائد اس سے پرہیز کرتے ہیں نوجوان لڑکی بیوہ ہوگئی اگرچہ شوہر کا منہ بھی نہ دیکھا ہو اب عمر بھی یونہی ذبح ہوتی رہے ممکن ہے کہ نکاح کا حرف بھی زبان پر نہ لا سکے اگر ہزار میں ایک آدھ نے خوف خدا و ترس روز جزاء کرکے اپنا دین سنبھال کر نکاح کر لیا اس پر چار طرف سے طعن وتشنیع کی بوچھار ہے، بیچاری کو کسی مجلس میں جانا بلکہ اپنے کنبے میں منہ دکھانا دشوار ہے، کل تک فلاں بیگم یا فلاں بانو لقب تھا اب دو خصمی کی پکار ہے۔ ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم۔ یہ برا کرتے اور بے شک برا کرتے ہیں باتباع کفار ایک بیہودہ رسم ٹھہرالینی پھر اس کی بنا پر مباح شرعی پر اعتراض بلکہ بعض صور میں ادائے واجب سے اعراض کیسی جہالت اور نہایت خوفناک حالت ہے، پھر حاجت والی جوان عورتیں اگر روکی گئیں اور معاذ اللہ بشامت نفس کسی گناہ میں مبتلا ہوئیں تو اس کا وبال ان روکنے والوں پر پڑے گا کہ یہ اس گناہ کے باعث ہوئے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: (مكتوب في االتوراة من بلغت له ابنة اثنتي عشرة سنة فلم يزوجها فركبت اثما فاثم ذلک عليه)۔

اب کنواری لڑکیوں کے بارے میں یہ حکم ہے تو بیاہیوں کا معاملہ تو اور بھی سخت کہ دختران دوشیزہ کو حیا بھی زائد ہوتی ہے اور گناہ میں تفضیح کا خوف بھی زائد اور خود ابھی اس لذت سے آگاہ نہیں صرف ایک طبعی طور پر ناواقفانہ خطرات دل میں گزرتے ہیں، اور جب آدمی کسی خواہش کا لطف ایک بار پاچکا ہو تو اب اس کا تقاضا رنگ دگر پر ہوتا ہے اور ادھر نہ ویسی حیا نہ وہ خوف واندیشہ۔ اللہ عزوجل مسلمانوں کو ہدایت بخشے، آمین....

دوسرے اہل افراط کہ اکثر واعظین وہابیہ وغیرہم جہال مشددین ہیں، ان حضرات کی اکثر عادت ہے کہ ایک بیجا کے اٹھانے کو دس بیجا اس سے بڑھ

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

کر آپ کریں، دوسرے کو خندق سے بچانا چاہیں اور آپ عمیق کنویں میں گریں، مسلمانوں کو وجہ بے وجہ کافر مشرک بے ایمان ٹھہرا دینا تو کوئی بات ہی نہیں، ان صاحبوں نے نکاح بیوہ کو گویا علی الاطلاق واجب قطعی وفرض حتمی قرار دے رکھا ہے کہ ضرورت ہو یا نہ ہو بلکہ شرعاً اجازت ہو یا نہ ہو بے نکاح کئے ہرگز نہ رہے اور نہ صرف فرض بلکہ گویا عین ایمان ہے کہ ذرا کسی بناء پر انکار کیا اور ایمان گیا اور ساتھ لگے آئے گئے پاس پڑوسی سب ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے کہ کیوں پیچھے پڑ کر نکاح نہ کر دیا اور اگر بس نہ تھا تو پاس کیوں گئے، بات کیوں کی، سلام کیوں لیا، بات بات پر عورتیں نکاح سے باہر، جنازہ کی نماز حرام، تمام کفر کے احکام، ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ (بیوہ کا نکاح ثانی، ص:۷)

دیکھا آپ نے! کہ اعلحضرت عظیم البرکت کس اعتدال پسندی کے ساتھ عورتوں پر ڈھائے جارہے سماجی ظلم کا دفاع فرمارہے ہیں، ہندووں کی طرح بیوہ کی شادی پر کوئی روک بھی نہیں لگا رہے ہیں کہ اس میں تفریط ہے بلکہ قرآن وحدیث کی روشنی میں ترغیب دلا رہے ہیں تاکہ بیچاری بیوہ کے مستقبل کا آنچل ایک بار پھر خوشیوں سے بھر جائے۔ دوسری طرف نہ ہی جبراً شادی کا حکم صادر فرمارہے ہیں کہ مبادا عورت کی آزادی نہ چھن جائے۔ کہ اس میں افراط ہے۔ عورتوں کے تعلق سے بلاشبہ اعلحضرت کی یہ اسلامی فکر آج کی دنیا کی لئے مقام عبرت ہے۔ اور اسلام پر کیچڑ اچھالنے والوں کے لئے تازیانہ۔

۵۔ جمل النور في نهي النساء عن زيارة القبور :

عام تجربات کی روشنی میں ہر ذی ہوش شخص یہ باور کرتا ہے کہ عورتوں کی بے پردگی بہت ساری سماجی برائیوں کی جڑ ہے۔ اور کسی بھی سماج کی ترقی اور خوش حالی میں بہت بڑی رکاوٹ بھی ہے۔ اسی لئے اعلحضرت نے مذکورہ بالا رسالہ میں احادیث وقرآن، اقوال ائمہ وفقہاء کی روشنی میں اسلامی معاشرہ کو عصری برائیوں اور معاشرہ کو تباہی کے دہانے پر لے جانے والے فتنوں سے بچاتے ہوئے مزارات پر عورتوں کی حاضری کو مطلقاً ناجائز قرار دیا ہے۔ تاکہ زیارت جیسی بابرکت چیز معاشرے کی بربادی کا سبب نہ بنے۔ اور اسلامی خواتین کی رداء عفت کسی بھی بہانے داغ دار نہ ہو۔

٦۔ التحبير بباب التدبير :

امام اہل سنت نے اس رسالہ میں تقدیر وتدبیر کے تعلق سے سیر حاصل بحث کی ہے۔ جس ضمن میں نہایت خوش اسلوبی سے توکل علی اللہ کے ساتھ اسباب ووسائل پر روشنی بکھیری ہے۔ جس سے ایک خوش حال معاشرے کی تشکیل میں مدد ملتی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: "انھیں احادیث سے ثابت ہوا کہ تلاش حلال وفکر معاش وتعاطی اسباب ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ عین مرضی الٰہی ہے کہ آدمی تدبیر کرے اور پھر بھروسہ تقدیر پر رکھے۔ اسی لئے جب ایک صحابی نے حضور ﷺ سے عرض کی اپنی اونٹنی یونہی چھوڑ دوں اور خدا پر بھروسہ رکھوں یا اسے باندھوں اور خدا پر توکل کروں۔ ارشاد فرمایا: (قيد وتوكل) باندھ دے اور تکیہ خدا پر رکھ" ((فتاوی رضویہ، ۲۹:۳۱۸))

مذکورہ بالا رسالوں میں اعلحضرت کے سماجی افکار کے شذرات ملتے ہیں۔ مگر آپ کا ایک رسالہ بنام تدبیر اصلاح وفلاح ونجات مکمل سماجی رسالہ ہے۔ اس رسالہ کے اندر اعلحضرت نے انسانی زندگی کی کامیابی کے راز بیان کئے ہیں۔ اقتصاد ومعیشت، حرفت وصنعت، اور آپسی بھائی چارگی ورواداری کے علاوہ ایمان وعقیدہ اور تقوی وپرہیزگاری کو دارین میں کامیابی کی بنیاد بتایا ہے۔

چونکہ یہ مضمون غایت درجہ عجلت میں اختصار کے ساتھ لکھا گیا ہے اس لئے تمام گوشوں کا جائزہ نہیں لیا جاسکا۔ ان شاء اللہ وقت فرصت بہترین انداز میں زلف سنواری کی جائیگی۔

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

امام احمد رضا اور نظریہ روشنی

تحریر: ڈاکٹر محمد مالک☆

آج سائنسی ترقی اپنے عروج پر ہے۔ نت نئی دریافتیں، ایجادات اور جدید ٹیکنالوجی کی کرشمہ سازیاں سامنے آرہی ہیں۔ تسخیر کائنات کے حوالے سے قرآن حکیم کی صداقت اور غلبہ اسلامی کی حقانیت کو پوری دنیا میں تسلیم کیا جارہا ہے۔ جو مسلم امہ کے لئے قابل فخر ہے۔ "قرآن اور ایٹمی پروگرام" کے بعد ہمارا موضوع سخن نظریہ روشنی ہے۔ اس کا مختصراً جائزہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ موجودہ صدی میں مسلم مفکرین، سائنسدانوں نے اسلامی سرحدوں کی پاسداری کرتے ہوئے نئی نسل (New Generation) کو تحقیق کی راہ پر گامزن رہنے کو مقصد حیات بتایا اور علم کی روشنی سے روشناس کرایا تاکہ تحقیقی دنیا کا ارتقائی سفر جاری رہے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ جابر بن حیان اور البیرونی (973-1048) کے بعد موجودہ صدی میں دینی علوم و جدید سائنسی خدمات کا سہرا ایک ایسی ہستی کے سر پر ہے جس نے اپنے ۶۵ سالہ دور حیات میں علمی تحقیقات کو بام عروج پر پہنچایا اور علمی دنیا میں ایک انقلاب برپا کردیا اور خداداد صلاحیتوں سے اپنے تحقیقی قابلیتوں کا لوہا منواتے ہوئے اقبال کے شاہین میں ایک ایسی روح پھونکی کہ یونیورسٹی فورم پر جامعات (University) امام احمد رضا کی تحقیقی خدمات پر ایم فل اور پی ایچ ڈی (M.phil & p.h.D) کی اعلیٰ ڈگریاں دے کر اسے اپنے لئے اعزاز سمجھتی ہیں۔ اور آج اس ہستی کے علمی تبحر کا چرچا آفتاب نصف النہار کی طرح یوں درخشاں و تابندہ ہے کہ اب تک دنیا کی تقریباً ۳۰ یونیورسٹیوں میں مفکر اسلام امام احمد رضا خان (1856-1921) کی علمی و تحقیقی خدمات پر سب سے زیادہ ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں ایوارڈ کی جاچکی ہیں اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ جس پر مغربی دنیا محو حیرت اور عالم اسلام کا سر فخر سے بلند ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلی علیہ الرحمہ علمی دنیا میں سبقت لے گئے ہیں سو سے زائد علوم پر کامل مہارت اور ہزار سے زائد تصانیف اس کا کھلا ثبوت ہیں۔ فاذکرونی اذکرکم (ترجمہ: تم میرا ذکر بلند کرو میں تمہارا چرچا کروں گا) مصدق اس ہمہ جہت شخصیت کو انٹرنیشنل دانشور اور جدید اسکالرز، (دانشوران قوم مثلاً ڈاکٹرز، پروفیسرز، جسٹس صاحبان، فقہاء عرب و عجم اور عالمی سائنسدان ڈاکٹر عبد القدیر خان۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی کی مطبوعات بالخصوص ماہنامہ اور سالنامہ معارف رضا کے شمارے اور سالانہ کانفرنس مجلّے) نے خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اور آج تقریباً پوری دنیا میں رب تعالیٰ کی اس انعام یافتہ و بحر العلوم شخصیت کی تحقیقی خدمات کو عام کرنے کے لئے ادارے، اکیڈمیاں اور ریسرچ سینٹر مصروف عمل ہیں۔

روشنی (Light) کیا ہے؟ روشنی کی ماہیت (Nature of Light) اور نظریات و قوانین (Theories & laws of Light) کو سمجھنے کے لئے مختلف ادوار میں مختلف عالمی سائنسدانوں اور مفکرین کے تخلیقی و تحقیقی خدمات کے حوالے سے ان کے نام لکھے جاتے ہیں۔ (Famous firsts in light theory)۔

۱۔ ابوالحسن ابن الہیثم (965-1039)

۲۔ ہائیگنز (1629-1665)

☆ ماہر امراض دماغ و نفسیات و منشیات و جنسیات، ڈیرہ غازی خان

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

۳۔ نیوٹن (1642-1727)

۴۔ تھامس ینگ (1801)

۵۔ میسکویل (جرمن) (1865)

۶۔ مورلے (امریکہ) (1931)

۷۔ مائکلس (امریکہ) (1852)

۸۔ میکس پانک (1857-1947)

۹۔ سنیل SNELL (1591-1621)

۱۰۔ البرٹ آئن اسٹائن (1856-1921)

۱۱۔ لوئس ڈی بروگلی (فرانس) (1872-1987)

۱۲۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (ایشیا، ہند) (1856-1921)

نظریہ روشنی سے متعلق یہاں پر میں علمی و تحقیقی دنیا کے شہسوار مفکر اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلی رحمۃ اللہ علیہ (1856-1921) کی تخلیقی کاوشوں کا ذکر کرنا چاہوں گا تاکہ اقبال کا شاہین علمی دنیا میں اسلاف کے نقش قدم پر چل کر رواں دواں رہے۔ امام احمد رضا نے اپنے تخلیقی ذہن سے نظریہ روشنی کے جن موضوعات پر بحث کی ہے حسب ذیل ہیں۔

۱۔ روشنی کا انعکاس (Reflection of Light)

۲۔ روشنی کا انعطاف (Refraction of Light)

۳۔ کلی داخلی انعکاس (The Internal Reflection)

۴۔ روشنی کے نظریات (Theories of Light)

۵۔ روشنی کے قوانین (Laws of Light)

۶۔ جیومیٹرک آپٹکس (Geometric Optics)

۷۔ Atmospheric Refraction

۸۔ Ray of Light & Formation, Image Reversal

۹۔ انعکاس و انعطاف کی بنا پر الٹرا ساؤنڈ مشین کا فارمولا (On of Ultra Sound formulati Mechine on the basis of reflection and refraction of light Piezolectric Phenomenon Transmission & Reflection) بحوالہ (فتاویٰ رضوی جلد سوم ۲۶۔۲۷۔ الدوقتہ والبتیان الصمصام، الکلمہ الہمہ)

اب میں امام احمد رضا کی تصانیف میں سے نظریہ روشنی سے متعلق چند اصل عبارتیں نقل کرتا ہوں تاکہ ماہرین مزید تحقیق کے لئے قلم اٹھا سکیں۔ چنانچہ

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

(۲)الاجازات الرضویه لمبجل مکة البهیة ۱۳۲۳ھ

(۳)الاجازات المتینة لعلماء بکة و المدینة ۱۳۲۴ھ

(٤)المعتمد المستند بناء نجاة الابد ۱۳۲۰ھ

(٥)کفل الفقیه الفاهم فی احکام قرطاس الدراهم ۱۳۲۴ھ

(٦)الدولة المکیة بالمادة الغیبیه ۱۳۲۳ھ

(۷)الفیوضات الملکیة لمحب الدولة المکیه ۱۳۲۵ھ

اِن میں ''کفل الفقیه الفاهم'' کومکہ مکرمہ کے شیخ الخطبا والائمہ علامہ شیخ عبداللہ ابوالخیر مرداد مکی حنفی (م ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۴ء) کے استفتا کے جواب میں تحریر فرمایا جو کرنسی نوٹ سے متعلق اپنے موضوع پر منفرد تحقیق ہے۔

''الدولة المکیة''، علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر علمائے مکہ مکرمہ کے استفسار پر صرف آٹھ گھنٹے میں تصنیف فرمائی۔ گورنر مکہ سید علی پاشا نے ۲۸؍ذوالحجہ ۱۳۲۳ھ کو اپنے دربار میں تمام علمائے کرام کو جمع فرما کر اس کی سماعت کا اہتمام کیا، چوں کہ حج کے موقع پر عالم اسلام کے علما تشریف لائے تھے، لہٰذا ساڑھے تین سو سے زیادہ علما جمع ہوئے۔ مفتی احناف علامہ شیخ صالح کمال مکی نے کتاب پڑھ کر سنائی۔ چنانچہ دو شب یہ اجتماع منعقد ہوا۔ پہلی شب کتاب کے دو حصے سماعت کیے گئے، دوسری شب بقیہ کتاب۔ سبھی نے امام احمد رضا کی تحقیق انیق کی داد دی، گویا یہ حرم مقدس میں آپ کا اجتماعی تعارف تھا۔ اِس کتاب پر ۷۷؍ سے زائد علما و مشائخ عرب نے تقاریظ قلم بند کیں۔[۲]

اسی طرح ''المعتمد المستند'' میں امام احمد رضا نے ہندوستان میں نو پید فرقوں کے عقائد درج کیے اور علمائے حرمین کی خدمت میں پیش کیا جس پر ۳۳؍جلیل القدر علما نے تقاریظ لکھیں۔[۳]

۱۹۲۴ء میں عثمانی عہد کے خاتمہ کے بعد سعودی عہد آیا۔ حکومت سعود نے وہابی مسلک کی اشاعت کے لئے ہر ممکن کوشش کی، اس نے علمائے اہل سنّت پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے۔ مسلمانوں پر شرک و بدعت کے فتوے عائد کیے۔ اسلامی آثار کے مٹانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ حرمین کے تقدس کا پاس ولحاظ بھی نہ رکھا۔ اکابر علما کی تصانیف میں تحریفیں کیں اور ان میں کئی علما کو شہید کیا۔ ان حالات کے باوجود علمائے حق نے اشاعت حق کا سلسلہ جاری رکھا۔ امام احمد رضا قدس سرہ کے خلیفہ قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین مدنی کا دولت کدہ علما کا گلستاں بنا رہا جہاں دُنیا بھر کے علما و مشائخ تشریف لاتے۔ تواتر سے ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلیں سجتیں اور نغمات رضا گن گنائے جاتے ''مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' کے محسوس الفاظ کانوں میں رس گھولتے۔ اسی سلام پر محافل اختتام پذیر ہوتیں اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے گرچہ قطب مدینہ ۱۹۸۱ء میں رحلت فرما گئے۔

علامہ سیّد ابوبکر بن احمد حبشی علوی شافعی (م ۱۳۷۴ھ) نے اپنی مشہور تصنیف ''الدلیل المشیر'' میں متعدد مقامات پر امام احمد رضا کا تذکرہ القاب کے ساتھ کیا ہے۔ نیز اس میں آپ کے عرب خلفا میں چند کے حالات بھی درج ہیں۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۹۷ء میں مکہ مکرمہ سے شائع ہوا۔[۴]

عرب دُنیا کی عظیم اسلامی یونی ورسٹی جامعۃ الازہر قاہرہ مصر میں امام احمد رضا پر تحقیقی کام ہو رہا ہے۔ وہاں کے استاذ ڈاکٹر حازم محمد احمد المحفوظ المصری عرصہ قبل پنجاب یونی ورسٹی لاہور تشریف لائے تھے، ڈاکٹر مبارز ملک (شعبۂ اُردو پنجاب یونی ورسٹی) کے توسط سے امام احمد رضا سے متعارف ہوئے۔

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری (م ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء) سے موصوف کی ملاقات ہوئی۔آپ نے ڈاکٹر موصوف کو امام احمد رضا کا دیوان "حدائق بخشش" پیش کیا۔ وہ عربی ادب کے ماہر تھے ہی اور اُردو کے بھی شناور۔ پھڑک اُٹھے۔ امام احمد رضا کے عربی کلام کو یکجا کر کے عربی مجموعہ "بساتین الغفران" مرتب فرمایا جو لاہور و کراچی سے شائع ہو چکا ہے۔ موصوف سلام رضا کا عربی میں منثور ترجمہ بنام "المنظومة السلامية فی مدح خير البرية صلى الله عليه وسلم" فرمایا اور منظوم ڈاکٹر حسین مجیب مصری نے۔ اسی طرح "حدائق بخشش" کا منظوم و منثور عربی ترجمہ "صفوة المديح فی مدح النبی صلى الله عليه وسلم" کے نام سے انہیں محققین نے فرمایا اس کی اشاعت اوّل دار الهداية قاہرہ مصر سے ہوئی اور بعد میں ہندو پاک سے بھی۔

الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے استاذ علامہ شمس الہدیٰ مصباحی کی کوشش سے شیخ الازہر الدکتور سید محمد طنطاوی نے امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن "کنز الایمان" کو اُردو زبان کا معتبر و مستند ترجمہ قرار دیا، اس تعلق سے سند کا اجرا بھی ہوا۔ اجرا کی خبر کی اشاعت مصری اخبارات میں بھی ہوئی۔ ایسے تین اخبارات کے عکس راقم کے پیش نظر ہیں۔

(۱) صوت الازہر قاہرہ مصر، ۱۲ ربیع الآخر ۱۴۲۱ھ

(۲) الجمہوریۃ، ۲۸ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ

(۳) الازہر ربیع الآخر ۱۴۲۱ھ

الازہر نے تفصیلی خبر دی۔ علاوہ ازیں انگریزی اور فرانسیسی میں شائع ہونے والے اخبار "الدعوۃ" نے ۲۶ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ کے شمارے میں خبر شائع کی۔

عالم عرب میں امام احمد رضا قدس سرہ پر دائرۂ تحقیق پھیلتا جا رہا ہے۔ درجنوں کتابیں اور مقالات لکھے جا چکے ہیں۔ ملک شام میں کئی طلبہ ایم۔اے کے لئے مقالات لکھ رہے ہیں۔ [۵] تصانیف رضا کے ترجمے بھی کئے گئے ایسے چند عربی تراجم کا ذکر یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) ختم نبوت کے موضوع پر امام احمد رضا کی تصنیف "جزاء الله عدوه بابائه ختم النبوة" کا عربی ترجمہ جامعۃ الازہر کے ہندی طلبہ مولانا منظر الاسلام ازہری اور مولانا نعمان اعظمی ازہری نے "محمد صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين" کے نام سے کیا جس کی اشاعت اوّل دار البیان مصر سے ۲۰۰۲ء میں ہوئی۔ اشاعت ثانی ۲۰۰۵ء میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی سے ہوئی۔ اس پر تین علمائے ازہر کی تقاریظ موجود ہیں۔ کل صفحات ۱۵۶/ ہیں۔

(۲) قادیانی فرقے کے رد میں امام احمد رضا کے تین رسائل (السوء والعقاب على المسيح الكذاب، الجراز الديانى على المرتد بقاديانى، المبين ختم النبيين) کا ترجمہ مولانا محمد جلال رضا ازہری و مولانا منظر الاسلام ازہری نے "القادیانیۃ" کے نام سے فرمایا جس کی اشاعت اوّل الدار الثقافیۃ للنشر قاہرہ نے ۲۰۰۰ء میں کی اور اشاعت ثانی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے ۲۰۰۵ء میں کی۔ اس پر مقدمہ فضیلۃ الدکتور محمد سید احمد المسیر استاذ العقیدۃ والفلسفۃ، کلیہ اصول الدین جامعۃ الازہر نے تحریر فرمایا۔ کل صفحات ۱۱۷/ ہیں۔

(۳) سجدۂ تعظیمی کی حرمت پر امام احمد رضا کی مشہور تصنیف "الزبدة الزكية فى تحريم سجود التحية" ۱۳۳۷ھ کی تعریب الاستاذ محمد سعید الازہری اور الاستاذ محمد اکرم الازہری نے کی ہے۔ جب کہ مقدمہ علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری (لاہور) نے تحریر فرمایا۔ اس کی اشاعت ۲۰۰۵ء میں مشترکہ طور پر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی اور مؤسسۃ الشرف لاہور سے ہوئی۔ کل صفحات ۱۷۶/ ہیں۔ مقدمہ بڑا جاندار ہے، اور ۱۶/ پر مبنی ہے۔ جس میں دُنیائے عرب میں امام احمد رضا پر کام کی ایک جھلک دکھادی گئی ہے۔

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

(۴) رسائل رضا کا ایک مجموعہ بنام "الفلسفة الاسلام" قاہرہ سے ۲۰۰۲ء میں طبع ہوا جس کے مترجم مولانا محمد جلال رضا ازہری اور مولانا غلام محمد بٹ ازہری ہیں۔ مقدمہ الدکتور محی الدین الصافی استاذ جامعۃ الازہر نے لکھا ہے۔

ذیل میں عرب دُنیا میں لکھے گئے چند مقالات بھی ذکر کردیئے جاتے ہیں، جن میں ابتدا کے تین مقالات ایم۔فل کے لئے لکھے گئے۔

(۱) الامام احمد رضا خان واثرہ فی الفقہ الحنفی از مولانا مشتاق احمد شاہ ازہری (۱۹۹۷ء میں جامعۃ الازہر میں ایم۔فل کے لئے مقالہ تحریر کیا گیا اس کی اشاعت ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی اور مؤسسۃ الشرف لاہور سے ۲۰۰۵ء میں ہوئی۔ ابتدائیہ علامہ عبدالحکیم شرف قادری نے قلم بند فرمایا ہے۔)

(۲) الشیخ احمد رضا خان البریلوی الہندی، شاعراً عربیاً از ڈاکٹر مولانا ممتاز احمد سدیدی ازہری ابن علامہ عبدالحکیم شرف قادری (اس کی اشاعت ۲۰۰۲ء میں پاکستان سے عمل میں آئی۔ مقالہ ۱۹۹۹ء میں ازہر میں ایم۔فل کے لئے لکھا گیا۔)

(۳) امام احمد رضا القادری وجھودہ فی مجال العقیدۃ الاسلامیہ فی شبۃ القارۃ الھندیہ از مولانا جلال الدین بنگلہ دیشی (۲۰۰۲ء میں قاہرہ یونی ورسٹی قاہرہ میں ایم۔فل کے لئے رجسٹریشن ہوا تکمیل کی اطلاع نہیں۔)

(۴) الدراسات الرضویہ فی مصر العربیہ از ڈاکٹر حازم محمد احمد عبدالرحیم المحفوظ

(۵) امام احمد رضا خان والعالم العربی از ڈاکٹر حازم محمد احمد عبدالرحیم المحفوظ

(۶) الامام احمد رضا خان فی الصحافۃ المصریۃ از ڈاکٹر حازم محمد احمد عبدالرحیم المحفوظ و نبیلہ اسحاق چودھری

(۷) الامام احمد رضا بین نقاد الأدب فی مصر الازھر ترتیب وتدوین: ڈاکٹر رزق مرسی ابو العباس وڈاکٹر حازم محمد احمد المحفوظ

(۸) الامام احمد رضا خان فی مؤتمر العالمی ۱۹۹۸ء ترتیب وتدوین: ڈاکٹر حازم محمد احمد المحفوظ

(۹) اقبال واحمد رضا از ڈاکٹر حازم محمد احمد المحفوظ

(۱۰) مدرسہ بریلی الاسلامیہ الفکریۃ از ڈاکٹر حازم محمد احمد المحفوظ

(۱۱) احمد رضا خان مصباح ھندی بلسان عربی از ڈاکٹر رزق مرسی ابو العباس

(۱۲) مولانا احمد رضا خان واللغۃ العربیۃ از ڈاکٹر حسین مجیب مصری

(۱۳) وجہ الحاجۃ الی دراسۃ مولانا احمد رضا خان از ڈاکٹر حسین مجیب مصری

(۱۴) شیخ العلماء الامام محمد احمد رضا خان از پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالمنعم خفاجی

(۱۵) القاب مولانا الامام احمد رضا خان عند علماء العرب از ڈاکٹر حازم محمد احمد المحفوظ

(۱۶) الصوفی الکبیر الامام احمد رضا خان قادری از ڈاکٹر مولانا ممتاز احمد سدیدی ازہری

(۱۷) الامام الفقیہ احمد رضا خان البریلوی از علامہ محمود جیرۃ اللہ ازہری مصری

(۱۸) مصر فی ادب احمد رضا خان از ڈاکٹر حازم محمد احمد المحفوظ

(۱۹) احمد رضا خان البریلوی الہندی شیخ مشائخ التصوف الاسلامی و اعظم شعراء المدیح النبوی از ڈاکٹر حازم محمد احمد المحفوظ

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

(۲۰) مولانا احمد رضا خان کما عرفة از ڈاکٹر حسین مجیب مصری

(۲۱) حقیقة الامام احمد رضا از ڈاکٹر حازم محمد احمد المحفوظ

(۲۲) الامام العرب و العجم مولانا احمد رضا خان البریلوی از: پروفیسر نبیلہ اسحاق

(۲۳) شاعرٌ من الھند از الاستاذ الدکتور محمد مجید السعید (رئیس الجامعۃ الاسلامیہ، بغداد)

(۲۴) الامام احمد رضا خان عَلَم اسلامی کبیر از ڈاکٹر حازم محمد احمد المحفوظ

(۲۵) الامام احمد رضا خان و خدماته العلمیه فی العالم العربی از مولانا محمد انوار احمد مشاہدی (جامعہ صدام للعلوم اسلامیہ بغداد، یہ مقالہ ۲۰۰۳ء میں موصل عراق میں منعقدہ عالمی اسلامی کانفرنس میں پیش کیا گیا۔)[۶] اس نوع کے اور بھی مقالہ جات ہوں گے یہاں وہی درج کیے گئے جن کا ہمیں علم ہوسکا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ امام احمد رضا کی تصانیف کے عربی تراجم جدید تقاضوں کے ساتھ منظر عام پر لائے جائیں۔ اسی طرح امام احمد رضا قدس سرہ کے خلفا و تلامذہ کی خدمات علمیہ کا تعارف بھی عرب دنیا میں کروایا جائے جس سے عمدہ اثرات سامنے آئیں گے۔ یہ بھی ایک وسیع اور توجہ طلب موضوع ہے ارباب قلم کو اس سمت مائل ہونا چاہیے۔

حوالہ جات

(۱) احمد رضا خاں، امام، الاجازات المتینہ لعلماء بکۃ والمدینہ ۱۳۲۴ھ، مشمولہ رسائل رضویہ، ترجمہ محمد احسان الحق قادری رضوی، علامہ، ادارۂ اشاعت تصنیفات رضا بریلی، ص ۱۰۳

(۲) غلام جابر شمس مصباحی، ڈاکٹر، حیات رضا کی نئی جہتیں، البرکات فاؤنڈیشن ممبئی ۲۰۰۷ء، ص ۵۴

(۳) محمد بہاء الدین شاہ، امام احمد رضا محدث بریلوی اور علماے مکہ مکرمہ رحمہم اللہ، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی ۲۰۰۶ء، ص ۸۸

نوٹ: علامہ فضل رسول بدایونی کی کتاب "المعتقد المنتقد" پر امام احمد رضا نے بنام "المعتمد المستند" حاشیہ تحریر فرمایا۔

(۴) ایضاً ص ۱۷۹۔۱۸۰

نوٹ: امام احمد رضا سے علماے مکہ مکرمہ کے تعلقات پر محمد بہاء الدین شاہ نے اپنی تصنیف "امام احمد رضا محدث بریلوی اور علماے مکہ مکرمہ رحمہم اللہ" میں تفصیلی جائزہ لیا ہے۔ مکمل کتاب ۶ ابواب پر مشتمل ہے اور کراچی سے طبع ہوئی ہے:

باب اوّل: فاضل بریلوی اور علماے مکہ مکرمہ

باب دوم: فاضل بریلوی اور علماے مرداد

باب سوم: فاضل بریلوی اور مفتی مالکیہ شیخ حسین مکی الازہری کا خاندان

باب چہارم: فاضل بریلوی اور امام ابراہیم دحان مکی کا خاندان

باب پنجم: فاضل بریلوی اور شیخ الاسلام محمد سعید باًبصیل مکی شافعی

باب ششم: فاضل بریلوی اور علماے کمال مکہ مکرمہ

(۵) ماہنامہ معارف رضا کراچی، مئی ۲۰۰۶ء، ص ۸

(۶) وجاہت رسول قادری، سید، دائرۂ معارف رضا، مشمولہ معارف رضا سالنامہ ۲۰۰۳ء کراچی، ص ۱۵۰ تا ۱۵۳

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

کلامِ رضا میں پھولوں کا تذکرہ

تحریر: مولانا محمد سیف علی سیالوی

مشکوٰۃ، باب مناقب اہل بیت النبی ﷺ میں حدیث پاک ہے مدنی کریم علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ هُمَا رَیْحَانَیَّ مِنَ الدُّنْیَا۔"

"حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔"

صوفیائے کرام نے سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے اپنے کلام میں پھولوں کا تذکرہ بڑی محبت سے کیا ہے۔ امام عشق و محبت مجدد دین وملت الشاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ جب اللہ عزوجل کے حبیب، طبیبوں کے طبیب ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں اپنا نعتیہ کلام "حدائق بخشش" لے کر آتے ہیں۔ تو پھولوں کے ذکر اور ان کی بھینی بھینی خوشبوؤں سے اپنے کلام کو سنوارتے اور معطر کرتے چلے جاتے ہیں۔

قارئین کرام چمنستانِ رضا میں کلی، مدنی پھولوں کا تذکرہ پڑھ کر ضرور خوش ہوں گے۔

ان دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں
کیجئے رضا کو حشر میں خنداں مثالِ گل

اے میرے پیارے آقا! اپنے جن دو شہزادوں حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو آپ نے اپنا پھول فرمایا ان کا صدقہ بروزِ قیامت احمد رضا کو سارے غموں سے نجات دلا کر پھول کی سی مسکراہٹ عطا ہو جائے، تا کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ دیکھو

ایسے سخی کا منگتا پھرتا ہے مارا مارا

حدیث مبارکہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں! جس میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا حسن اور حسین میرے پھول ہیں۔ ایک روایت میں ہے حضور ﷺ دونوں شہزادوں کو سونگھ رہے تھے، عرض کیا گیا ہم تو اپنے بچوں کو چومتے ہیں اور آپ سونگھتے ہیں۔ فرمایا! یہ دونوں میرے پھول ہیں۔ اور پھول چومے ہی نہیں جاتے سونگھے بھی جاتے ہیں۔

کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی
زہراء ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

اے عبد مصطفیٰ گدائے در خیر الوریٰ احمد رضا! اس کرم و رحمت کے باغ کی کیا بات ہے جس باغ رسالت کی کلی سیدۃ النساء العالمین فاطمۃ الزہراء اور سیدِ شباب اہل الجنۃ حسین و حسن جس باغ کے مہکتے ہوئے پھول ہوں۔ اے میرے اللہ! ہمیں ان نفوسِ قدسیہ کی محبت عطا فرما کیوں کہ۔

بے حب اہل بیت عبادت حرام ہے
زاہد تیری نماز کو میرا سلام ہے

آیئے اب دوبارہ مرکز علم و عرفاں بریلی شریف چلتے ہیں۔

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

چرچے ہوتے ہیں کملائے ہوئے پھولوں میں
کیوں یہ دن دیکھ پائے جو بیابانِ عرب

وہ پھول جو مرجھا کر خشک ہو جاتے ہیں ان میں اس بات کی دہائی ہوتی ہے کہ اے کاش! ہم کسی باغ میں ہونے کی بجائے عرب شریف کے کسی جنگل میں ہوتے تاکہ مرجھا جانے کی تکلیف سے تو محفوظ رہتے۔

محمد مصطفیٰ کے باغ کے سب پھول ایسے ہیں
جو بن پانی کے تر رہتے ہیں مرجھایا نہیں کرتے

ناظرین ذی احتشام! ''حدائق بخشش'' کے ورق الٹئے اور دیکھئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ پھر کتنی خوبصورت تلمیح استعمال کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

سرتابقدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول، دہن پھول، ذقن پھول، بدن پھول

گلشن رسالت کے مہکتے ہوئے پھول اللہ عزوجل کے لاڈلے رسول ﷺ سر انور سے لے کر قدم مبارک تک پھول کی لطافت والے ہیں ہونٹ، منہ، ٹھوڑی اور سارا جسم اقدس گویا پھول ہے۔

سر سے پاؤں تک تنویر ہی تنویر ہے
جیسے منہ سے بولتا قرآن وہ تفسیر ہے
محو حیرت ہے یہ دُنیا مصطفیٰ کو دیکھ کر
وہ مصوّر کیسا ہوگا جس کی یہ تصویر ہے

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ مکتوبات دفتر دوم مکتوب نمبر ۱۰۰ میں فرماتے ہیں:

''مخلوق میں آپ ﷺ سے زیادہ کوئی شئے لطیف نہیں، اسی لئے اللہ تعالیٰ عزوجل نے آپ ﷺ کا سایہ نہیں بنایا۔ کیونکہ سایہ ہر شئے کا شئے سے لطیف تر ہوتا ہے۔ اگر آپ کا سایہ بھی ہوتا تو وہ آپ کے جسم انور سے لطیف تر ہوتا۔ اور چونکہ آپ کے جسم سے لطیف تر کوئی شئے ہے ہی نہیں اس لئے سایہ نہیں''۔

صدقے میں تیرے باغ تو کیا لائے ہیں تن پھول
اس باغچۂ دل کو بھی تو ایما ہو کہ بن پھول

یارسول اللہ ﷺ آپ کے طفیل چمن میں تو پھول کھلے ہی ہیں بلکہ خودرو پودے بھی جنگل میں پھولوں سے لدے ہوئے ہیں۔ اگر آپ کا ارشاد و حکم اس دل کی کلی کو ہو جائے تو یہ بھی پھولوں کی طرح کھل جائے بقول شخصے۔

جس طرف بھی چشم محمد کے اشارے ہوگئے
جتنے بھی ذرے سامنے آئے سب ستارے ہوگئے

لیجئے! اب کلک رضا لرزے میں آتا ہے اور حسب عادت مدحت مصطفیٰ ﷺ کرتا ہے۔

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

واللہ جو مل جائے میرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

مخدومۂ کائنات حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں:

''جب آپ علیہ السلام پیدا ہوئے تو آپ سے اس قدر تیز خوشبو کستوری کی مانند آئی کہ سارا گھر مہک گیا۔'' (زرقانی شریف: جلد اول)

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے جسم اقدس کی خوشبو ایسی تھی کہ ایسی خوشبو مشک و عنبر بلکہ کسی چیز میں نہ تھی۔ چہرہ پر پسینہ آتا تو موتیوں کی طرح محسوس ہوتا۔

(مسلم: باب طیب رائحة النبی و لین مسه)

سب سے بہترین خوشبو:

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز ساقیٔ کوثر ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور دوپہر کے وقت قیلولہ فرمایا۔ آپ ﷺ کو بوقتِ آرام بہت پسینہ آیا میری والدہ حضرت اُمِ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا شیشی لے کر آپ ﷺ کا پسینہ مبارک جمع کرنے لگیں۔ آپ ﷺ کی آنکھ کھل گئی۔ فرمایا، ''اے اُمِ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیا کر رہی ہو؟'' عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ آپ کا پسینہ مبارک جمع کر رہی ہوں تا کہ میں بطور خوشبو استعمال کروں کیونکہ اسکی خوشبو سب سے زیادہ بہتر ہے''۔ (ایضاً)۔

کیسا رتبہ ہے صدیق و فاروق کا
جن کا گھر رحمتوں کے خزینے میں ہے
ایسی خوشبو نہیں ہے کسی پھول میں
جیسی میرے نبی کے پسینے میں ہے

ہمارے آقا ﷺ کی بارگاہ میں تمام حسینانِ عالم کے حسن و جمال گم ہو کر رہ گئے۔ اور ان کے دہن جو اپنی جگہ پھول کی مہک رکھتے ہیں جب سراجاً منیراً محبوبِ خدا کے نورانی چہرے کے سامنے آئے تو مہک کی بجائے گرم ہوا کا منظر پیش کرتے دکھائی دینے لگے۔

بجھ گئیں جس کے آگے سب ہی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ

سارے جہاں کا حسن متفرق دیکھنا ہو تو اللہ عزوجل کے سارے نبیوں کے چہروں میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اور اگر سارے جہاں کا سارا حسن ایک جگہ اکٹھا دیکھنا ہو تو رخِ والضحٰی کا نظارہ کیا جائے۔

کیا غازہ ملا گرد مدینہ کا جو ہے آج
نکھرے ہوئے جوبن میں قیامت کی پھبن پھول

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

اے پھولو! آج تمہارا حسن اتنے شباب پہ کیوں نظر آرہا ہے! کیا تمہیں آج غبارِ مدینہ تو ہاتھ نہیں آ گیا۔ جس کو تم نے چہروں پر بطور غازہ (پاؤڈر) کے مل لیا۔
غبارِ مدینہ کی عظمت کے کیا کہنے حضور علیہ السلام نے اللہ عزوجل کی قسم اُٹھا کر فرمایا:

"وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّ فِیْ غُبَارِھَا شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ"

"یعنی مدینہ پاک کے غبار میں ہر بیماری کا علاج ہے۔"

۲۴ رجون ۲۰۰۷ء بروز اتوار روزنامہ جناح میں یہ خبر شائع ہوئی کہ سعودی عرب کے ڈاکٹر ایاز حسن اے کمال اور ڈاکٹر کے۔ ایس عباس اقبال نے کہا ہے کہ خاکِ مدینہ میں کینسر جیسے موذی مرض کا کامیاب علاج ہو سکتا ہے۔ اور اس کا تجربہ کیا گیا ہے خاکِ مدینہ سے کینسر کے مریضوں کا علاج کیا جو سو فیصد کامیاب رہا ڈاکٹر ایاز حسن اے کمال اور ڈاکٹر کے ایس عباس اقبال نے کہا ہے کہ خاکِ شفا کو امریکی ماہرین طب نے بھی تسلیم کر لیا ہے۔ اور دوا کم قیمت پر دستیاب ہے جس کی آئندہ قیمت مزید کم ہو گی انہوں نے کہا ہے کہ اس دوائی کو استعمال کرنے والے مریضوں کو دوبارہ کینسر نہیں ہوگا۔ یہ جسم میں بیماری کے مکمل خاتمے میں انتہائی مؤثر کردار ادا کرے گی۔

غبارِ راہِ طیبہ سرمۂ چشمِ بصیرت ہے
یہی وہ خاک ہے جس خاک کو خاکِ شفا کر دے

اللہ ربّ العالمین نے سورۃ عادیات میں ان گھوڑوں کی اور ان کے قدموں سے اڑنے والی خاک کی قسم یاد فرمائی ہے جن پر ساقیٔ کوثر ﷺ کے صحابۂ کرام سوار ہو کر جہاد کو جاتے تھے۔ تو گویا خاکِ مدینہ کی بھی قسم یاد فرمائی گئی ہے۔

دشمنوں کی آنکھ میں بھی پھول تم
دوستوں کی بھی نظر میں خار ہم

اے حبیب ﷺ آپ کے جمال باکمال کا کیا کہنا کہ دشمنوں کی نظر میں بھی آپ مرغوب و محبوب ہیں اور ہماری پستی کی بھی انتہا ہے کہ ہم اپنوں کو بھی نہیں بھاتے۔ دشمنی کے باوجود کفار ساقیٔ کوثر ﷺ کو صادق و امین کہتے اور جانتے تھے۔

تفسیر روح البیان پارہ نمبر ۷ میں ہے کہ اخنس بن شریق اور ابوجہل کی باہم ملاقات ہوئی تو اخنس نے ابوجہل سے کہا، "اے ابوالحکم! (کفار ابوجہل کو ابوالحکم کہتے تھے) یہ تنہائی کی جگہ ہے اور یہاں کوئی ایسا نہیں جو تیری بات سن سکے۔ اب تو مجھے ٹھیک بتا دے کہ محمد ﷺ سچے ہیں یا نہیں؟" ابوجہل نے کہا، "اللہ عزوجل کی قسم! محمد ﷺ بے شک سچے ہیں، کبھی کوئی جھوٹا حرف ان کی زبان پر نہیں آیا۔ مگر بات یہ ہے کہ قصی کی اولاد ہیں پہلے ہی سارے اعزاز ان کے پاس ہیں۔ اب اگر نبوت کا اعزاز بھی لے گئے تو باقی قریشوں کے پاس کیا رہ جائے گا۔" ثابت ہوا کہ ہر قوم ساقیٔ کوثر ﷺ کے صدق کا اعتقاد رکھتی ہے لیکن ان کی ظاہری تکذیب کا باعث ان کا حسد و انا ہے۔ فی زمانہ بھی یہ مہلک مرض عام ہے۔

خوش رہے گُل پہ عندلیب خارِ حرم مجھے نصیب
میری بلا بھی ذکر پر پھول کے خار کھائے کیوں

اے بلبل! تجھے پھول مبارک ہو، مجھے تیرے سہارے پر نہ رشک آتا ہے نہ میں تجھ پر حسد کرتا ہوں، اس لئے کہ اگر تجھے کسی باغ کا پھول نصیب ہے تو مجھے مدینہ کا کانٹا مل گیا ہے۔ اور مدینے کا ایک کانٹا تیرے ہزار پھولوں سے بہتر ہے، کیونکہ وہ شہرِ محبوب کا کانٹا ہے۔

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

ہمیں گل سے بہتر ہے خارِ مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ

حضرت احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ خامہ فرسائی کرتے ہیں۔

پھول کیا دیکھوں میری آنکھ میں
دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں

پھول کو دیکھوں ہی کیوں میری آنکھ کے تصور میں تو مدینہ طیبہ کے کانٹے سامنے ہیں۔ جس پر ہمہ قسم کے پھول قربان کئے جائیں۔ حقیقی عاشق مدینہ بھی وہی ہے جسے مدینہ پاک کی ہر شئے جملہ نعمتوں سے محبوب و مرغوب تر ہو۔

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

آقا دو جہاں ﷺ کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے کمال کا حسن عطا فرمایا ہے، کہ آپ کے حسن میں عیب تو کیا عیب کا گمان بھی نہیں ہو سکتا۔ دنیا کا وہ کون سا پھول ہے جس کے ساتھ کانٹا نہ ہو، مگر مدینہ کا پھول ہر قسم کے کانٹے سے محفوظ اور ہر طرح کا کانٹا آپ سے دور ہے، اور ہر شمع کے ساتھ دھوئیں کا ہونا لازم ہے۔ لیکن آپ ایسی شمع رسالت ہیں کہ جہاں دھوئیں کا نام ونشاں تک نہیں۔

الغرض اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے مذکورہ بالا شعر میں اس حقیقت کا اظہار فرمایا ہے، کہ دنیا کی حسین وجمیل چیزوں میں کوئی نہ کوئی عیب ضرور نظر آتا ہے، چاند باوجود اپنے حسن و جمال کے ایک سیاہ دھبہ رکھتا ہے، پھول اپنے حسن ولطافت کے ساتھ کانٹا بھی رکھتا ہے، شمع اپنے نور و روشنی کے ساتھ ساتھ دھواں بھی رکھتی ہے، مگر اللہ رے حسن و جمال مصطفیٰ ﷺ کہ یہی ایک حسن کامل ہے، جس میں کسی عیب ونقص کا گمان تک نہیں۔

جب صبا آتی ہے طیبہ سے ادھر کھلکھلا پڑتی ہیں کلیاں یکسر
پھول جامہ سے نکل کر باہر رُخِ رنگین کی ثنا کرتے ہیں

جب مدینہ کی طرف سے خوشبو دار ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل کر باغ کی طرف آتی ہے، تو غنچے وجد میں جھوم جاتے ہیں، اور یکدم قہقہہ مار کر خوشی سے کھل اٹھتے ہیں۔ اور پھر ہمارے آقا کی شان میں بلبلیں نغمہ سرا ہو جاتی ہیں، اور آپ کی عظمت پر حسد کرنے والوں سے کہتی ہیں۔ منکرو! آؤ! ہمارے ہمنوا بن جاؤ

انعام لیں بہارِ جناں تہنیت لکھیں
پھول پھلے تو نخل مرام ابو الحسین

جنت کی بہاریں مبارک باد لکھ کر انعام حاصل کریں، اور ابو الحسین کے مقاصد کا درخت خوب پھلے پھولے کامیاب و کامران رہے۔

مشکبو کوچہ یہ کس پھول کا جھاڑا ان سے
حوریو عنبر سارا ہوے سارا گیسو

حضور ساقی کوثر ﷺ کے سارے گیسو خالص مشک و عنبر ہیں۔ اسی لئے جب کسی گلی کوچہ سے گزرتے ہیں تو وہ گلی کوچہ معنبر و معطر ہے، اسے کسی پھول کا جھاڑا نصیب ہوا ہے، حضور ساقی کوثر ﷺ کے سوا اور کہاں سے اس کے نصیب چمکے، ہمارے نبی کریم ﷺ کے سارے گیسو معطر و معنبر ہیں۔

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

اعلیٰ حضرت اس مضمون کو یوں بھی ادا کرتے ہیں۔

وہ کرم کی گھٹا گیسوئے مشک سا
سکۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اس عنوان پر اعلیٰ حضرت کی مزید فصاحت و بلاغت دیکھئے فرماتے ہیں۔

بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں واللہ
کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو

اے میرے اللہ! تو نے اپنے محبوب کی زلفوں کو کس باغ کے پھولوں سے بسایا، بنایا، سنوارا ہے۔ کہ جدھر جاتے ہیں تیری ذات کی قسم ہے کوچہ و بازار مہک جاتے ہیں۔ اور ایسے کہ دنیا کے پھول سے تو یہ خوشبو ملتی نہیں ہے۔ یقیناً تو نے جنت کے پھول سے ہی زلف محبوب کو سنوارا ہوگا۔ حضرت مولا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے ساقی کوثر ﷺ کو غسل دیا تو ایسی خوشبو پھوٹی کہ اس طرح کی خوشبو ہم نے کبھی نہ دیکھی، نہ سونگھی، نہ سنی۔ (کتاب الشفا)

گونج گونج اٹھے ہیں نغماتِ رضا سے بوستان
کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وا منقار ہے

اے رضا! تو نے ایسا محبوب چُنا ہے، کہ جس کے عشق میں تو نے نغمہ سرائی کی تو دلوں کی بند کلیاں کھل اٹھیں۔ باغ عالم میں بہار آگئی، اور زمین و آسمان میں تیری نعتوں کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ کیوں نہ ہو یہ پھول ہی ایسا ہے۔ جس کی تعریف میں بلبل چمنستانِ رسالت نے اپنی چونچ کھولی ہے، اور رطب اللسان ہوئی ہے۔

وہ گل ہیں لب ہائے نازان کے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے
گلابِ گلشن میں دیکھے بلبل یہ دیکھو گلشن گلاب میں ہے

حضور ساقی کوثر ﷺ کے لبہائے مبارک بھی کیسی عجیب شان رکھتے ہیں، گلاب کی پنکھڑیوں سے بھی زیادہ نرم و نازک اور جب آپ ان لبوں کو حرکت دیتے ہیں، تو قرآن و حدیث کے ہزاروں پھول ان سے برآمد ہوتے ہیں، باغ میں پھول تو اے بلبل! تو نے بہت دیکھے ہوں گے، لیکن ذرا ادھر بھی دیکھ! تجھے عجیب نظارہ دکھائی دے گا۔ کہ سارا گلشن ہی ہمارے پھول محمد مصطفیٰ ﷺ میں سمایا ہوا ہے۔

قارئین کرام! اس کلام کو بار بار پڑھیں اور سمجھیں آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ ایسے مبارک اشعار ایسے شاعر کے ہی ہو سکتے ہیں جو ہر وقت تصورِ مصطفیٰ ﷺ میں گم رہے، اور عشق حبیب ﷺ کے سمندر میں غوطہ زن رہے۔ اور وہ ہمارے اعلیٰ حضرت ہیں، جو یقیناً ایسے ہی ہیں کہ جن کی زندگی کا ہر لمحہ خیالِ مصطفیٰ ﷺ سے پُر نور رہتا تھا۔ اور جن کا دل ہر وقت عشق مصطفیٰ ﷺ سے مسرور رہتا تھا۔

باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست تو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

طیبہ کے گلشن میں ایک ایسا پیارا اور نورانی پھول کھلا کہ جس کی قلب و روح کو معطر کر دینے والی خوشبو سے مست و سرشار ہو کر بلبلوں نے نور کا ترانہ گانا شروع کر دیا۔ اور اس دن سے لے کر آج تک گا رہی ہیں، اور قیامت تک گاتی رہیں گی۔ جن میں سے ایک بلبل چمنستانِ رسالت مآب ﷺ اعلیٰ

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

حضرت کی ذات ہے۔اور نور کا ترانہ قصیدۂ نور ہے، جو پوری دنیا میں پوری عقیدت و محبت کے ساتھ جھوم جھوم کر پڑھا اور سنا جاتا ہے۔

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہو بھلے

لوا کے تلے ثنا میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لئے

ایسی بادِ صبا چلے جو باغات میں پھل اور پھول کھلادے اور نہ صرف پھول کھلیں بلکہ ہمارے نصیب میں کھلیں، اور قیامت کے دن لواء الحمد (حمد کا جھنڈا) ہاتھ میں لے کر جب محبوبِ خدا نکلیں، تو اس وقت احمد رضا کو زبان سے کچھ کہنے کی اجازت ہو جائے۔تو میری زبان اے میرے آقا ﷺ! وہاں بھی آپ کی تعریف کا قصیدہ ہی پڑھے گی۔غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کی پہچان ہی عظمت مصطفیٰ ﷺ کا اظہار و بیان کرنا ہے۔ان کو حمدِ خدا بھی کرنی ہو، تو نعتِ مصطفیٰ ﷺ کا حوالہ دیئے بغیر کر ہی نہیں سکتے۔اور وہ اس لئے کہ خدا عزوجل اور مصطفیٰ ﷺ کا آپس میں اتنا گہرا تعلق ہے کہ جیسے دو کمانوں کو ملائے بغیر دائرہ نہیں بن سکتا۔اسی طرح خدا عزوجل اور مصطفیٰ ﷺ کو مانے بغیر بندہ ایماندار نہیں ہو سکتا۔دونوں کو مانے تب مومن اور صرف ایک کا بھی انکار کردے تو کافر۔

دوسری بات یہ ہے کہ خدا اور محبوبِ خدا میں چپقلش یا ضد اور مقابلہ بازی نہیں ہے کہ خدا کی تعریف کریں، تو رسالت خطرے میں پڑ جائے اور رسول علیہ السلام کی تعریف کریں تو توحید کو خطرہ لاحق ہو جائے اور خدا ناراض ہو جائے۔(نعوذ باللہ) بلکہ ان کا آپس میں اتنا پیار ہے کہ ایک کی تعریف کی جائے تو دوسرا خوش ہوتا ہے۔اس لئے اہل اللہ مکہ شریف میں جا کر درود و سلام اتنا زیادہ پڑھتے ہیں کہ طواف و سعی کی جگہ بھی درود شریف پڑھتے رہتے ہیں۔اور مدینہ شریف میں جا کر ذکر الٰہی کی کثرت کرتے ہیں۔تاکہ اللہ عزوجل کے گھر حضور ﷺ کا ذکر زیادہ کریں گے، تاکہ مصطفیٰ کریم ﷺ کو ہم پہ پیار آجائے گا۔کہ میرے امتی میرے پیارے اللہ عزوجل کو یاد کر رہے ہیں۔

کون جان بسکے مہک رہی کسی دل میں اس سے کھٹک رہی

نہیں اس کے جلوے میں یک رہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے

میرے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

کوئی وہ خوش نصیب ہے جس نے ساقی کوثر ﷺ کے عشق و محبت کو اپنی جان میں بسایا ہوا ہے۔اور ہمیں جو ایمان، دین اسلام اور صراطِ مستقیم ملا ہے، وہ آپ ﷺ کی عظیم قربانیوں کا صدقہ ملا ہے۔اس دین کی خاطر آپ نے کس قدر ظلم و ستم برداشت فرمائے، اور طائف کے بازاروں میں لہولہان ہوئے، اسی وجہ سے ہماری گردن آپ کے احسانات کے سامنے جھکی رہنی چاہئے۔

حضور ﷺ کی یاد اہل ایمان اور آپ کے وفاداروں کے دلوں میں جان بن کر مہک رہی ہے۔اور ایک وہ بد بخت ہیں کہ جن کے لئے آقا ﷺ کی یاد سوہانِ روح بنی ہوئی ہے۔اور وہ ذکر مصطفیٰ ﷺ کو دن رات ختم کرنے کی فکر میں ہیں۔تو ثابت ہوا کہ آپ ﷺ کے جلوے ایک کام نہیں کرتے، بلکہ دو کام کرتے ہیں۔جو ماننے والے ہیں، اور حضور ﷺ کی اس کائنات میں جلوہ گری کو اللہ تعالیٰ عزوجل کا بہت بڑا احسان سمجھتے ہوئے یہ عقیدہ رکھیں۔

تثلیث و آذری کو مٹانے کے واسطے

دنیا میں ایک خدا کا پرستار آگیا

جو وفادار بن کر دامن کرم میں آگیا وہ پھول بن کر جنت میں پہنچ گیا۔اور جو غدار بن کر گستاخ ہو گیا، وہ کانٹا بن کر دوزخ کا ایندھن ہو گیا۔

(بشکریہ ماہنامہ ''اہلسنّت'' گجرات، دسمبر ۲۰۰۷ء)

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

Wahid Towel Industries

Manufacturer and Exporter of Terry Towels and other Terry Products

Factory: DP 31/5 Sector 6-B N.Karachi, Industrial Area – Karachi Pakistan
Tel: 92-21-6970202 Mobile:92-300-8221405 Fax: 92-21-4963980 E-Mail – wti@cyber.net.pk

Wahid Towel Industries Established in 1986 to Manufacture Terry Towels and other terry products,Since than the Company gained a healthy reputation among other competitors in the country and started there Exports to Europe in 1992

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

امام احمد رضا خان بریلوی اور علم اجتماع

بقلم: علامہ انوار احمد خان بغدادی ☆

امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان اس عظیم عبقری شخصیت کا نام ہے جس نے رد بدعات ومنکرات کے ساتھ ساتھ مختلف علوم وفنون میں گراں قدر شہ پارے چھوڑے ہیں۔ فکر وآگہی کے نمونے آپ کی مشہور زمانہ مجموعہ فتاوی ''العطایا النبویہ في الفتاوی الرضویۃ'' کی زینت ہیں۔ آپ کی تحریروں کا مطالعہ کرنے والا آپ کو کہیں مفکر اقتصاد تو کہیں مفکر معاشیات اور کہیں ماہر سماجیات پاتا ہے۔ یہ آپ کی بلند پایہ علمی شخصیت ہی کا کمال ہے کہ فرد واحد مجمع علوم وفنون اور بحر ذخار نظر آتا ہے۔

زیر نظر مقالہ امام احمد رضا کی سماجی علوم سے وابستگی ہے جس میں اجمال کے ساتھ صرف اسی ایک پہلو کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تفصیل کے لئے یہ عنوان کسی مستقل بحث کا متقاضی ہے۔

اگست کونت نے سب سے پہلے 1839 میں سماجیات کی اصطلاح وضع کی۔ سماجیات دو الفاظ سے مرکب ہے۔ پہلا Socieytus جو ایک لاطینی لفظ ہے جس کے معنی ہیں سماج یا گروہ، دوسرا لفظ Logos ہے۔ یہ لفظ یونانی ہے جس کے معنی ہیں مطالعہ یا علم در حقیقت یہی سماجیات کی سہل ترین تعریف بھی ہے۔ یعنی سماجیات وہ علم ہے جس میں سماج کے مختلف اجزاء اور افراد کے بین عمل کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اگست کونت کا یہ احساس تھا کہ چند اداروں مثلاً معیشت یا سیاست کا علیحدہ مطالعہ ہی کافی نہیں ہے کیوں کہ ہر سماج ایک مکمل اور خود کار حقیقت ہوتا ہے اور جب تک مختلف شعبہ ہائے زندگی کا مربوط اور مجموعی جائزہ نہ لیا جائے اس وقت تک سماج کی گتھیوں کو نہیں سمجھا جاسکتا۔ اس لئے سماج کو ایک علیحدہ علم کی ضرورت ہے اور یہی وہ علم ہے جس کی بنیاد اگست کونت نے ڈالی۔ چنانچہ اسی رعایت سے اگست کونت کو سماجیات کا بانی کہا جاتا ہے۔ (تاریخ اور سماجیات، ص: ۲۱ و ۲۲)

گرچہ سماج کاری آج مستقل علم اور باضابطہ پیشہ کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ نت نئے تجربات پر مبنی ایک سائنسی وجود بن چکا ہے لیکن آج بین الاقوامی سماجی گروہوں پر طائرانہ نظر ڈالتے ہی یہ بات عیاں ہوجاتی ہے کہ سماجیات مستقل علم ہونے اور سماج کاری کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہونے کے باوجود مثالی معاشرہ کی تخلیق سے عاجز ہے۔ بین الاقوامی سماجی بے چینی اور عالمی سطح پر انصاف کے فقدان کا حل تلاش کرنے میں ناکام ہے۔ جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آج سماج کاری محض ایک پیشہ بن چکی ہے۔ اس کا متحدہ عملی نٹ ورک بے ڈھنگی آزادی، عریانیت وفحاشیت اور لا اخلاقی اقدار کا محور ہے۔ آج کی سماج کاری ذاتی مقاصد کے پس پردہ محض دھوکہ اور جھوٹ کا پلندہ ہے۔ جبکہ اسلام کی سماج کاری خلوص وللہیت اور محبت وبھائی چارگی پر مبنی ہے۔ جس کا مقصد محض انسانی خدمت ہے۔ سماج کاری (Social work) اسلام کا بنیادی ہدف ہے۔ اسلام اپنی پاک سرشت میں ایک باضابطہ سماجی نظام رکھتا ہے جو خوشحال اور ترقی یافتہ سماج کا ضامن ہے۔ بلکہ اسلامی سماج کاری تو اپنی نظیر آپ ہے۔

پیغمبر اسلام رحمۃ للعالمین ﷺ نے اپنے انوکھے طریقہ عمل کے ذریعہ جس طرح محبت وبھائی چارگی کی انوکھی مثال پیش فرمائی ہے۔ وہ قیامت تک ارباب عقل وخرد کے لئے بہترین نمونہ تطبیق وعمل ہے۔ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچئے! اور رسول کائنات ﷺ کے زیر تربیت مدنی اور مکی سماج کا جائزہ لیجئے۔ اور اسلام کی سماجی تحریک کو داد دیجئے۔ عرصہ دراز سے آپس میں دست وگریباں رہنے والی قوم میں کس قدر یکتائیت والفت پیدا ہوگئی۔ اوس وخزرج

☆ استاذ جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء، نئی دہلی

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

میں ایسی صلح ہوئی کہ محبت و بھائی چارگی کی مثال بن گئے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ۱۹۳۳ء میں امریکہ میں شراب خوری اور اس سے پیدا ہونے والی برائیوں پر روک لگانے کی غرض سے شراب پر لگائی گئی سخت سے پابندی بھی کارگر ثابت نہیں ہوئی۔ مگر آج سے چودہ سو برس پہلے پیغمبر اسلام کی ایک آواز نے مسلم معاشرہ میں انقلاب برپا کردیا تھا۔ صحابہ کرام نے شراب کے گھڑے پھوڑ دئے تھے۔ اور پورا سماج بہ یک لحظہ پاکی و ستھرائی کی مثال بن گیا تھا۔

فتح مکہ سے پہلے جب یہ شہر قحط زدہ ہوا تو رسول ﷺ نے اپنے سب سے بڑے حریف حضرت ابوسفیان کے پاس مال بھیجا کہ وہ اہل مکہ میں تقسیم کردیں جسکے بعد ہی ابوسفیان پکار اٹھے کہ: "تم انھیں دشمن سمجھ رہے ہو جبکہ یہ ہم پر احسان پر احسان کرتے جارہے ہیں"۔ اسی طرح خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ قحط سالی کے درمیان خود اپنے کندھوں پر غلہ اٹھاتے اٹھاتے نحیف لاغر ہوچکے ہیں۔ غریبوں اور محتاجوں کی خبر گیری آپ کا شیوہ تھی۔

اسلام کے اصول وضوابط اور اس کی لمبی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ اسلام نے اخلاص نیت کے ساتھ کسی بھی دنیوی مفاد سے بلند ہو کر انسانی خدمت انجام دی ہے۔ اور اپنا نصب العین انسانی ہمدردی اور سماج کاری کو بنایا ہے۔

یہ ہے اسلام کی سماجی فکر جو ہر کسی کے لئے قابل نمونہ اور بصیرت افروز ہے۔ اسلام کی سماجی فکر کو اسلامی مفکروں نے ہر دور میں اپنے اپنے انداز میں پیش کر کے سماج کاری کی خدمت انجام دی ہے۔ جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔ تاریخ اور سماجیات کی مصنفہ عائشہ بیگم لکھتی ہیں: "جب ہم سماجیات کی ابتداء اور اس کی تاریخ پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ تقریباً ہر زمانہ میں بڑے بڑے مفکرین اور اصحاب فکر ونظر نے کسی نہ کسی اعتبار سے اس موضوع پر طبع آزمائی کی ہے لیکن ان تمام فکری کاوشوں کو سماجیات کی تاریخ میں شریک نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ بعض ایسے مفکرین کو جن کی تصنیفات اور اور مباحث بہ یک وقت متعدد علوم کا سرچشمہ ہیں، نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ مثلاً سقراط، افلاطون اور ارسطو، کنفیوشس، اور سترہویں اور اٹھارہویں صدی کے مفکروں اور فلسفیوں نے اپنے مباحث میں بہ یک وقت کئی علوم کو سمو دیا ہے۔ کیونکہ یہ تمام مفکرین کسی خاص موضوع کے داعی نہ تھے، بلکہ ان کی نظر جملہ اجتماعی زندگی پر تھی۔" (تاریخ اور سماجیات، ص: ۲۰)

مذکورہ مصنفہ کے اعتبار سے اگر سقراط وافلاطون کے کارناموں کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے تو بلاشبہ عصر حاضر میں مفکر اسلام، شیخ المسلمین امام احمد رضا خان (علیہ الرحمہ والرضوان) کے بھی سماجی افکار ونظریات کو نظر انداز کرنا ناانصافی ہوگی۔ امام اہل سنت نے اسلام کی سماجی فکر کی ترجمانی بڑے اچھے انداز میں کی ہے۔ متعدد مواقعہ پر صالح نظریات ومواقف کے ذریعہ ان کی سماجی خدمات قابل تحسین اور لائق صد مبارکباد ہیں۔ جس سے ان کی اسلامی علوم میں گیرائی اور گہرائی کا تو پتہ چلتا ہی ہے ساتھ ہی ان کی سماجی بصیرت اور علم اجتماع میں ان کے تبحر بھی کا اندازہ ہوتا ہے جو آج ایک مستقل فن کا درجہ اختیار کرچکا ہے۔

اگر امام اہل سنت کی تمام تصانیف کا جائزہ لیا جائے تو آپ کے سماجی افکار مستقل دستاویز کی شکل اختیار کرجائیں گے لیکن ہم یہاں اجمال کے ساتھ صرف آپ کی تحریر کردہ ان رسالوں کا جائزہ پیش کرتے ہیں جو کسی نہ کسی زاوئے سے سماجیات کی خانہ پری کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں مندرجہ ذیل رسالے۔

۱۔ صفائح اللجين في كون التصافح بكفي اليدين:

یہ رسالہ غیر مقلدوں کے ان ہفوات کا جواب ہے، جن میں وہ کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ غیر شرعی امر ہے۔ کسی حدیث سے اس کا ثبوت نہیں ہے۔ چنانچہ اعلحضرت نے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کو احادیث اور اقوال ائمہ وعلماء سے ثابت کرنے کے علاوہ عرفی اور سماجی دلیل دیتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کو سماجی اخوت ومحبت کی علامت قرار دیا ہے، جیسا کہ آپ لکھتے ہیں:

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

"مصافحہ امور معاشرت سے ایک امر ہے جس سے مقصود شرع باہم مسلمانوں میں ازدیاد الفت اور ملتے وقت اظہار انس ومحبت ہے۔ حدیث میں حضور سید عالم ﷺ فرماتے ہیں: (تصافحوا یذھب الغل عن قلوبکم) "آپس میں مصافحہ کرو تمھارے سینوں سے کینے نکل جائیں گے"......

شاہ ولی اللہ حجۃ اللہ البالغۃ میں لکھتے ہیں: (السر في المصافحه، وقوله: مرحبا بفلان، ومعانقة القادم، ونحوها، انها زيادة المؤدة والتبشيش ورفع الموحشة والتدابر) "مصافحہ اور مرحبا فلاں کو اور آنے والے سے معانقہ جیسے امور میں محبت اور خوشی زیادہ ہوتی ہے اور ان سے وحشت اور اجنبیت ختم ہوتی ہے"

اسی میں ہے:

(التحابب في الناس خصلة یرضاها الله تعالى وافشاء السلام آلة صالحة لانشاء المحبة وكذلك المصافحة وتقبيل اليد ونحو ذلک) "لوگوں میں محبت وہ خصلت ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔ اور سلام کی عادت محبت پیدا کرنے کا ذریعہ ہے اور یوں ہی مصافحہ اور دست بوسی وغیرہ بھی"

اور بے شک یہ امور عرف وعادات قوم پر مبنی ہوتے ہیں جو امر جس طرح جس قوم میں رائج اور ان کے نزدیک الفت وموانست اور اس کی زیادت پر دلیل ہو وہ عین مقصود شرع ہوگا جب تک بالخصوص اس میں کوئی نہی وارد نہ ہو، وجہ یہ کہ اس کی کسی خصوصیت سے شرع مطہرہ کی کوئی خاص غرض متعلق نہیں، اصل مقصود سے کام ہے جس ہیئت سے حاصل ہو۔" (فتاوی رضویہ، مطبوعہ گجرات، ۲۲: ۳۰۶ اور ۳۰۷)

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں: "ولہذا ائمہ دین ارشاد فرماتے ہیں کہ لوگوں میں جو امر رائج ہو جب تک اس سے صریح نہی ثابت نہ ہو ہرگز اس میں اختلاف نہ کیا جائے بلکہ انھیں کے عادات واخلاق کے ساتھ ان سے برتاؤ چاہئے۔ شریعت مطہرہ سنی مسلمانوں میں میل پسند فرماتی ہے اور ان کو بھڑکانا، نفرت دلانا، اپنا مخالف بنانا ناجائز رکھتی ہے۔ بے ضرورت تامہ لوگوں کی راہ سے الگ چلنا سخت احمق جاہل کا کام ہے" (فتاوی رضویہ، مطبوعہ گجرات، ۲۲: ۳۱۱)

۲ وشاح الجيد في تحليل معانقة العيد:

چنانچہ آپ اپنے اس رسالہ میں معانقہ عید کو حدیث وقرآن کی روشنی میں ثابت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: "کپڑے کے اوپر سے بطور بروکرامت واظہار محبت بے فساد نیت ومواد شہوت بالاجماع جائز ہے" (وشاح الجید فی... مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی، ص: ۶) اور مزید فرماتے ہیں: "بلکہ معانقہ مثل تقبیل اظہار سرور بشاشت ووداد ومحبت ہے" (ص: ۲۷) ان سطروں میں دیکھئے کہ امام اہل سنت عید کے موقعہ پر معانقہ کے جواز میں جہاں حدیث واقوال ائمہ وفقہاء کو دلیل بناتے وہیں "سماجی دلیل" سے بھی اپنی بات مضبوط کرتے ہیں کہ معانقہ چونکہ سماجی طور پر الفت ومودت کا سبب بنتا ہے۔ اور ہمارا مذہب اسلام جو کہ الفت ومحبت کا پیغامبر ہے بھلا اس دین میں معانقہ جیسی چیزیں کیونکر ناجائز ہو سکتی ہیں!

۳۔أعز الاكتناه في رد صدقة مانع الزكاة:

یہ رسالہ ان لوگوں کے رد میں ہے جو زکاۃ نہ دیکر صدقات دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس رسالے میں امام اہل سنت حدیث وقرآن کی روشنی میں زکاۃ دینے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہیں، اور بڑی ہی اچھی مثالوں سے لوگوں کے ذہن میں زکاۃ کی اہمیت بٹھانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں: "زکاۃ اعظم فروض واہم ارکان اسلام سے ہے ولہذا قرآن عظیم بتیس جگہ نماز کے ساتھ اس کا ذکر فرمایا اور طرح طرح سے بندوں کو اس فرض اہم کی طرف بلایا"۔

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

و بے باکی پر، دونوں فتاویٰ کے دلائل کے وزن معلوم کر کے فوراً اپنی غلطی کو تسلیم کرلیا اور کہا میرا فتویٰ واقعی غلط ہے اور بریلی والوں کا صحیح ہے۔ نواب صاحب نے کہا لیکن تمام علماء ہند، آپ کی تائید فرما رہے ہیں۔ فرمایا وہ میری شہرت کے سبب ایسا کررہے ہیں، درحقیقت میرا فتویٰ غلط ہے اور مولانا احمد رضا خاں اور مولانا نقی علی خان صاحب کا فتویٰ صحیح ہے۔ مولانا ارشاد حسین صاحب رامپوری کے اظہار حق وقبول کی یہ مثال موجودہ زمانے میں شاید کہیں ملے اور یہ بھی حقیقت واضح ہوگئی کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کسی غلط نظریئے کو برداشت نہ کیا اور نہ ہی اسے قائم رہنے دیا۔

جناب سید ایوب علی کا بیان ہے کہ ایک روز صبح کے وقت اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی حجام سے خط بنوا رہے تھے۔ میں قریب ہی بیٹھا تھا اتنے میں ایک کارڈ مولانا ظفر الدین صاحب بہاری علیہ الرحمۃ کا آیا۔ حسب ارشاد فقیر نے پڑھ کر سنایا۔ اسی پر مولانا موصوف نے فرزند ارجمند کی ولادت کی خبر دیتے ہوئے تاریخی نام تجویز فرمانے کی درخواست کی تھی، اعلیٰ حضرت نے فی البدیہہ فرمایا: نام تو ''مختار الدین'' ہونا چاہئے۔ دیکھئے تو سید صاحب شاید تاریخ ہوگئی۔ میں نے حساب لگایا تو پورے ۱۳۳۶ھ ہوئے اور یہی سن ولادت تھا۔

تبحر علمی:

آپ کے تبحر علمی پر آپ کی جلیل القدر عظیم الشان، فصاحت و بلاغت میں ڈوبی ہوئی، علم و ادب کے سانچے میں ڈھلی ہوئی کم و بیش ایک ہزار تصانیف شاہد ہیں، آپ کے علم و فضل کا ڈنکا عرب و عجم دونوں ہی میں بجا، آپ کے مخالفین کو بھی آپ کے تبحر علمی کے ماننے کے علاوہ چارۂ کار نہ تھا جب آپ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے تو بہت سے علماء عرب نے آپ سے سندیں حاصل کیں اور بہت سے جلیل القدر علماء نے آپ کو سندیں دیں۔ حج بیت اللہ کے موقع پر جب نجدیوں اور دیوبندیوں نے آپ پر الزامات عائد کئے کہ آپ سید عالم ﷺ کے علم شریف کو اللہ تبارک و تعالیٰ کے علم کے مساوی بتاتے ہیں تو آپ نے ان کے جواب میں کتاب مستطاب مسمّٰی بنام ''الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ'' بخار کی حالت میں بغیر مطالعۂ کتب کے صرف آٹھ گھنٹے میں فصیح عربی میں تحریر فرمائی۔ یہ کتاب علمائے عرب کی تقریظات کے ساتھ بعد میں طبع ہوئی۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جفر، نجوم، اقلیدس وریاضی کے بھی ماہر تھے چنانچہ ڈاکٹر ضیاء الدین وائس چانسلر، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی بھی مولانا سید سلیمان اشرف کے ہمراہ آپ کے کاشانۂ اقدس پر حاضر ہوئے اور آپ کے علم کے قائل ہوئے، ڈاکٹر صاحب نے ریاضی کا ایک مسئلہ پیش کیا۔ اعلیٰ حضرت نے نہایت صحیح اور تسلی بخش جواب دے کر ڈاکٹر صاحب کو حیرت میں ڈال دیا۔

اعلیٰ حضرت کی نعت گوئی:

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ہمہ صفات تھی آپ نے جس میدان میں بھی قدم رکھا دنیا نے آپ کو اسی میدان کا شہسوار مانتے ہوئے سمجھا کہ شاید آپ نے اس فن کے حصول کے لئے تمام زندگی صرف کی ہے۔

علم ہیئت، توقیت، جفر، فقہ حدیث، منطق، فلسفہ، سائنس وغیرہ کے نہ صرف ماہر تھے بلکہ ہر فن میں خداداد علمی تحقیقی صلاحیتوں کے مالک تھے اور ہر فن میں ایک نئے انداز فکر و بیان سے کتاب تحریر فرما کر دنیا سے اپنے قلم کا لوہا منوایا، اسی طرح نعت گوئی میں بھی آپ امتیازی شان کے مالک تھے۔ آپ عشق رسول ﷺ میں سرشار تھے، آپ کی تصانیف میں بھی عشق رسول و محبت رسول ﷺ کے ایمان افروز جلوے نظر آتے ہیں۔ اس عشق و محبت کے جلووں کی جھلکیاں آپ کے نعتیہ کلام کے مجموعہ مسمّٰی تاریخی ''حدائق بخشش'' میں بدرجۂ کمال پائی جاتی ہیں آپ کا کلام فصاحت و بلاغت، لطافت و نزاکت اور سلاست و روانی کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

(بشکریہ ماہنامہ ''السعید'' ملتان)

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

امام احمد رضا کی عرب دنیا میں مقبولیت۔ مختصر جائزہ

از: مولانا غلام مصطفیٰ رضوی☆

تحقیق وتدقیق کا تعلق ورشتہ علم کی دنیا سے بہت گہرا ہے، بایں سبب علمی کام انجام دینے والی شخصیات کو موضوع تحقیق بنانا اہل علم کا وطیرہ رہا ہے۔ امام احمد رضا قدس سرہ کی دینی وعلمی خدمات کا دائرہ اس قدر وسیع اور پھیلا ہوا ہے کہ اس کی کسی ایک گوشے سے متعلق یہ وثوق سے نہیں کہا جاسکتا کہ تحقیق وتدقیق کا باب مکمل ہوا۔ یہ امام احمد رضا قدس سرہ کے عشق نبوی کا فیضان ہے جو انہیں سارے عالم میں مقبول وہر دلعزیز بنائے ہوئے ہے۔ یوں تو آپ کی شخصیت پر دنیا کے بہت سارے خطوں اور ملکوں میں تحقیقی کام انجام دیئے جارہے ہیں لیکن ہم ان سطور میں عرب دنیا میں ہونے والی تحقیق وتدقیق سے متعلق اجمالی روشنی ڈالیں گے۔

امام احمد رضا قدس سرہ کی شخصیت عرب دُنیا میں جانی پہچانی تھی، علمائے عرب آپ کے قدرداں تھے، اور عظمتوں کے قائل اور آپ کی سمت مائل۔ چنانچہ پہلے سفر حج ۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء میں بغیر کسی تعارف کے علامہ شیخ سیّد حسین بن صالح جمل اللیل مکی (م ۱۳۰۵ھ/۱۸۸۷ء) نے امام احمد رضا کا ہاتھ پکڑا اور پیشانی کا مشاہدہ فرما کر بے ساختہ کہہ اُٹھے۔

انی لاجد نور الله من هذا الجبين

”یقیناً میں اِس پیشانی میں اللہ کا نور دیکھ رہا ہوں“

مشہور علمائے عرب نے امام احمد رضا کو حدیث وطرق سلاسل کی اسناد سے نوازا ان کے اسما اس طرح ہیں:

(۱) علامہ شیخ سیّد احمد بن زینی دحلان مکی شافعی (م ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۶ء)

(۲) علامہ شیخ سیّد حسین بن صالح جمل اللیل مکی شافعی (م ۱۳۰۵ھ/۱۸۸۷ء)

(۳) علامہ شیخ عبدالرحمٰن سراج حنفی مکی (م ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء)

جب آپ دوسرے سفر حج پر ۱۳۲۳ھ میں تشریف لے گئے حرمین مقدس میں نوازشات وعنایات کی ایسی برسات ہوئی کہ کسی عجمی عالم کی توقیر وعزت کی وہ مثال بن گئی۔ اس سفر میں آپ کے فرزند حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خاں قادری (م ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء) ساتھ تھے وہ تحریر فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے اپنی زمین میں آپ کی مقبولیت رکھ دی گویا مکہ مکرمہ میں کارکنانِ قضاوقدر سے ندا کروادی گئی کہ اے اہل صفا! جلدی چلو مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا غلام آیا ہوا ہے، تو ہم نے وہاں کے علمائے کرام کو آپ کی جانب تیز تیز آتے اور اکابر علما کو آپ کی تعظیم وتوقیر میں جلدی کرتے دیکھا، بعض آپ کے علمی انوار حاصل کرنے کے لئے آئے۔ بعض صرف برکت ملاقات کی غرض سے پہنچے، کسی نے آکر مسئلہ پوچھا اور فتویٰ طلب کیا۔ کسی بزرگ نے اپنا لکھا ہوا فتویٰ دکھایا (اور تصدیق وتقریظ چاہی) یہاں تک کہ باعزت لوگوں، ممتاز شخصیتوں نے آپ سے برکت اجازت چاہی اور بڑی شان والے اکابر بیعت طریقت میں داخل ہوئے۔“[۱]

حرمین مقدس میں امام احمد رضا کے علمی مقام کو روشناس کرانے میں آپ کی اِن تصانیف نے اہم کردار ادا کیا۔

(۱) فتاویٰ الحرمین برجف ندوة المين ۱۳۱۷ھ

☆ نوری مشن، مالے گاؤں [انڈیا] e-mail:noori_mission@yahoo.com

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

فتاویٰ رضویہ جلد سوم (جدید ایڈیشن) صفحہ ۲۴۰ پر قمطراز ہیں:

"شفیف اجرام کا قاعدہ ہے کہ شعاعیں ان پر پڑ کر واپس ہوتی ہیں اور آئینہ میں اپنی اور اپنے پسِ پشت چیزوں کی صورت میں نظر آتی ہیں کہ اس نے اشعہ بصر کو واپس پلٹایا، واپسی میں نگاہ جس جس چیز پر پڑی نظر آئی گمان ہوتا ہے کہ وہ صورتیں آئینے میں ہیں حالانکہ وہ اپنی جگہ ہیں نگاہ نے پلٹنے میں انہیں دیکھا ہے لہٰذا آئینہ میں داہنی جانب بائیں معلوم ہوتی ہے اور بائیں، داہنی ولہٰذا شئے آئینے سے جتنی دور ہو اسی قدر دور دکھائی دیتی ہے اگرچہ سوگز فاصلہ ہو حالانکہ آئینہ کا دَل جَو بھر ہے، سبب وہی ہے کہ پلٹتی نگاہ اتنا ہی فاصلہ طے کر کے اس تک پہنچتی ہے۔ اب برف کے یہ باریک متصل اجزا کہ شفاف ہیں نظر کی شعاعوں کو انہوں نے واپس دیا، پلٹتی شعاعوں کی کرنیں ان پر چمکیں اور دھوپ کی سی حالت پیدا کی جیسے پانی یا آئینے پر آفتاب چمکے، اس کا عکس دیوار پر کیسا سفید برّاق نظر آتا ہے"۔

امام احمد رضا سراب (mirage) کو جدید سائنسی انداز میں (Total internal reflection) کے حوالے سے یوں بیان کرتے ہیں:

"زمین شور میں دھوپ کی شدت میں دور سے سراب (Mirage) نظر آنے کا بھی یہی باعث ہے، خوب چمکتا، جنبش کرتا پانی دکھائی دیتا ہے کہ اس زمین میں اجزائے صقیلہ شفافہ دور تک پھیلے ہوتے ہیں۔ نگاہ کی شعاعیں ان پر پڑ کر واپس ہوئیں اور شعاع کا قاعدہ ہے کہ واپسی میں لرزتی ہے جیسے آئینہ پر آفتاب چمکے دیوار پر اس کا عکس جھل جھل کر نظر آتا ہے اور شعاعوں کے زاویئے یہاں چھوٹے تھے کہ ان کی ساقیں طویل ہیں کہ سراب دور ہی سے متخیل ہوتا ہے اور وتر اسی قدر ہے جو ناظر کے قدم سے آنکھ تک ہے اور چھوٹے وتر پر ساقیں جتنی زیادہ دور جا کر ملیں گے زاویہ خورد تر بنے گا۔"

آگے چل کر (Law of Reflection of Light) کو یوں بیان کرتے ہیں۔

"اور زاویائے انعکاس ہمیشہ زاویائے شعاع کے برابر ہوتے ہیں۔ اشعۂ بصر یہ اتنے ہی زاویوں پر پلٹتی ہیں جتنوں پر گئی تھیں۔ ان دونوں امر کے اجتماع سے نگاہیں کہ اجزائے بعیدہ صقیلہ پر پڑی تھیں لرزتی، جھل جھل کرتی چھوٹے زاویوں پر زمین سے ملی ملی پلٹیں لہٰذا چمکدار پانی جنبش کرتا متخیل ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

عالم اسلام کے مفتی اعظم، مجدد زماں، مفکر اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلی رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ جلد ۲۶ صفحہ نمبر ۴۷۵۔۴۷۶ پر پادری کا جواب دیتے ہوئے رسالہ "الصمصام" میں جب رب تعالیٰ کی (Supermacy) اور اسلام کی بالادستی کو برقرار رکھتے ہوئے الٹراساؤنڈ مشین کا فارمولا انعکاسِ نور، انعطاف نور (Reflection & Refraction of Law) اور فزیکل آپٹکس (Physical Optics) کے تحت وہ اصول بیان فرمایا ہے جو آج کل جدید سائنس کی رو سے (Piezoelectric Phenomenon-Transmission & Reflection) کہلاتا ہے چنانچہ قمطراز ہیں:

"اور عجائب صُنعِ الٰہی جلّت حکمت سے یہ بھی محتمل کہ کچھ ایسی تدابیر القا فرمائی ہوں جن سے جنین (Fetus) مشاہدہ ہی ہو جاتا ہو مثلاً بذریعہ قواسر پانچوں حجابوں میں بقدر حاجت کچھ توسیع و تفریج دے کر روشنی پہنچا کر کچھ شیشے ایسی اوضاع پر لگائیں کہ باہم تادیہ عکوس کرتے ہوئے زجاج عقرب پر عکس لے آئیں یا زجاجات متخالفہ ایسی وضعیں پائیں کہ اشعۂ بصریہ کو حسب قاعدہ مفروضہ علم مناظر انعطاف دیتے ہوئے جنین (Fetus) تک لے جائیں۔"

(بشکریہ مصطفائی نیوز، جنوری ۲۰۰۸ء)

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

امام احمد رضا کا نظریۂ مدوجزر

پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

قرآن کریم میں سورۂ نور کے علاوہ بھی کئی سورتوں اور آیات میں سمندروں میں اٹھنے والی موجوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ بحیثیت مسلمان ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ بغیر حکمِ الٰہی کوئی شے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکتی چہ جائیکہ سمندروں میں لہر پر لہر کا اٹھنا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر کام کے لیے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو اس کے حکم سے پوری کائنات کے سسٹم کو انجام دے رہے ہیں۔ حضرتِ انسان کو کائنات کے اسی سسٹم کو سمجھنے کی دعوت دی گئی ہے اور ان لوگوں کو عقلمند قرار دیا ہے جو اس کائنات کے معاملات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ کائنات کے مختلف سسٹم کا ذکر کرنے کے بعد خداوند کریم سوچ بچار کرنے والوں کو خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِO

(الِ عمران: ۱۹۱)

جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش پر غور کرتے ہیں۔ اے رب ہمارے! تُو نے یہ بیکار نہ بنایا، پاکی ہے تجھے، تُو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ (کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن)

امام احمد رضا خاں قادری برکاتی محدثِ بریلوی (المتوفی ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) علیہ الرحمۃ اللہ تعالیٰ کے ان ہی بندوں میں سے ایک بندۂ بشر ہیں جنہوں نے شریعتِ محمدی ﷺ پر مکمل چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ان نشانیوں پر بھی خوب غور وفکر کیا جس کی قرآن کریم میں دعوتِ فکر دی گئی ہے۔ امام احمد رضا نے ہمیشہ کائنات کے کسی بھی سسٹم کو سمجھنے کے لیے قرآن وحدیث کے اصولوں سے روشنی حاصل کی ہے اور سائنس کے ان اصولوں کا ہمیشہ ردّ کیا ہے جو آیاتِ ربانی یا احادیثِ نبوی کے منفی ہوتے ہیں۔ امام احمد رضا ایک مسلم سائنسدان کی نمائندگی کرتے ہیں جس طرح ان سے پچھلے مسلم سائنسدانوں نے قرآن وحدیث کے اصولوں کی روشنی میں کائنات کے مختلف پہلوؤں پر اپنی سوچ اور فکر کا اظہار کیا مگر افسوس دورِ حاضر کے مسلمان اور بالخصوص مسلمان سائنسدان اپنی ان بنیادی علمی کتب (یعنی قرآن وحدیث) سے افادہ نہیں کرتے۔ صرف اور صرف مغربی سائنسی اصولوں کو ہی اہمیت دیتے ہیں اور ان کے ہی اصولوں کے مطابق اپنے تحقیقی کاموں کو آگے بڑھاتے ہیں۔ کاش ان دونوں بنیادی کتابوں سے بھی استفادہ کرتے تو شاید آج ساری کی ساری سائنس قرآن وحدیث کے اصولوں سے منور ہوتی اور یوں اللہ اور اس کے رسول کے ناموں کی اور بلندی ہوتی۔

مقالہ ہٰذا کا تعلق سمندروں میں اٹھنے والی ان موجوں سے ہے جن کو علم البحر (Oceanography) کی اصطلاح میں "مدّ وجزر" [high tides/ low tides] کہتے ہیں۔ اس کو ہندی زبان میں "جوار بھاٹا" بھی کہا جاتا ہے۔ سمندروں میں "مدّ وجزر" کئی وجوہات کے باعث وجود میں آتا ہے یعنی "مدّ وجزر" کئی وجوہات کے باعث سمندروں میں پیدا ہوتا ہے اور ہر وجہ کی باعث اس کو الگ نام دیا جاتا ہے۔

سمندروں میں پیدا ہونے والی لہریں جو ۲۴ گھنٹوں میں دو دفعہ بلند اور دو دفعہ نیچے ہو جاتی ہیں اور بظاہر چاند کے بڑھنے اور گھٹنے سے ان کی بلندی کم، زیادہ دکھائی دیتی ہے، ان لہروں کو "مدّ وجزر" کہا جاتا ہے۔

سائنس کی دنیا میں لہروں کا یہ خاص چڑھاؤ کا تعلق چاند اور سورج کی

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

کششِ ثقل (Gravitational Force) سے جوڑا جاتا ہے۔ اس نسبت سے صرف چاند اور سورج کی کشش کے باعث بیچ سمندروں کے پانی کا اتار چڑھاؤ ''مدّ'' کہلاتا ہے۔ شکل نمبر ا ملاحظہ کیجئے۔

Tides
Earth
Moon
Gravitational Pull of the Moon
©ZoomSchool.com

تصویر:۱

مندرجہ بالا دونوں تعریفوں سے جو کلیہ بظاہر سمجھ آرہا ہے وہ یہ کہ ''مدّ وجزر'' کا تعلق چاند اور سورج کی کششِ ثقل کے باعث ہے اور یہ ساحلوں سے دور سمندروں میں اٹھتی ہیں۔ سمندر کے علاوہ جھیلوں، دریاؤں اور کسی بھی کھڑے پانی میں نہیں اٹھتی ہیں اور دن میں دو دفعہ ان کا اتار چڑھاؤ ہوتا ہے۔ یہ تمام باتیں سائنسی اصول کے بنیاد پر بتائی گئی ہیں۔ یہ بات بھی درست ہے کہ سائنسی اصول بھی طویل جدوجہد اور تحقیق کے بعد کسی قانون کی تصدیق کرتے ہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ تمام سائنسی اصول قرآن و حدیث کے خلاف نہیں ہیں۔ جہاں جہاں مطابقت ہے وہاں ہم سائنس کی سوچ گویا قانون کو درست مانتے ہیں اور جہاں سائنس کے اصول قرآن و حدیث کے مخالف ہوں، ایک مسلمان کے لیے ان کو ماننا مناسب نہیں۔ یہ ہی اصول امام احمد رضا خاں محدثِ بریلوی نے اپنایا۔ چنانچہ ایک مقام پر اس بات کا تعین کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''سائنس یوں مسلمان نہ ہوگی کہ اسلامی مسائل کو آیات و نصوص میں تاویلات دور از کار کر کے سائنس کے مطابق کر لیا جائے یوں تو معاذ اللہ اسلام نے سائنس قبول کی نہ کہ سائنس نے اسلام۔ وہ مسلمان ہوگی تو یوں کہ جتنے اسلامی مسائل [اصول وقوانین] سے اسے خلاف ہے، سب میں مسئلہ اسلامی [قرآن و حدیث کے اصولوں کے مطابق] کو روشن کیا جائے۔ دلائل سائنس [جو قرآن و حدیث کے خلاف ہیں] کو مردود و پامال [یعنی ان کا رد کیا جائے] کر دیا جائے۔ جابجا سائنس ہی کے اصول کے اقوال سے اسلامی مسئلہ کا اثبات کیا جائے۔ سائنس کا ابطال [رد] و اسکات ہو۔'' (فتاویٰ رضویہ، رسالہ ''نزولِ آیاتِ فرقان بسکونِ زمین وآسمان''۔ جلد:۹، ص:۱۹۰، مطبوعہ کراچی)

امام احمد رضا نے ایک رسالہ بعنوان ''فوزِ مبین در ردِ حرکتِ زمین'' (۱۳۳۸ھ) تحریر کیا تھا جس میں ۱۰۵ دلائل سے یہ ثابت کیا کہ زمین ساکن ہے اور سورج سمیت تمام سیارے اس کے گرد گھوم رہے ہیں۔ اگرچہ یہ دورِ حاضر کے مسلمان سائنسدانوں کے لیے اچنبھا ہے لیکن اگر امام احمد رضا کے دلائل کو بغور سمجھ کر زمین کی سکونت یا سورج کی گردش کو بغور مطالعہ کیا جائے تو بہت ممکن ہے کہ امام احمد رضا کا مؤقف صحیح ثابت ہو۔ اسی رسالے میں ایک ذیلی بحث ''مدّ وجزر'' کی بھی ہے جو صفحہ ۴۹ تا ۵۸ تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس بحث میں امام احمد رضا نہ صرف ایک ماہر ''علم البحر'' نظر آتے ہیں بلکہ ساتھ ہی ماہر علم ہیئت بھی کہ آج سے ۹۰ برس قبل امام احمد رضا علم البحر کے حوالہ سے مندرجہ ذیل باتیں جانتے تھے۔ اگرچہ آپ بنیادی طور پر ایک عالم دین تھے مگر دنیاوی علوم وفنون پر بھی بھرپور دسترس رکھتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ

۱۔ سمندروں کے نیچے آگ سلگ رہی ہے
۲۔ سمندروں کی گہرائی ۵۔۶ میل ہے
۳۔ چند سو فٹ کی گہرائی کے بعد سمندر کا پانی ٹھہرا ہوا ہے
۴۔ مدّ وجزر کا اثر صرف اوپری سطح پر موجود پانی پر ہوتا ہے
۵۔ چاند کا زمین سے یا سورج کا چاند سے فاصلہ کتنا ہے

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

۶۔ چاند، سورج اور زمین کا ایک دوسرے کی نسبت حجم کی مناسبت کیا ہے

۷۔ سمندروں میں کب اور کہاں آتشی مادہ ابلتے ہیں

۸۔ تین بڑے سمندروں کے علاوہ بقیہ سمندروں اور دیگر پانیوں میں مد و جزر کیوں نہیں پیدا ہوتا

۹۔ مد و جزر کی زیادہ سے زیادہ بلند موج کن سمندروں میں ہوتی ہے

۱۰۔ مد و جزر کا تعلق قطعاً چاند اور سورج کی کشش کے باعث نہیں ہے

۱۱۔ اول مد و جزر اللہ کے حکم کے پابند ہیں

۱۲۔ دوم مد و جزر سمندر کی گہرائی میں موجود آتشی مادہ کی حرارت کی منتقلی کے باعث پیدا ہوتی ہیں۔

علمِ طبیعیات (Physics) کے اعتبار سے مد (Lunar Tide) کی تعریف ملاحظہ کریں:

The word "Tides" is a generic term used to define the alternating rise and fall in sea level with respect to the land [of the earth], produced by the gravitational attraction of the moon and the sun.

The "tide generating" force is the difference between these two forces. On the surface of the Earth nearest the moon, gravity is greater than the rotational force, and so there is a net force towards the moon causing a bulge towards the moon. On the opposite side of the earth, gravity is less as it is farther from the moon, so the rotational force is dominant. Hence, there is a net force away from the moon. It is this that creates the second bulg away from the moon. (Fig. 2)

[Reference: moontide.com]

تصویر: ۲

مفہوم:

سمندروں میں پانی کا اتار چڑھاؤ چاند اور سورج کی قوت کششِ ثقل کے باعث ہوتا ہے اور مد (Tides) ان دونوں قوتوں کے اختلاف کے باعث پیدا ہوتا ہے۔ تصویر میں دائیں جانب حصہ (a) کی طرف اس عمل کو دکھایا گیا ہے کہ چاند زمین کے پانی کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اور زمین کی قوتِ کشش پانی کو اپنی طرف نہیں کھینچ پاتی یا زمین کی قوتِ کشش پانی کو اپنی طرف کھینچنے سے قاصر رہتی ہے اس لیے پانی میں ابھار مد پیدا ہوتا ہے۔ اسی وقت میں دوسری طرف (b) چاند کی کشش پانی کو نہیں کھینچ پاتی ہے اور چونکہ زمین گھوم رہی ہے اس لیے دوسری طرف کا پانی (centrifugal force) کے باعث زمین سے باہر بھاگتا ہے جس کے باعث اسی وقت میں دوسری طرف بھی ابھار (مد) پیدا ہو رہا ہے۔

علمِ طبیعیات کی روشنی میں مندرجہ ذیل باتیں سامنے آتی ہیں:

☆ چاند اور سورج کی قوتِ کششِ ثقل زمین پر موجود صرف پانی پر اپنا اثر ڈالتی ہیں اور اس اثر کے باعث (Bulge) پانی میں بلندی پیدا ہوتی ہے جس کو Tide یا مد کہا جاتا ہے۔

☆ چاند کی کششِ ثقل کا اثر سورج کی کششِ ثقل سے زیادہ ہے اگرچہ سورج کا حجم بھی زیادہ ہے اور اس کی gravity بھی بہت زیادہ ہے مگر چاند چونکہ قریب ہے اس لیے اس کی کشش زیادہ پائی جاتی ہے۔

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

☆ اصولی طور پر جب زمین مستقل گردش کر رہی ہے تو اس کی spin کے باعث Centrifugal force چاروں طرف از خود برابر ہونا چاہئے اور اس قوت کے باعث سمندر کا پانی چاروں طرف یکساں اٹھنا چاہئے یعنی پوری زمین پر اس کے چاروں طرف ہمہ وقت ایک مستقل ابھار مدّ ہونا چاہئے جس طرح کوئی بالٹی میں پانی بھر کر گھماتا ہے تو پانی باہر کی طرف اٹھتا ہے اس لیے سائنسی قانون کے تحت یہ Bulging مستقل ہونا چاہئے اور چاروں طرف برابر بھی اور اگر چاند پانی کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے تو چاند کے رخ پر Bulge یا مدّ زیادہ ہوسکتا ہے مگر سائنسی اعتبار سے دونوں جانب مدّ برابر ہوتا ہے اور ہر ۱۲ گھنٹے کے بعد۔

اسی طرح جب سورج اور چاند ایک طرف ہو جائیں تو اب اس طرف سمندر کے پانی کو تین قوتیں ملیں گی جب کہ دوسری جانب صرف ایک قوت ہوگی۔ اس لحاظ سے اب ان دونوں میں Bulge (ابھار) کا فرق ۳ گنا ہونا چاہئے مگر ایسا نہیں ہوتا۔

☆ چاند کی گردش ۲۴ گھنٹے جاری ہے اور سائنس کے اعتبار سے زمین کی گردش بھی۔ اس لحاظ سے زمین کی Centrifugal force چاروں طرف برابر ہونا چاہئے اور قطبین پر بھی اسی Centrifugal force کے باعث برابر کا bulge یا مدّ بننا چاہئے مگر تعجب کہ قطبین پر کم اور قطر کے دونوں طرف بڑا مدّ پیدا ہوتا ہے اس کے برعکس تین طرف کا مدّ ایک جیسا اور چاند کے رُخ کا مد ان تینوں سے زیادہ ہونا چاہئے۔

قارئین کرام! اب امام احمد رضا کے نظریہ کو ملاحظہ کریں اور حقیقت سے آگاہی حاصل کریں کہ قدرت کیا کر رہی ہے اور انسان یا سائنسی مفروضہ کیا سبق دے رہا ہے۔

امام احمد رضا لکھتے ہیں:

> چاند زمین کے ایک طرف ہوگا۔ دوسری طرف پانی کس نے کھینچا؟ یہ تو جذب [attraction] نہ ہوا بلکہ دفع [repulsion] ہوا۔

آگے چل کر لکھتے ہیں:

> اصول الھیات [Principles of Physics] وغیرہ میں اس کا جواب یہ دیا گیا کہ بعید پر جذب کم ہوتا ہے [یعنی دوسری طرف کا پانی چاند سے کیونکہ دور ہے اس لیے اس پر چاند کے جذب attraction یا چاند کی gravitational pull کا اثر کم ہوتا ہے لہٰذا وہاں زمین کی Centrifugal force کے باعث Bulge پیدا ہوجاتا ہے]

امام احمد رضا اصول ہیئت کو مزید وضاحت کر کے تعاقب کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

> سمت مواجہہ قمر [چاند کی طرف منہ کیے ہوئے پانی] میں پانی قمر سے قریب اور زمین [چاند کی زمین یا سطح] سے بعید لہٰذا پانی پر زمین سے زیادہ جذب ہوا اور بہ نسبت زمین کے چاند سے قریب تر ہو گیا [فاصلہ a] یوں ارتفاع [Bulge] ہوا [ابھار ہوا یا مدّ Lunar tide پیدا ہوئی]۔ جیسا کہ تصویر نمبر ۲ میں دکھایا گیا ہے۔

تصویر: ۳

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

[دوسری طرف] اُدھر کا پانی قمر سے بعید اور زمین قریب ہے [تصویر نمبر ۸ میں فاصلہ (a) چاند اور پانی کی سطح کے درمیان کا فاصلہ ہے جبکہ فاصلہ (b) چاند اور پانی کے نیچے کی زمین کا فاصلہ ہے جو پہلے والے فاصلہ (a) سے ۵۔۶ میل کم ہے] لہٰذا زمین پر پانی سے زیادہ جذب ہوا اور ادھر کا حصہ زمین چاند سے بہ نسبت آب [پانی] قریب تر ہو گیا [فاصلہ (a) شکل ۴]
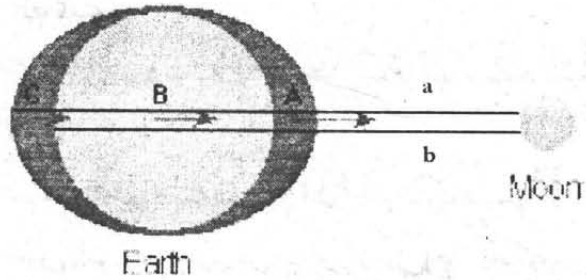
تصویر: ۴

تو وہ پانی مرکزِ زمین سے دور ہو گیا اور مرکز زمین سے دوری بلندی [Bulge] ہے۔ ادھر یوں ارتفع ہوا [شکل ۳ میں دائیں طرف کا پانی جو بلند ہوا، اس کی وجہ یہ بتائی جا رہی ہے کہ یہ پانی مرکز سے دور ہے اور زمین کو چاند جذب کر رہا ہے اس لیے دائیں طرف کا پانی بلند ہو کر ارتفع (مدّ) پیدا کر رہا ہے]

امام احمد رضا اپنے دلائل سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ سائنسی اصول کے تحت جو بتایا جاتا ہے کہ ایک ہی وقت میں زمین کی دونوں جانب سمندروں کے اندر ابھار پیدا ہوتا ہے اور دونوں طرف برابر کی مدّ پیدا ہوتی ہیں جبکہ صورتحال یکساں نہیں ہوتی یا رہتی کیونکہ کبھی چاند اور سورج دونوں ایک لائن میں زمین کے بائیں یا دائیں جانب ہوتے ہیں کبھی چاند اور سورج زمین کے دائیں بائیں ہوتے ہیں۔ کبھی چاند اور سورج زمین سے ۴۵ درجہ بناتے ہیں دوسری طرف زمین گھوم رہی ہے۔ اس کے باعث Centrifugal force پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے پانی باہر کی طرف اٹھتا ہے۔ پھر چاند اور سورج کی قوتِ کشش بھی زمین پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ان سب مختلف صورتحال میں یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک ہی وقت میں دونوں جانب برابر کی High tide پیدا ہوں یا Low tide بنیں۔ پھر عجیب تر صورتحال یہاں تک بتائی جاتی ہے کہ زمین کے ایک طرف چاند کی کششِ ثقل کام کرتی ہے اور دوسری طرف خود زمین کی Centrifugal force کا اثر اتنا زیادہ اور برابر کا ہوتا ہے کہ دونوں جانب برابر کی (Same heigh tide) مدّ پیدا ہوتی ہیں۔

امام احمد رضا نے کششِ ماہ سے مدّ ہونے کے عمل کو گرفت کرتے ہوئے سوال کیا کہ

اگر کشش ماہ [gravity pull of moon] سے مدّ [lunar tide] ہوتا ہے تو چھوٹے پانیوں [other than three great oceans] میں [مدّ] کیوں نہیں ہوتا۔ چاند جس پانی کے سامنے آئے گا اسے کھینچے گا [اس اصول کے تحت کہ چاند پانی کو اپنی طرف کھینچتا ہے جس کے باعث مدّ ہوتا ہے تو چاند کو ہر پانی اپنی طرف کھینچنا چاہئے چاہے وہ کیپین سمندر (Caspian Sea) ہو یا بالٹک سمندر (Baltic Sea)، وہ میڈیٹرین سمندر (Mediterian Sea) ہو یا بحر احمر (Red Sea)] اس کے جواب میں [کہ ایسا کیوں ہوتا ہے کہ چاند صرف ۳ سمندروں (Pacific, Atlantic & Indiana ocean) کے پانی کو کھینچتا ہے] اصول ہیات نے تو ہتھیار ڈال دیئے اور کہا یہ کسی مقامی

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

سبب سے ہے۔

امام احمد رضا اس گرفت کے بعد اس اصول کا ردّ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

یہ ہی کہنا تھا [کہ چاند مقامی سبب سے کسی کسی پانی کو جذب کرتا ہے] تو وہاں کہنا چاہئے تھا کہ مدّ و جزر کا کوئی مقامی سبب ہے [نہ کہ جو کچھ سائنس نے اوپر بیان کیا] جس کے باعث یہ قاہر ایراد [blunder mistakes] نہ ہوتے۔

امام احمد رضا نے اس کے علاوہ کئی اور پہلو پر گفتگو فرمائی ہے اور سائنس کے ایک ایک اصول کا رد کرتے ہوئے ان کو آگاہ کیا کہ اپنے اصولوں کو بغور دیکھو یہاں تمام پہلوؤں پر گفتگو نہیں کی جا سکتی البتہ ایسے چند نکات پیش کئے ہیں کہ قارئین کرام بھی ان باتوں کو سمجھ سکیں اگر موقعہ ملا تو ایک مقالہ تفصیل سے لکھنے کی کوشش کروں گا آخر میں امام احمد رضا کا نظریہ مدوجزر ملاحظہ کیجئے جو عین قرآن و حدیث کے مطابق بھی ہے اور ان سائنسی اصولوں کے تحت جن پر سائنسدانوں نے ابھی توجہ نہیں کی ہے، بالکل درست نظر آتا ہے۔ آپ رقم طراز ہیں:

موج مد (Tidal wave) [جس کو سائنس میں Lunar tide بھی کہا جاتا ہے] کو تفاوت جذب جانبین ارض موقوف ماننا [یعنی جس طرح سورج چاند کے مقابلے میں زمین سے دور ہے اور اسی دور کو بنیاد بنایا جاتا ہے کہ قمر قریب ہے اس لئے جذب کرتا ہے اور سورج دور ہے اس لئے کمزور جذب کرتا ہے] کیسا جہل شدید ہے [کیونکہ مد کو ایک اصول سے نہیں بتایا جاتا ایک طرف کی مد زمین کی قوت کشش کے باعث اور دوسری طرف مد چاند کی کشش کے باعث جب کہ سورج اس منظر کو کھڑے ہوئے صرف دیکھ رہا ہے اور کوئی اثر نہیں ڈال رہا]۔

امام احمد رضا ان تمام معاملات میں سب سے پہلے خداوند کریم کی قدرت کا اظہار فرماتے ہیں پھر اپنا نظریہ بھی پیش کرتے ہیں۔ آپ رقمطراز ہیں:

ہمارے نزدیک ہر حادث کی علت [کہ کوئی عمل کس طرح ہوا] محض ارادۃ اللہ جلّ وعلا ہے مسببات (Events that happens) کو جو اسباب (Causes) سے مربوط [تعلق] فرمایا ہے سب کا جان لینا ہمیں کیا ضرور بلکہ قطعاً نا مقدور، کون بتا سکتا ہے کہ سوزن مقناطیس (Magnetic needle) کا جدی الفرقد [جدی ستارہ کی طرف کیوں اپنا رخ کیے رہتی ہے] سے کیا ارتباط ہے [یعنی میگنٹ کی سوئی کیونکر ایک خاص سمت کی نشاندہی کرتی ہے اور اس کو کنٹرول کرتی ہے] ابھی گزرا [اوپر بیان ہوا] کہ اصول ہئیات میں بحیرات و انہار [کسی سمندروں اور مختلف پانیوں میں] مد (tide) نہ ہونا [مد کا وہاں ظہور نہ ہونا] سبب مجہول کی طرف نسبت کیا [کہ مقامی سبب کی بنا پر چاند کچھ پانیوں کو جذب کرتا ہے کچھ کو نہیں اور کچھ کو کیوں کرتا ہے اور کچھ کو کیوں نہیں کس کو معلوم کہ یوں کیا ہوتا ہے]۔ ہمارے یہاں [دین اسلام کی تعلیمات میں] تو ثابت ہی تھا [پہلے سے ثابت تھا یعنی ۱۴۰۰ سال قبل سے] کہ سمندر کے نیچے آگ ہے [جیسا کہ] قرآن عظیم نے فرمایا:

وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ○ (الطور: ٤)

اور (قسم ہے) سلگائے ہوئے سمندروں کی

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

اور حدیث میں ہے:

ان تحت البحر ناراً

بے شک سمندر کے نیچے آگ ہے (المستدرک حاکم)

ہیئت جدیدہ بھی اسے مانتی ہے۔

امام احمد رضا بحر الکاہل میں ۱۰۵۶ء کے سال ایک سمندری آتش فشاں کے پھٹنے کا حوالہ دینے کے بعد رقمطراز ہیں کہ لاوا Ocean trenches سے باہر آتا ہے اس کی حدت پانی کو پہنچتی ہے اور وہ پانی کو اوپر اٹھاتا ہے یہاں تک کہ بلند کردیتا ہے جو کہ مد کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور یہ عمل مسلسل سمندروں کے اندر جاری ہے اور صرف اور صرف ۳ بڑے سمندروں میں یہ Oceanic trenches قطب شمالی سے لے کر قطب جنوب تک تسلسل کے ساتھ پائی جاتی ہیں۔

چنانچہ امام احمد رضا نظریہ قلمبند کرتے ہیں:

ایسے میں بخارات اندر سے آتے اور پانی کو اٹھاتے ہوں یہ مد ہوا (High Tide) جیسے جوش کرنے میں پانی اونچا ہوتا ہے [یعنی جب پانی کو کسی برتن میں جوش دیا جاتا ہے تو حرارت کی وجہ سے وہ حرارت پانی کو اوپر اٹھاتی ہے اور پانی میں ابال (مد) پیدا ہوتا ہے] ان کے منتشر ہونے پر [یعنی جب حدت میں کمی آتی ہے] پانی بیٹھتا ہو یہ جزر ہوا (low tide)۔

امام احمد رضا کا نظریہ مد دو لائنوں میں یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ ہر بڑے سمندروں میں جو مد آتی ہے ان کا سبب نیچے سے آنی والی لاوا کی حرارت ہے جو پانی کو اوپر بلند کرتی ہے اور اس مد کا چاند یا سورج کی کشش سبب نہیں ہے۔

☆☆☆

مسائل امت کے حل، اقدارِ عالیہ کی حفاظت، وطن کے استحکام اور دعوات اسلام کو عام کرنے کی طرف ایک قدم

جماعتِ اہلسنّت پاکستان کے زیرِ اہتمام

پاکستان سُنّی کانفرنس

لیاقت باغ، راولپنڈی

9 مارچ 2008 بروز اتوار

10 بجے دن تا 2 بجے رات

اس عظیم اجتماع میں آپ کی شرکت اتنا ہی ضروری ہے جتنا آنکھ کے لیے بینائی اور زندگی کے لیے روح ضروری ہے۔

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے

ٹھیک ہو نامِ رضاؔ، تم پہ کروڑوں درود

With Best Compliments,

Mr. Muhammad Qamar Uddin Khan

Mehran Commercial Enterprises,

Plot # 1-C1, Sec. 21, Korangi Industrial Area, Karachi

Digitally Organized by

ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا

www.imamahmadraza.net

یا اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّی

یا رسول اللہ

بفیضان نظر سید الشہداء
حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ

بفیضان کرم شہنشاہ بغداد
حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

ارشاد باری تعالیٰ عزوجل ہے

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ

اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں

ختمِ قادریہ شریف

حصول ثواب کی خاطر اور اپنی کسی پریشانی یا اپنے کسی عزیز کی مشکل سے نجات کیلئے یا کسی نیک مقصد میں کامیابی کی نیت کے ساتھ شرکت فرمائیں

ہر اتوار بعد نمازِ عصر تا مغرب

بمقام: جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد، کراچی

یہ عظیم الشان ختمِ قادریہ www.khatmeqadria.net سے براہ راست نشر کیا جاتا ہے۔

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

رضا میڈیکل ضابطہ اخلاق

تحریر: پروفیسر دلاور خان☆

ڈاکٹروں کی اکثریت شریف، فرض شناس، دیانتدار اور پیشہ ورانہ قابلیت رکھنے والے ماہرین پر مشتمل ہے۔ لیکن اس حقیقت سے بھی کسی طرح صرف نظر نہیں کیا جاسکتا۔ جو طبی ضابطہ اخلاق کی دھجیاں بکھیرنے پر فخر محسوس کرتے ہوئے جھوٹے سرٹیفکیٹ، نشہ آور انجکشن کا فروغ، ادویات اور طبی مصنوعات پر زیادہ سے زیادہ کمیشن حاصل کرنے کی تڑپ، سرکاری ہسپتال میں ملازم ہونے کے باوجود زیادہ فیس کے لالچ میں نجی کلینک پر مریض کو علاج کروانے پر مجبور کرنا، ہسپتالوں میں جاں بلب ہے اور طبیب خوش گپیوں میں مصروف، رات کو ڈیوٹی پر حاضر ڈاکٹر نیند کے مزے اڑا رہے ہیں جبکہ پیرا میڈیکل کا عمل حق تک ادا کرنے کے لیے پریشان مریض کی پریشانی میں اضافہ کرنے کے لئے ہر جہت سے طبع آزمائی کرتا دکھائی دیتا ہے۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ڈاکٹر صاحب/صاحبہ کی نیند میں کہیں ذرا سا خلل نہ پڑجائے۔

مریض ان کی عدم توجہی سے اس جہان فانی سے کوچ کر جائے کوئی فکر نہیں۔ کیونکہ ان کی نگاہ میں پیشہ عبادت نہیں تجارت ہے۔ فکر ہے تو فیس کی، چاہے مریض اپنی جان کے تحفظ کے حق سے محروم ہوجائے۔ رٹے رٹائے چند ادویات کے نام وہ بھی مریض سے معلومات حاصل کر کے جلد بازی میں آنکھ بند کر کے لکھ دیئے جاتے ہیں۔ مریضوں سے ناشائستہ گفتگو، یہ معدودے چند ڈاکٹر حضرات کے وہ بیمار رویے ہیں جن کی بنیاد پر وہ مریضوں کو معاشی، ذہنی، اخلاقی، نفسیاتی اور انسانی صحت سے کھیلنے جیسے جرم کے مرتکب ہو کر مہذب لبادہ میں سرمایہ دارانہ اور جاگیردارانہ سوچ اور فلسفہ کی گھناؤنی فکر کے تحت حق صحت، اور حق جان سے محروم کردیتے ہیں۔

ڈاکٹرز کے ان بیمار رویوں کی وجہ سے مریضوں اور تیمارداروں کے درمیان ایک نفسیاتی کشمکش جنم لیتی ہے۔ جس کے تحت آئے دن اخبارات میں ڈاکٹروں کو زدوکوب کرنے، ان کے ساتھ اشتعال انگیز سلوک، کلینک کی آتش زدگی اور بعض اوقات اس سے بھی بڑھ کر ڈاکٹروں کے قتل کی خبریں اخبارات کی زینت بنتی ہیں۔

ایسی ہی کشمکش اور نقصانات سے بچنے کے لیے الشیخ احمد رضا خاں محدث حنفی نے مولانا حکیم عبدالعزیز بریلوی کو چار جمادی الآخر ۱۳۰۶ ہجری کو ایک میڈیکل ضابطہ اخلاق تحریر فرمایا کہ ایک طبیب کو کیا کیا کرنا چاہیے ایک طبیب کو ایک مریض کے ساتھ کیسا تعلق رکھنا چاہیے۔ ملاحظہ ہو وہ طبی ضابطۂ اخلاق جس میں آپ نے طبیب کو اپنی ذمہ داریوں اور مریض کے حقوق سے یوں روشناس کرایا۔

"برادر عزیز مولانا عبدالعزیز سلمہ العزیز عن کل رجیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط آیا خوش کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دست شفا بخشے اور جفا و شقا سے محفوظ رکھے۔ برادم! تم طبیب ہو، میں اس فن سے محفوظ۔ مگر وہ دلی محبت، جو مجھے تمہارے ساتھ ہے، مجبور کرتی ہے کہ چند حرف تمہارے گوش زد کروں۔

(۱) جان برادر۔ مشکل ترین امور ہنگام استخراج احکام جزئیہ میں، جیسے فقہ و طب، جس طرح فقہ میں صدہا حوادث ایسے پیش آتے ہیں جو کتب میں نہیں اور ان

☆ پرنسپل جامعہ ملیہ گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن، ملیر، کراچی۔

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

میں حکم لگانا ایک سخت و دشوار گزار پہاڑ عبور کرنا ہے۔ جس میں بڑے بڑے ٹھوکریں کھاتے ہیں، بعینہ یہی حال طب کا ہے۔ بلکہ اس سے بھی نازک تر، بالکل بے دیکھی چیز پر حکم کرنا ہے۔ پھر اگر آدمی قابلیت تامہ نہیں رکھتا اور برائے خود کچھ کر بیٹھا، اگر چہ اتفاق سے ٹھیک بھی اتری، گنہ گار ہوگا۔ جس طرح تفسیر قرآن کے بارے میں ارشاد ہوا۔ من قال فی قرآن برائه فاصاب فقد اخطا جو قرآن میں اپنی رائے سے کہے اور ٹھیک ہی کہے، جب بھی خطا کی۔

یوں ہی حدیث شریف میں فرمایا۔ من تطبیب ولم یعلم منه طب فهو ضامن۔ جو طب کرنے بیٹھا اور اس کی طب کے بارے میں معلومات نہیں پس اس پر تاوان ہے۔ یعنی اس کے علاج سے کوئی بگڑ جائے گا، تو اس کا خون بہا اس کی گردن پر ہوگا۔ گرچہ کسی شفیق نے تمہیں مجاز و ماذون کر دیا۔ مگر میری رائے میں تم ہرگز ہنوز مستقل تنہا گوارا نہ کرو اور جب تک ممکن ہو۔ مطب دیکھتے اور اصلاحیں لیتے رہو۔ میں نہیں کہتا کہ جداگانہ معالجہ کے لئے نہ بیٹھو۔ بیٹھو، مگر اپنی رائے کو ہرگز رائے نہ سمجھو اور ذرا ذرا میں اساتذہ سے استعانت لو۔

(۲) رائے لینے میں کسی چھوٹے بڑے سے عار نہ کرو۔ کوئی علم (میں) کامل نہیں ہوتا، جب تک آدمی بعد فراغ درس جس دن اپنے آپ کو عالم مستقل جانا، اسی دن اس سے بڑھ کر کوئی جاہل نہیں۔

(۳) کبھی محض تجربہ پر بے تشخیص حادثہ خاص اعتماد نہ کرو۔ اختلاف فصل، اختلاف بلد، اختلاف عمر، اختلاف مزاج، وغیرہا بہت باتوں سے علاج مختلف ہو جاتا ہے۔ ایک نسخہ ایک مریض کے لئے ایک فصل میں صدہا بار مجرب ہو چکا، کچھ ضرور نہیں کہ دوسری فصل میں بھی کام دے۔ بلکہ ممکن کہ ضرور پہنچائے وعلی ھذا اختلاف البلاد والاعمار وامزجہ وغیرھا۔

(۴) مرض کبھی مرکب ہوتا ہے۔ ممکن کہ ایک نسخہ ایک مرض کے لئے تم نے فصول مختلفہ، بلاد متعددہ، و اعمار متفاوتہ، وامزجہ متبائنہ میں تجربہ کیا اور ہمیشہ ٹھیک اترا، مگر وہ مرض ساذج تھا یا کسی ایسے مریض کے ساتھ، جسے یہ مضر نہ تھا، اب جس شخص کو دے رہے ہو، اس میں ایسے مرض سے مرکب ہو، جس کے خلاف تو ضرر دے گا اور وہ تجربہ صد سالہ لغو ہو جائے گا۔

(۵) ابھی ابتدائے امر ہے۔ کبھی بعض دلالات پر مدار تشخیص نہ کہو۔ مثلاً صرف نبض یا مجرد تفسرہ یا محض استماع حال پر قناعت نہ کیا۔ تو کیا ممکن نہیں کہ نبض دیکھ کر ایک بات تمہاری سمجھ میں آئے اور جب قارورہ دیکھو۔ رائے بدل جائے۔ تو بالضرور حتی الامکان بطرف تشخیص کو عمل میں لاؤ اور ہر وقت اپنی علم و فہم و حول وقوت سے بری ہو کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں التجا کرو کہ القائے حق فرمائے۔ یہی مجرب شفا ہوتے ہیں۔

(۶) کبھی کیسے ہی ہلکے سے ہلکے مرض کو آسان نہ سمجھو اور اس کی تشخیص و معالجہ میں سہل انگاری نہ کرو۔

ع دشمن نہ تواں حقیر و بے چارہ شمرد

ہو سکتا ہے کہ تم نے بادی النظر میں سہل سمجھ کر جہد تام نہ کیا اور وہ باعث غلطی تشخیص ہوا۔ جس نے سہل کو دشوار کر دیا۔ یا فی الواقع اسی وقت ایک مرض عسیر تھا اور تم قلت تحقیق سے آسان سمجھ لئے۔ کیا تم نے نہیں پڑھا کہ دق سا دشوار مرض والعیاذ باللہ تعالیٰ اول اتنا سہل معلوم ہوتا ہے۔

(۷) مریض یا اس کے تیماردار جس قدر حال بیان کرے۔ کبھی اس پر قناعت نہ کرو۔ ان کے بیان میں بہت باتیں رہ جاتی ہیں۔ جنہیں وہ نقصان نہیں سمجھتے یا ان کے خیال اس کی طرف نہیں جاتے۔ ممکن کہ وہ سب بیان میں آئے۔ صورت واقعہ دگرگوں معلوم ہو، میں نے مسائل میں صدہا آزمایا ہے کہ سائل نے تقریراً یا تحریراً جو کچھ بیان کیا۔ اس کا حکم کچھ اور تھا۔ جب تفتیش کر کے تمام مالہ وما علیہ اس سے پوچھے گئے، اب حکم بدل گیا۔ بہت مواقع پر ہم لوگوں کو

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

رخصت ہے کہ مجرد بیان مسائل پر فتویٰ دے دے۔ مگر طبیب کو ہر گز اجازت نہیں کہ بے تشخیص کامل زبان کھولے۔

(۸) تمام اطباء کو معمول ہے۔ الامن شاء اللہ کہ نسخہ لکھا اور حوالہ کیا، ترکیب استعمال زبان سے ارشاد نہیں ہوتی۔ بہت مریض جہلاء زمانہ ہوتے ہیں کہ آپ کا لکھا ہوا نہ پڑھ سکیں گے۔ طبیب صاحب کو اعتماد یہ ہے کہ عطار بتادے گا۔ عطار کی وہ حالت ہے کہ مزاج نہیں ملتے اور ہجوم مرض سے اس بچارے کے خود حواس گم ہے۔ اس جلدی میں انہوں نے آدھی چہارم بات کہی اور دام سیدھے کئے اور رخصت۔ بارہا دیکھا گیا ہے کہ غلط استعمال سے مریض کو مضرتیں پہنچ گئیں۔ لہٰذا بہت ضروری ہے کہ تمام ترکیب دوا وطریقۂ اصلاح واستعمال خوب سمجھا کر سمجھ کر ہر مریض سے بیان کرے۔ خصوصاً جہاں احتمال ہو کہ فرق آنے سے نقصان پہنچ جائے گا۔

(۹) اکثر اطباء نے کج خلقی وبدزبانی وخرد ماغی وبے اعتنائی اپنا شعار کرلی، گویا طب کسی مرض مزمن کا نام ہے، جس نے یوں بدمزاج کرلیا۔ یہ بات طبیب کے لئے دین ودنیا میں زہر ہے۔ دین میں تو ظاہر ہے کہ تکبر ورعونت وتشدد وخشونت کس درجہ مذموم ہے۔ خصوصاً حاجت مند کے ساتھ اور دنیا میں یوں کہ رجوع خلق ان کی طرف کم ہوگی۔ وہی آئیں گے، جو سخت مجبور ہوجائیں گے۔ لہٰذا طبیب پر اہم واجبات سے ہے کہ نیک خلق، شیریں زبان، متواضع، حلیم، مہربان ہو۔ جس کی میٹھی باتیں شربت حیات کا کام کریں۔ طبیب کی مہربانی وشیریں زبانی مریض کا آدھا مرض کھودیتی ہے اور خواہی نخواہی ہر دل عزیز اس کی طرف جھکتے ہیں اور نیک نیت سے ہوتا ہے۔ تو خدا بھی راضی ہوتا ہے۔ جو خاص جالب دست شفاء ہے۔

(۱۰) بہت جاہل اطباء کا انداز ہے کہ نبض دیکھتے ہی مرض کا عسیر العلاج ہونا بیان کرنے لگتے ہیں۔ اگرچہ واقعی میں سہل التدارک ہو۔ مطلب یہ کہ اچھا ہوجائے گا تو ہمارا شکر زیادہ ادا کرے گا اور شہرہ بھی ہوگا کہ ایسے بگڑے کو تندرست کیا۔ حالانکہ یہ محض جہالت ہے۔ بلکہ اگر واقع میں اگر مرض دشوار بھی ہو، تاہم ہرگز اس کی بو آنے نہ پائے کہ یہ سن کر دردمند دل ٹوٹ جاتا ہے اور صدمہ پاکر ضعف طبیعت باعث غلبۂ مرض ہوتا ہے۔ بلکہ ہمیشہ بکشادہ پیشانی تسکین وتسلّی کی جائے کہ کوئی بات نہیں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ۔ اب آپ اچھے ہوئے۔

(۱۱) بعض احمق ناکردہ کار یہ ظلم کرتے ہیں کہ دوا کو ذریعہ تشخیص مرض بتاتے ہیں۔ یعنی جو مرض اچھی طرح خیال میں نہ آیا۔ انہوں نے رجماً بالغیب ایک نسخہ لکھ دیا کہ اگر نفع کیا تو فبہا۔ ورنہ کچھ حال تو کھلے گا۔ یہ حرام قطعی ہے۔ علاج بعد تشخیص ہونا چاہئے نہ کہ تشخیص بعد علاج۔

اس قسم کی صدہا باتیں ہیں۔ مگر اس قلیل کو کثیر پر حمل کرو اور میں انشاءاللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً تمہیں مطلع کرتا رہوں گا۔ بہت باتیں ایسی ہیں، جن کا اس وقت بیان ضرور نہیں۔ جب خدا نے کیا کہ تمہارا مطب چل نکلا اور رجوع خلائق ہوئی۔ اس وقت ان شاءاللہ العظیم بیان کروں گا۔ اگر تمہیں یہ میری تحریر مقبول ہو، تو اسے بطور دستور العمل اپنے پاس رکھو اور اس کے خلاف کبھی نہ چلو ان شاءاللہ تعالیٰ بہت نفع پاؤ گے اور اگر یہ سمجھ کر یہ طب سے جاہل ہے۔ اس فن میں اس کی بات پر کیا اعتماد، تو بے شک یہ خیال تمہارا بہت صحیح ہے۔ اس تقریر پر مناسب ہے کہ اپنے اساتذہ کو دکھالو اور وہ پسند کریں۔ معمول یہ کرو۔ والسلام خیر ختام

(فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ)

۴؍رجمادی الآخر، روز جمعہ ۱۳۰۶ھ

(ماخوذ از ماہنامہ ''الرضا'' بریلی شمارہ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ ص۱۹ تا ۲۰)''

رضا میڈیکل ضابطہ اخلاق کے اصول:

اس خط میں امام احمد رضا محدث حنفی علیہ الرحمۃ طبیب کے خصوصیات معالج اور مریض کا تعلق طبیب کے فرائض اور ذمہ داریاں انسانی زندگی اور صحت

Digitally Organized by

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا

www.imamahmadraza.net

کی اہمیت کے بارے میں طبی نقطہ نظر سے جو رہنمائی فرمائی ہے اس سے درج ذیل میڈیکل ضابطہ اخلاق کے اصولوں کی اس طرح وضاحت ہوتی ہے۔

ا۔ طبیب جفا اور شقا سے محفوظ ہو۔

۲۔ طبیب بطور تجربہ کسی مریض کا علاج مت کرے۔

۳۔ گاہے بگاہے ماہرین اطباء سے پیشہ ورانہ مشاورت واستعانت جاری رکھی جائے۔

۴۔ محض تجربے کی بنیاد پر بغیر تشخیص مرض علاج نہ کیا جائے۔

۵۔ عام اور معمولی مرض کو آسان نہ سمجھا جائے۔

۶۔ تشخیص ومعالجے میں سہل انگاری وعدم توجہی سے کام نہ لیا جائے۔

۷۔ صرف اور صرف مریض یا تیمارداروں کی بہم کردہ معلومات پر علاج وادویات تجویز مت کی جائیں۔

۸۔ طبیب کو ہرگز اجازت نہیں کے بغیر تشخیص کامل کے مرض کے بارے میں اظہار رائے کرے۔

۹۔ مریض کو ترکیب دوا، پرہیز اور طریقۂ استعمال کو خوب اچھی طرح سمجھایا جائے۔

۱۰۔ مریض کے ساتھ

الف: کج خلقی

ب: بدزبانی

ج: خردماغی

د: بے اعتنائی سے گریز کیا جائے۔

۱۱۔ طبیب کی مہربانی اور شیریں زبانی، مریض کا آدھا مرض کھو دیتی ہے۔ اس لئے طبیب پر واجب ہے کہ وہ

الف: نیک خلق

ب: شیریں زبان

ج: متواضع

د: حلیم

ر: مہربان ہو۔

۱۲۔ سرسری تشخیص یا چہرہ ونبض کو دیکھ کر مریض کے علاج کو مشکل قرار نہ دیا جائے۔

۱۳۔ اگر مرض دشوار بھی ہو تو مریض کو اس اطلاعات سے گریز کیا جائے۔ کیونکہ صدمہ پا کر ضعف طبیعت کے باعث مریض پر غلبہ مرض ہوسکتا ہے۔

۱۴۔ مریض کے ساتھ ہمیشہ ہمدردی سے پیش آیا جائے اور تسلی دی جائے کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ جلد صحت یاب ہو جائے گا۔

۱۵۔ مریض کے علاج سے پہلے کامل تشخیص کی جائے نہ کہ تشخیص بعد علاج کے۔

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

۱۶۔ سستی شہرت حاصل کرنے کے لیے سہل علاج کو دشوار قرار نہ دیا جائے۔

۱۷۔ نیک نیت سے علاج کیا جائے، تو خدا بھی راضی ہوتا ہے۔ جو خاص جالب دست شفا ہے۔

۱۸۔ بدمزاجی طبیب کے لئے دین و دنیا میں زہر ہے۔

تجاویز برائے عملی اطلاق:

رضا میڈیکل ضابطہ اخلاق سے بہرہ مند ہونے کے لئے چند تجاویز درج ذیل ہیں:

۱۔ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل طبی ضابطۂ اخلاق کو میڈیکل تعلیم کا لازمی حصہ قرار دے۔

۲۔ تمام میڈیکل کالجز میں طبی اخلاقیات کی تعلیم کے ماہر اساتذہ مقرر کیے جائیں۔

۳۔ الشیخ احمد رضا محدث حنفی کو بطور ماہر طبی اخلاقیات کے طور پر شامل کیا جائے۔

۴۔ الشیخ احمد رضا محدث کے رضا میڈیکل ضابطہ اخلاق کی روشنی میں طبی اخلاقیات کا نصاب مدون کیا جائے۔

۵۔ میڈیکل ضابطہ اخلاق کی عمل داری کے لیے مانیٹرنگ نظام استوار کیا جائے۔

۶۔ میڈیکل ضابطہ اخلاق پر تحقیقی مقالہ جات تحریر کیے جائیں۔

۷۔ میڈیکل ضابطہ اخلاق کی میڈیا کے ذریعہ تشہیر کی جائے۔

۸۔ میڈیکل ضابطہ اخلاق سے متعلق سیمینار اور کانفرنس کا انعقاد کیا جائے۔

۹۔ میڈیکل ضابطہ اخلاق سے متعلق کتب تحریر کی جائیں۔

۱۰۔ میڈیکل ضابطہ اخلاق کی پیروی کرنے والے ڈاکٹر حضرات کو سرکاری سطح پر مراعات دی جائیں۔

۱۱۔ میڈیکل ضابطہ اخلاق سے انحراف کرنے والے ڈاکٹروں کا احتساب کیا جائے۔

نتائج:

امام احمد رضا محدث حنفی کے میڈیکل ضابطہ اخلاق پر عمل درآمد سے درج ذیل نتائج وفوائد حاصل ہوسکیں گے۔

۱۔ ڈاکٹروں کی نیک نامی میں اضافہ ہوگا۔

۲۔ ڈاکٹروں کی نیک نامی سے زیادہ سے زیادہ مریض کامیاب علاج کی غرض سے ان کی طرف رجوع کریں گے۔

۳۔ ڈاکٹر اور مریض میں خوشگوار تعلقات قائم ہوں گے۔

۴۔ طبی ضابطہ اخلاق سے انحراف کرنے والے ڈاکٹروں کی حوصلہ شکنی ہوسکے گی۔

۵۔ مریض ذہنی، معاشی استحصال سے محفوظ رہ سکیں گے۔

۶۔ ڈاکٹر حضرات تیمارداروں کے جارحانہ تشدد سے بچ سکیں گے۔

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

خلیفہ وشہزادۂ اعلیٰ حضرت، مفتی اعظم ہند کے رخ حیات کی جھلکیاں

تحریر: مولانا محمد اختر الاسلام علیمی

تم نے ہرذرے میں برپا کر دیے طوفان شوق
اک تبسم اس قدر جلووں کی طغیانی کے ساتھ

سرکار مفتی اعظم ہند کیا تھے، اور کیا ہیں، یہ نہ ہم جان سکتے ہیں اور نہ ہماری فہم وادراک اسے حیطہ تحریر میں لاسکتی ہے، پھر بھی آج تک ان پر لکھنے والوں نے لکھا ہر ہر زاویے سے لکھا، زندگی کے تمام گوشوں پر قلم اٹھایا، اب بھی لکھتے ہیں اور قیامت تک لکھتے رہیں گے، میں نے بھی اپنی سعادت سمجھ کر مرشد کی ذات ماہتاب صفت کی بلاخیز کرنوں کو حصار تحریر میں قید کرنا چاہا ہے، مفتی اعظم بلاشبہ اس عہد کی ایک ایسی نادرالوجود ہستی کا نام ہے، جس کی ہر جان اسیر محبت، ہر روح سرشار عقیدت، ہر زبان مدح وثنا میں زمزمہ سنج، انہیں کی بزم گاہ ناز میں خوشبوے الفت وعقیدت اور التہاب جذبہ کے رنگ وبو سے معمور لفظوں کے گلاب اور آرزووں کے خوشنما دیپ لیے حاضر ہوں، میرے قلم کی مژگاں پر چمکتے کچھ موتی تھے، جنہیں تحریر کی لڑی میں پرودیا ہے۔ ورنہ میری کہاں بساط کہ میں ایک کامل ترین ہستی کی رونمائی کروں اور اس کی ذات نور صفت کو قید تحریر میں لاؤں،...... سینۂ قرطاس پر ابھرے یہ کوہسار عقیدت، جن کی آغوش سے نکلتے آبشار عرفاں کی اگر کچھ چھینٹیں اس سنگ بے مایہ پر بھی پڑگئیں تو پھر اس کی قسمت چمک اٹھے، انہی امید اور آرزووں سے بوجھل ہو کر سطروں کے چند نقوش ابھر آئے ہیں۔ ع

مرے دل میں وہ یوں سمائے جاتے ہیں

ولادت بابشارت:

ماہ طیبہ کی دودھیا چاندنی سے درخشانی کی بھیک مانگنے والے گدائے ناز کو جان جاناں کی بارگاہ سے وہ بھیک ملی کہ خود بھی چمکا اور اس کی نوری کرنوں نے کتنوں کو افق آگہی کا خورشید تاباں بنادیا۔ اس کی قندیل عشق کی لو سے کتنے چراغ جلتے گئے، انہیں چراغوں میں ایک چراغ ضیا خیز، حضور مفتی اعظم ہند کی ذات بابرکات بھی ہے جسے ہم ماہتاب ولایت، آفتاب رشد وہدایت، بحر عشق ومعرفت، واقف اسرار حقیقت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت، نائب غوث اعظم حضور پرنور مفتی اعظم ہند ابوالبرکات محی الدین جیلانی آل الرحمٰن محمد مصطفےٰ رضا نوری بریلوی علیہ الرحمہ کے جاں نواز نام سے تعبیر کرتے ہیں۔

آپ کی ولادت ہندوستان کے مردم خیز شہر بریلی میں ۲۲؍ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ/ ۷؍ جولائی ۱۸۹۳ء بوقت صبح بروز جمعہ ہوئی، ولادت کے وقت والد ماجد امام احمد رضا شہر بریلی سے دور اپنے مرشدان طریقت کی معرفت خیز نگری میں جلوہ کناں تھے، وہیں آپ کو خواب میں فرزند کے تولد کی بشارت ملتی ہے۔

"مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفا" کے حوالے سے یہ بشارت بروایت فقیہ النفس حضرت مفتی محمد مطیع الرحمٰن صاحب قبلہ دام ظلہ اور بقول ان

☆ المجمع الاسلامی مبارک پور انڈیا

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

کے،...... ''صحیح اور مکمل روایت جو خود میں نے سیدی حضرت مفتی اعظم قدس سرہ سے سنی ہے''......وہ اس طرح ہے۔

۲۲؍ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ کی شب میں تقریباً نصف رات تک امام احمد رضا قدس سرہ اور سید المشائخ حضرت نوری میاں قدس سرہ کے درمیان علمی مذاکرات رہے پھر دونوں اپنی اپنی قیامگاہوں میں آرام فرما ہوئے، اسی شب عالم خواب میں دونوں بزرگوں کو حضرت مفتی اعظم کی ولادت کی نوید دی گئی اور نومولود کا م نام آل الرحمٰن بتایا گیا، خواب سے بیداری پر دونوں بزرگوں میں سے ہر ایک نے یہ فیصلہ کیا کہ بوقت ملاقات مبارکباد پیش کروں گا۔ فجر کی نماز کے لیے دونوں بزرگ مسجد پہنچے تو، مسجد کے دروازے ہی پر دونوں بزرگوں کی ملاقات ہوگئی اور وہیں ایک نے دوسرے کو مبارکباد پیش کی،...... فجر کی نماز کے بعد سید المشائخ حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری قدس سرہ نے امام احمد رضا قدس سرہ سے ارشاد فرمایا: مولانا صاحب! آپ اس بچے کے ولی ہیں اگر اجازت ہو تو میں نومولود کو داخل سلسلہ کرلوں۔ امام احمد رضا قدس سرہ نے عرض کیا حضور! وہ غلام زادہ ہے داخل سلسلہ فرمالیا جائے، سید المشائخ حضرت سید شاہ ابوالحسین نوری قدس سرہ نے مصلے پر بیٹھے بیٹھے امام احمد رضا کے نور نظر لخت جگر آل الرحمٰن اور مستقبل کے مجدد و مفتی اعظم کو غائبانہ داخل سلسلہ فرمالیا، حضرت سید المشائخ نے امام احمد رضا کو اپنا عمامہ اور جبہ عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا، میری یہ امانت آپ کے سپرد ہے جب وہ بچہ اس امانت کا متحمل ہوجائے تو اسے دیدیں مجھے خواب میں اس کا نام آل الرحمٰن بتایا گیا ہے، لہٰذا نومولود کا نام ''آل الرحمٰن'' رکھیے، مجھے اس بچے کو دیکھنے کی تمنا ہے، وہ بڑا ہی فیروز بخت اور مبارک بچہ ہے، میں پہلی فرصت میں بریلی حاضر ہوکر آپ کے بیٹے کی روحانی امانتیں اس کے سپرد کروں گا۔

۶؍ماہ کے بعد جب آپ بریلی تشریف لاتے ہیں تو اس مولود سعید کو اپنی آغوش کشودہ رحمت میں لے کر خوب خوب دعاؤں سے نوازا اور ۶؍ماہ ہی کی عمر میں داخل سلسلہ فرما کر اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا، کون جانتا تھا آگے چل کر یہ بچہ روحانیت کا تاجدار ہوگا، جس کے فیضان کی ندیاں، دلوں کی بے آب وگیاہ وادی میں لالہ زاری اور سرسبزی وشادابی کی کیفیت پیدا کردیں گی جس کے عرفان کا سورج دلوں کی سونی راتوں میں طلوع ہو کر اپنی سرخ کرنیں ہر چہار جانب بکھیر دے گا اور ذرے ذرے میں ایک طوفان شوق برپا ہوجائے گا۔ لیکن ''ولی را ولی می شناسد'' کے بمصداق حضرت نوری میاں نے۔

بالائے سرش ز ہوشمندی
می تافت ستارۂ سربلندی

کا مشاہدہ فرمالیا تھا کیوں کہ وہ اس حدیث ''اتقوا بفراسة المومن فانه ینظر بنور اللّٰه'' کے آئینہ تاباں تھے، انہوں نے اپنی فراست ایمانی سے بھانپ لیا کہ یہ ایک غیر معمولی بچہ ہے ورنہ پھر ایک چھ ماہ کے بچے کو اجازت وخلافت جیسی عظیم امانت کا امین بنا دینا بظاہر ایک کار لا حاصل اور بے سود ہے، لیکن یہ حضرت سید المشائخ کا فیضان نظر تھا کہ کلی کھلنے سے پہلے ہی جان رہے تھے کہ اس کے کھلتے ہی ایک جہان معطر و تازہ ہوجائے گا، جس کی نکہتوں سے دلوں کے کوچے مہک مہک اٹھیں گے گویا ایک نوری نے اپنی فیض بخشیوں سے سرکار مفتی اعظم کو نورٌ علیٰ نور بنا دیا، مرشد برحق کی نگاہ کیمیا اثر اور عظیم والد کی بے لوث تربیت رہی کہ حضور مفتی اعظم کے اس دنیا میں آنے کے بعد شعور کی آنکھیں وا ہونے اور آغوش وصال سے ہمکناری تک زندگی کا ہر ہر لمحہ بے داغ، آئینہ کی مانند صاف وشفاف اور ہیرے کی مانند جگمگاتا رہا، خرد سالی سے لے کر شباب و

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

شیب کی منزلیں طے کرتے گئے لیکن ناہموار راہوں کے غبار سے دامن حیات ناآلودہ رہا یہ تھی حسن تربیت اور فیضان نظر کی کرامت جو ہر گام انہیں سعادت وبشارت سے ہمکنار کرتی رہی۔

تعلیم وتربیت:

جب آپ پر شعور وآگہی کے دروا ہونے لگے اور آپ نے منزل ہوش وخرد میں قدم رکھ لیا تو آپ کو زیور علم اور تہذیب واخلاق سے آراستہ و پیراستہ کرنے کے لیے اعلیٰ حضرت کے قائم کردہ مدرسہ ''منظر اسلام'' میں داخل کر دیا گیا، آپ نے مدرسہ کے مختلف اساتذہ سے کسب علم کیا مگر آپ کی تربیت میں سب سے زیادہ دخل آپ کے برادر اکبر حضرت حجۃ الاسلام علامہ شاہ حامد رضا بریلوی قدس سرہ کا رہا، انہوں نے اس ہیرے کو خوب خوب تراشا ہر ہر زاویے سے رولا اور نکھارا اور جب قوم کے سامنے پیش کیا تو بڑے بڑوں کی آنکھیں خیرہ ہو کر رہ گئیں، پھر آپ نے خصوصی طور پر اپنے والد ماجد اعلیٰ حضرت قدست اسرارہم کی بارگاہ فیض رساسے جھولیاں بھر بھر کے اکتساب نور کیا، ابتدا ہی سے آپ کی ذکاوت ونکتہ سنجی، جودت طبع، فکر وخیال کی بلندی، حصول علم میں کد وکاوش نمایاں رہی، آپ کے اساتذہ میں حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا (برادر اکبر) مولانا رحم الٰہی مظفر نگری، مولانا سید بشیر احمد علی گڑھی رحمہم اللہ کا شمار ہوتا ہے۔

افتانویسی میں مہارت:

یوں تو خانوادۂ اعلیٰ حضرت ہر طرح کے علوم وفنون کا گہوارہ رہا، فضل وشرف اور خاندانی نجابت میں آج بھی امتیاز حاصل ہے، خود اعلیٰ حضرت ۵۰ رسے زائد علوم وفنون میں اپنی نظیر آپ تھے، جس پر آپ کی تصانیف کے پیش بہا ذخیرے شاہد عدل ہیں، لیکن ان تمام خوبیوں پر مستزاد سب سے عظیم صفت جو نمایاں رہی وہ ہے تفقہ فی الدین، اور اس میدان میں آپ نے جو خصوص وامتیاز حاصل کیا وہ کسی اور کو نہ حاصل ہوا، آپ کے مجموعہ ہائے فتاویٰ کی ۱۲ ر ضخیم جلدیں بنام ''فتاویٰ رضویہ'' اس کی واضح دلیل ہیں، جس کی عظمت شان، بیان وگمان سے ماورا اور جسے بلاشبہ فقہ حنفی کا انسائیکلو پیڈیا قرار دیا جا سکتا ہے۔ جو فتاویٰ عالمگیری کے بعد فقہ حنفی کے ذخائر میں دوسرا سب سے بڑا کارنامہ ہے، فتاویٰ رضویہ اعلیٰ حضرت کی فقہی مہارت کا منہ بولتا ثبوت اور بحر شریعت کی شناوری کا جیتا جاگتا شاہکار ہے، جس کا اعتراف اپنوں کے علاوہ بیگانوں نے بھی کیا، اور یہ تو حدیث شریف میں ہے، مَنْ یُرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْراً یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِo ''اللہ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے تفقہ فی الدین سے نوازتا ہے'' پھر وہ خانوادہ جس کے فضل وشرف کا طوطی چہار دانگ عالم میں بول رہا ہو، وہ اس خیر عظیم سے بھلا کیسے محروم رہتا، فتویٰ نویسی تو اس خاندان کا طرہ امتیاز تھا اور الحمد للہ آج بھی ہے، یہی وہ نمایاں وصف تھا جس نے لوگوں کو مفتی اعظم کہنے پر مجبور کر دیا، بلاشبہ آپ اس فن کے امام کہے جا سکتے ہیں۔ آپ کے زمانے میں آپ جیسا تفقہ کسی اور کو حاصل نہیں ہوا، آپ کی ذات مرجع علماء وخواص رہی، آپ کی اصابت رائے اور فکری گیرائی کی مثال ملنی مشکل ہے، مختلف مسائل پر آپ کے فتاویٰ ہزاروں کی تعداد میں ہیں، جس کے کچھ نمونے ''فتاویٰ مصطفویہ'' اول ودوم کی شکل میں منظر عام پر آچکے ہیں، جو یقیناً علوم ومعارف کے دُرِ شاہوار ہیں۔ آپ کی فتویٰ نویسی کی ابتدا کے بارے میں حضرت مولانا محمود احمد قادری مظفر پوری رقم طراز ہیں:

مولانا ظفر الدین (بہاری) ومولانا سید عبد الرشید (عظیم آبادی) دارالافتا (بریلی) میں کام کر رہے تھے ایک دن آپ دارالافتا میں پہنچے، مولانا

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

ظفر الدین فتویٰ لکھ رہے تھے، مراجع کے لیے اٹھ کر فتاویٰ رضویہ الماری سے نکالنے لگے، حضرت (مفتی اعظم ہند) نے فرمایا، نو عمری کا زمانہ تھا، میں نے کہا، فتاویٰ رضویہ دیکھ کر جواب لکھتے ہو، مولانا نے فرمایا، اچھا تم بغیر دیکھے لکھ دو تو جانوں، میں نے فوراً لکھ دیا، وہ رضاعت کا مسئلہ تھا، ...... یہ پہلا جواب تھا آپ کا یہ واقعہ ۱۳۲۸ھ کا ہے، اصلاح کے لیے اعلیٰ حضرت کی خدمت میں پیش کیا گیا، صحت جواب پر امام اہلسنت بہت خوش ہوئے اور "صح الجواب بعون اللہ العزیز الوھاب" لکھ کر دستخط ثبت فرمایا، اور ابوالبرکات محی الدین جیلانی آل الرحمٰن محمد عرف مصطفیٰ رضا کی مہر مولانا یقین الدین سے بنوا کر عطا فرمائی۔ (تذکرہ علمائے اہلسنت مطبوعہ کانپور بحوالہ استقامت مفتی اعظم نمبر ص۔۲۰۷،۳۰۸)

کہتے ہیں کہ۔

ایں سعادت بزور باز و نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

تو بلاشک یہ فیضان نظر ہی تھا کہ ۱۸ رسال کی عمر میں بغیر کتاب کی مدد اور مشاہدے کے فقط حافظے کی بنا پر قلم برداشتہ مسئلہ رضاعت پر جواب لکھ دیا یہ فیضان حسن تربیت ہی تھا ورنہ مکتب کی کرامت میں یہ تاب کہاں؟ اور یہ بھی عجیب حسن اتفاق کہ امام احمد رضا قدس سرہ کے قلم گل رقم سے جب پہلا فتویٰ صادر ہوتا ہے تو وہ بھی رضاعت ہی کا تھا اور جب ان کے آئینہ جمال و کمال سیدی مفتی اعظم نے قلم اٹھایا تو پہلا مسئلہ جو سپرد قلم ہوا وہ بھی مسئلہ رضاعت ہی تھا ۱۸ رسال کی عمر سے جو فتویٰ نویسی کی ابتدا ہوتی ہے تو پھر تا عمر اس کا سلسلہ باقی رہا، اور آپ کا یہی وہ نمایاں فن تھا، جس میں اس وقت برصغیر میں آپ کی نظیر پیش کرنی مشکل تھی۔

آپ کے معاصرین آپ کی علمی برتری کے قائل رہے، اختلاف کی صورت میں آپ کی جانب رجوع کیا جاتا، جس فتویٰ پر آپ کی مہر تصدیق ثبت ہوتی، پھر اس میں کسی کو چوں چرا کی گنجائش نہیں رہتی، آپ کی رائے سند اور قول فیصل کا درجہ رکھتی تھی، لاؤڈ اسپیکر پر جب نماز کے مسئلہ میں معاصر علما کے مابین اختلاف ہوا تو آپ نے بلاخوف لومۃ لائم، مائیک پر نماز کے عدم جواز کا فتویٰ صادر فرمایا، تمام علمائے کرام نے اس پر تصدیق فرمائی ایک دو عالم نے مخالفت کی جو شاذ کا درجہ رکھتے ہیں اور کالعدم کا۔ حضرت محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ نے بایں الفاظ تصدیق فرمائی، ھذا قول العالم المطاع و ماعلینا الا الاتباع (یہ قول ایسے عالم کا ہے، جس کی اتباع کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں) کلام کی عظمت اس کے کہنے والے سے پہچانی جاتی ہے، بادشاہ کی باتیں بھی بادشاہ ہوا کرتی ہیں، یہ کسی ایسے ویسے کا کلام ہوتا تو پھر اس پر کلام کرنے کی کوئی گنجائش رہتی، مگر اس جملے کا قائل اپنے وقت کا عظیم محدث، جلیل القدر عالم وخطیب اور بیشار خوبیوں کا حامل شخص ہے۔......

بایں ہمہ علم وفضل آپ کی ذات گوناگوں صفات کی حامل تھی جہاں آپ علم کے کوہ گراں تھے وہیں آپ میدان عمل کے شاہسوار، زہد و پارسائی کے تاجور اور تقویٰ شعاری وعفت مآبی کے عظیم پیکر تھے، اللہ عزوجل نے اتباع شریعت کا جو جذبہ کامل آپ کو عطا فرمایا تھا وہ آپ کے بعد دیکھنے کو نہیں ملا، حضرت تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری دامت برکاتہم القدسیہ فرماتے ہیں۔

متقی بن کر دکھائے اس زمانے میں کوئی
ایک میرے مفتی اعظم کا تقویٰ چھوڑ کر

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

یہ ایک شعری مبالغہ نہیں کہ جسے صرف رواروی میں پڑھ لیا جائے بلکہ آپ کی حیات ذی شان کا مشاہدہ کرنے والوں اور آپ کی بارگاہ کے حاضر باشوں کا صحیح تجزیہ ہے، جن میں ایسی ایسی شخصیتیں ہیں جن کا ایک وزن ہے، جنکی باتیں رد نہیں کی جاسکتیں۔

رخصت کے ہوتے ہوئے عزیمت پر عمل فی زمانہ ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے مگر حضور مفتی اعظم کی ذات اس امر میں بھی تابندہ ودرخشندہ ہے، آپ کی شان عزیمت بیان کرتے ہوئے حضرت مولانا یٰسین اختر صاحب قلم طراز ہیں، ''حج وزیارت حرمین شریفین کی سعادت دوبار آپ کو تقسیم ہند سے قبل حاصل ہوئی تیسری بار ۱۹۷۱ء/۱۳۹۱ھ میں اس شان سے عازم حرمین شریفین ہوئے کہ باوجودیکہ بہت سے علمائے کرام کے نزدیک حج کے لیے فوٹو جائز ہے مگر آپ کی عزیمت کی بنیاد پر بین الاقوامی رائج الوقت عمل کے خلاف بلا فوٹو پاسپورٹ حاصل ہوا، اور سفر حج کے درمیان جہاز میں کوئی ٹیکہ وغیرہ بھی نہ لگوا کر احتیاط وتقویٰ کی اس دور میں ایک روشن مثال قائم کی''......

(تین برگزیدہ شخصیتیں ص ۱۱، مطبوعہ رضوی کتاب گھر، دہلی)

یہ تھی سرکار مفتی اعظم کے عزیمت پر عمل کی ادنیٰ مثال، سرکار مفتی اعظم نے ارشاد فرمایا مجھ پر جو حج فرض تھا میں نے اسے ادا کرلیا، اب میں ایک نفل حج کے لیے فوٹو نہ کھنچواؤں گا، افسوس کہ جس رسول محترم کی شریعت میں تصویر کشی حرام ہو اسی عظیم ہستی کے حضور ایک ناجائز کام کا ارتکاب کر کے جاؤں یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا، چنانچہ جب ایک سچے عاشق نے اپنے محبوب کے حکم پر عمل کی ایک حسین مثال پیش کی تو اس بارگاہ سے بھی ایک ایسی نادر مثال سامنے آئی کہ خلاف توقع بظاہر ناممکن، بغیر فوٹو کھنچوائے اپنی بارگاہ میں اذن حضوری عطا فرما دیا، سچ ہے تاجدار کائنات کے در پر جبہ سائی کرنے والوں کو یہی مقام وانعام ملا کرتے ہیں کہ سان وگمان کا جہاں گزر نہیں، اور یہی وہ عاشقان پاک باز ہیں کہ سارا زمانہ جن کی گدائی کرتا پھرتا اور ہر سر، جن کا سودائی نظر آتا ہے۔

اتباع شریعت کی پاسداری:

شریعت میں مداہنت جائز نہیں، دنیاوی مفاد کی خاطر دین میں بے جا داخلت علمائے کرام نے نہ کل برداشت کی تھی اور نہ آج، لیکن تاریخ کا تاریک ترین پہلو بھی ہمیشہ سے یہی رہا کہ حکومت کے زیر سایہ نت نئے فتنے پیدا ہوتے رہے جو امارت وحکومت کی پشت پناہی میں پروان چڑھتے رہے، اہالیان حکومت نے طاقت کے بل بوتے انہیں منوانا چاہا، لیکن جہاں کچھ تعداد ان سرپھروں کی رہی، وہیں بہت سے ایسے علمائے حق بھی پیدا ہوئے جنھوں نے اپنی حقانیت کی تلوار سے ان کی مخالفت کی اور أفضلُ الجهادِ كلمةُ حقٍ عند سلطانٍ جائرٍ کا عملی پیکر بن کر باطل سے نبرد آزمائی کی جس کی پاداش میں انہیں طرح طرح کی صعوبات، قید وبند، جبر واستبداد کی منزلوں سے بھی گزرنا پڑا، لیکن اس کے باوجود ان کے پائے استقلال میں ہلکی سی بھی لغزش نہیں آئی، بلکہ باطل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جس جرأت وجوانمردی کا مظاہرہ انہوں نے کیا، وہ ہماری روشن ترین تاریخ رہی ہے۔

۱۹۷۶ء کا زمانہ تھا، ملک میں ایمرجنسی کا دور دورہ تھا، حکومت ہند نے مسلم پرسنل لا میں بے جا داخلت کرتے ہوئے جبری نسبندی کا قانون لاگو کر دیا، اور بعض علما نے جو حکومت کے سکوں پر پل رہے تھے اس کے جواز کا فتویٰ دے کر ملک کے گوشے گوشے میں، میڈیا کے ذرائع کے بل بوتے پھیلانا شروع کر دیا، ایسے وقت میں جب کہ شریعت اسلامیہ کی کھلی پامالی ہو رہی تھی ملی وقار کی دھجیاں بکھیری جا رہی تھیں، مسلمانان ہند

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

آپسی خلفشار اور تناؤ کے شکار ہوگئے تھے اس فتنہ خیز ماحول میں ایک ذات تھی جس کی جانب جا کر نگاہیں ٹک جاتیں وہ ذات تھی مفتیِ اعظم کی، آپ نے ایسے نازک ماحول میں بھی جس بیباکی کا مظاہرہ کیا اسے تاریخ فراموش نہیں کر سکتی، حکومت کا دباؤ اور زنداں کی زنجیریں نہ ان کے پائے استقلال میں لچک پیدا کر سکیں اور نہ ہی کوئی ان کی زبان روک سکا، آپ نے نہایت جرأت کے ساتھ فتویٰ صادر فرمادیا کہ ''نسبندی حرام ہے، حرام ہے، حرام ہے'' آپ کا یہ فتویٰ صادر ہونا تھا کہ ایوان حکومت میں ایک زلزلہ پیدا ہوگیا، آپ نے اس فتویٰ کو سائیکلو اسٹائیل کرا کے پورے ہندوستان میں پھیلا دیا حکومت آپ کے فتویٰ کے خلاف بے بس ہوگئی اور اپنی سابقہ روایت کے مطابق مفتی اعظم کے خلاف وارنٹ جاری کر دیا مگر بروقت ایک صوبائی وزیر نے مرکزی حکومت کو آگاہ کر دیا کہ اگر ایسا کیا گیا تو پھر ملک کی سالمیت کو خطرہ لاحق ہو جائے گا، اور ہندوستان کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے کروڑوں مسلمان حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے اور پھر یہ طوفان تھمنا مشکل ہو جائے گا۔ اس طرح مفتیِ اعظم کی گرفتاری کا منصوبہ ناکام رہ گیا۔

الغرض مفتیِ اعظم کی ذات ہر جہت سے ہمہ صفت موصوف نظر آتی ہے جہاں وہ علم وفن کے گنج گراں مایہ تھے وہیں ان کی زندگی کا ہر گوشہ شریعت اسلامی کی پاسداری کا اعلیٰ نمونہ تھا، آپ کی ایمانی جرأت کسی بھی قسم کی مصلحت کوشی اور چشم پوشی سے مبرا تھی، خلاف شرع کام دیکھ کر فوراً اس کے ازالے کی کوشش فرماتے، کوئی بے داڑھی والا مسلمان اگر سامنے آجاتا تو اسے داڑھی رکھنے کی تلقین فرماتے، یوں ہی اگر کوئی کھلے سر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تو اسے سر پر ٹوپی رکھنے کی تاکید فرماتے، دینی محافل اور جلسے وغیرہ میں اگر کسی خطیب وشاعر سے کوئی خلاف شرع بات صادر ہوتی تو برملا اسے ٹوکتے اور غلطی کا ازالہ فرماتے، توبہ کراتے، اگر کبھی کوئی مسلمان عورت بے پردہ نظر آجاتی تو شدت کے ساتھ اس سے پردہ کراتے، یوں ہی کسی کو ستر عورت کھولے دیکھتے تو اس فعل سے منع فرماتے یا اگر کوئی کام الٹے ہاتھ سے کرتا تو اس کو اس سے روکتے اور اسلامی نظام اخلاق سے اسے آگاہ فرماتے اگرچہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو، کہ اسلام کی دعوت کائنات کے ہر فرد کے لیے ہے چاہے وہ قبول کرے یا نہ کرے۔

وصال پر ملال:

شب پنجشنبہ ۱۴ر محرم الحرام ۱۴۰۲ھ/ ۱۲ر نومبر ۱۹۸۱ء ار بج کر چالیس منٹ پر یہ مہر درخشاں افق مرگ کی پہنائیوں میں گم ہوگیا، موت کی خبر کیا تھی؟ ایک صاعقہ تھی جس نے سنا دم بخود رہ گیا، آنکھیں اشکبار ہو اٹھیں، دلوں میں حزن و یاس کا موسم طاری ہوگیا، میڈیا کے ذرائع لمحوں میں یہ خبر عالم آشکار کر گئے، پھر کیا تھا، لاکھوں سوگواروں کے قافلے سرزمین عشق بریلی کی جانب نکل پڑے، جس سے جس طرح بن پڑا، اس نے رخت سفر باندھ لیا۔ دوسرے روز، بروز جمعہ بعد نماز جمعہ ۳ر بج کر ۲۰ر منٹ پر اسلامیہ کالج کے وسیع گراؤنڈ میں نماز جنازہ ہوئی، جنازہ میں اتنا کثیر ازدحام تھا کہ چشمان فلک نے کسی کے جنازہ میں کبھی اتنا انبوہ کثیر شاید ہی دیکھا ہو آپ کو آپ کے والد ماجد کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔ جہاں انوار و تجلیات کے قافلے بشارتوں کے ہمراہ اتر رہے تھے۔

نصیب تیرا چمک اٹھا دیکھ تو نوری
عرب کے چاند لحد کے سرہانے آئے ہیں
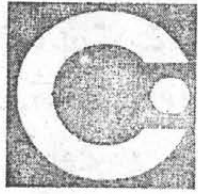
Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

OUR HEARTIEST CONGRATULATIONS

TO IDARA-I-TEHQEEQAT-E-IMAM AHMED RAZA

ON IMAM AHMED RAZA CONFERENCE

J JEELANI STEEL

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال

جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

تیری سرکار میں لاتا ہے رضا اس کو شفیع

جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

منجانب: **محمد حنیف معرفانی**

For All Kinds of Steel Bars, Section, Angles, Binding Wire, ets

10/732-742, OPP. Al Naseer Square, Llaquatabad, KARACHI

Ph: 4125481 - 485582 - Mob: 0300-2179323

Digitally Organized by

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا

www.imamahmadraza.net

جدوجہد آزادی اور تحریک پاکستان میں علمائے خمسہ کا کردار

تحریر: پروفیسر ڈاکٹر سید وسیم الدین☆

جدوجہد آزادی اور تحریک پاکستان میں علمائے کرام کا کردار کلیدی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ اکثر مکاتب فکر کے اربابِ اختیار تاریخی خیانت کا مظاہرہ کرنے میں کوئی تامل اور ندامت محسوس نہیں کرتے۔ ہمیں یہ حقیقت فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ تاریخ خود ایک حقیقت ہوتی ہے جو اپنے آپ کو خود منوالیتی ہے۔ تشکیل پاکستان میں برصغیر کے چند جید علمائے کرام کی خدمات کے حوالے سے ان کے سیاسی کردار پر روشنی ڈالنے کی سعی کر رہا ہوں جس سے ان علمائے کرام کے کارناموں کا مختصر احاطہ ممکن ہو سکے گا۔ علمائے خمسہ کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

۱) علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ

۲) مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

۳) مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

۴) مولانا عبد العلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

۵) مولانا عبد الحامد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

۱) علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ:

مجاہد ملت، امیر کاروان جنگِ آزادی علامہ فضل حق خیر آبادی ۱۷۹۷ء میں اپنے آبائی وطن خیر البلاد خیر آباد میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد مولانا فضل امام خیر آبادی علماء عصر میں ممتاز اور علوم عقلیہ کے اعلیٰ درجے پر سرفراز تھے۔ آپ کے دادا مولانا راشد ہر گام پور سے خیر آباد تشریف لا کر سکونت پذیر ہوئے تھے۔[۱]

علامہ مشتاق احمد نظامی لکھتے ہیں کہ "علامہ کے علمی مقام اور ان کی علمی جلالت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ اپنے معاصرین میں بے حد نظیر اور حدِ درجہ ممتاز تھے۔ آپ کو انگریزوں نے (فتویٰ جہاد اور اہل ہند کو انگریز کے خلاف جہاد کے لیے تیار کرنے کے جرم میں) فساد ہند کے زمانے میں جزیرۂ رنگون (یعنی جزیرہ انڈمان جسے کالا پانی کہا جاتا ہے) میں قید کر دیا۔ وہیں ۱۸۶۱ء کو آپ کا وصال ہوا۔[۲] علامہ فضل حق خیر آبادی نے ۱۸۵۷ء میں دہلی میں انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا۔ جب فتویٰ مرتب ہوا تو سب اکابر علماء سے اس فتویٰ پر دستخط کرائے۔

۲) مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ:

مولانا غلام مہر علی "ننھا مجاہد" کے عنوان سے تحریر کرتے ہیں کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے زمانہ میں مولانا احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کی عمر صرف ایک سال تھی۔[۳] ۱۸۹۷ء میں مولانا احمد رضا خاں کی عمر تقریباً ۴۱ سال تھی۔[۴] آپ نے جب یہ مشاہدہ کیا کہ ہندو مسلمان ایک تہذیب کے رنگ میں رنگ رہے ہیں تو آپ نے سب سے پہلے دو قومی نظریہ پیش کیا۔ آپ نے اعلان کیا کہ "میرے عزیز مسلمانو! ہندو ایک قوم ہے اور مسلمان

☆ صدر، شعبۂ بین الاقوامی تعلقات، وفاقی اردو یونیورسٹی، کراچی

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

الگ قوم ہے اور سنو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "کفر ملتِ واحدہ ہے"۔

معروف مؤرخ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی اپنی کتاب "علماء اِن پالٹکس" میں تحریر کرتے ہیں کہ [۵] "مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی، مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے گھر تشریف لائے اور تحریک خلافت (۱۹۲۲۔۱۹۲۰ء) کے آغاز میں عدم تعاون کے فتوے پر دستخط کرانے کے لیے اپنی خواہش ظاہر کی تو مولانا نے برملا جواب دیا کہ "مولانا میری اور آپ کی سیاست میں واضح فرق ہے، آپ ہندو مسلم اتحاد کے حامی ہیں اور میں مخالف"۔ اور جب مولانا نے یہ دیکھا کہ علی برادران رنجیدہ ہوگئے ہیں تو انہوں نے کہا "مولانا میں مسلمانوں کی سیاسی آزادی کا مخالف نہیں، میں ہندو مسلم اتحاد کا مخالف ہوں۔" واضح رہے کہ علی برادران اس ضمن میں ایک قومی نظریہ سے تائب اور دو قومی نظریہ کے قائل ہوگئے۔

۳) مولانا نعیم الدین مرادآبادی:

ممتاز عالم دین مولانا نعیم الدین مرادآبادی مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے معتمد خاص تھے۔ آٹھ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔ اردو فارسی میں یکتائے زمانہ تھے۔ درس نظامی، افتاء نویسی اور طب کے شعبے میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ تدریس میں خاصا کمال پیدا کیا۔ مولانا احمد رضا خاں نے انہیں صدر الافاضل کا خطاب دیا۔ ایک عرصے تک مولانا ابوالکلام آزاد کے رسائل "ابلاغ" اور "الہلال" میں مضامین لکھتے رہے۔ [۶] ۱۹۴۶ء کی بنارس میں منعقدہ آل انڈیا سنی کانفرنس میں سنی علماء میں اتحاد و اتفاق کی فضا پیدا کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ "خزائن العرفان" کے نام سے قرآن مجید کی تفسیر بھی لکھی۔ جدوجہد آزادی اور تشکیل پاکستان کے لیے آپ نے ہندوستانی مسلمانوں میں سیاسی شعور اور بصیرت اُجاگر کرنے کے لیے عملاً حصہ لے کر یہ ثابت کیا کہ ہندوستان کے مسلمان اپنے حقوق کے حصول کے لئے مستعد ہو کر ہمہ وقت تیار ہیں۔ تحریک پاکستان میں مولانا نعیم الدین مرادآبادی کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ ۱۹۳۰ء میں حکیم الامت علامہ اقبال نے الٰہ آباد میں مسلم لیگ کے اکیسویں اجلاس میں سیاسی پلیٹ فارم سے تقسیم ہند کی تجویز پیش کی۔ پھر یہی تجویز ۱۹۳۱ء میں دوسری گول میز کانفرنس کے موقع پر انگلستان میں حکومت برطانیہ کے سامنے پیش کی گئی۔ آپ پہلے عالم ہیں جنہوں نے ۱۹۳۰ء میں "السواد الاعظم" میں ایسی تجویز کی پُرزور تائید کی۔ آپ ہی نے ۱۹۲۵ء میں آل انڈیا سنی کانفرنس کی بنیاد رکھی۔ [۷]

۱۹۴۶ء کی مقبول سنی کانفرنس بنارس کے آپ روح رواں تھے۔ اس موقع پر آپ نے یہ اعلان کیا تھا "اگر آل انڈیا مسلم لیگ پاکستان کے مطالبہ سے دست بردار بھی ہو جائے تو آل انڈیا سنی کانفرنس اس مطالبے سے دست بردار نہیں ہوگی۔ [۸] آپ نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے پلیٹ فارم سے غیر منقسم برصغیر کے ہر شہر و قریہ میں علماء کے ساتھ سیاسی دورے شروع کئے۔ صوبہ جات مدراس، گجرات، کاٹھیاوار، جوناگڑھ، راجپوتانہ، دہلی، یوپی، پنجاب، بہار، غیر منقسم بنگال، کلکتہ، چوبیس پرگنہ اور ڈھاکہ، کرنافلی، چاٹگام، سلہٹ، پٹنہ وغیرہ میں بغیر سکون و وقفہ کے دورے کیے غرض یہ کہ نظریہ پاکستان کی پرزور حمایت اور "آل انڈیا سنی کانفرنس" کی تنظیم و احیاء کے سلسلہ میں آپ نے دن رات ایک کر دیے۔ [۹]

قیام پاکستان کے بعد مارچ ۱۹۴۸ء میں علامہ نعیم الدین مرادآبادی سید محمد محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ، مفتی محمد عمر نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ دہلی سے بذریعہ طیارہ پاکستان تشریف لائے۔ یہاں اسلامی دستور کے نفاذ کے لئے قائداعظم اور نوابزادہ لیاقت علی خاں اور دوسرے مقتدر رہنماؤں سے گفتگو فرمائی۔ ناسازی طبع کی بناء پر واپس مرادآباد جانا پڑا۔ طبیعت بہتر ہوئی تو مختلف اسلامی ممالک کے دساتیر و قوانین کے مسودے جمع کئے۔ اسلامی دستور کے خاکہ کے لئے چند ہی (گیارہ) دفعات لکھی تھیں کہ آپ کی صحت دوبارہ ناساز ہوگئی اور رات

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

ساڑھے بارہ بجے ۱۸رذی الحجہ ۱۳۶۷ھ بمطابق ۲۳راکتوبر ۱۹۴۸ءکو آپ اس جہانِ فانی سے عالم بقاء کی طرف تشریف لے گئے۔[۱۰]

۴)علامہ عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ:

بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے مولانا عبدالعلیم صدیقی کو ان کی دینی خدمات کے صلہ میں ''سفیر اسلام'' کے خطاب سے نوازا تھا۔آپ مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے ہیں۔مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی نے آپ کو خلافت واجازت سے نوازا اور ''علیم الرضا'' کے لقب سے مشرف فرمایا۔[۱۱]

۱۹۱۹ء سے ۱۹۵۴ء تک یورپ،افریقہ اور امریکہ کے متعدد ممالک اور ریاستوں میں جا کر اسلام کی روشنی پھیلاتے رہے۔آپ نے تقریباً ۵۴ہزار افراد کو مشرف بہ اسلام کیا۔پاکستان کے معروف سیاست دان متحدہ مجلس عمل کے سابق صدر مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ آپ ہی کے فرزندارجمند ہیں۔تحریکِ پاکستان میں آپ کی خدمات آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔مبلغ اسلام علامہ صدیقی میرٹھی نے تقریباً دس سال محکوم ہندوستان میں مسلمانوں کے لئے علیحدہ وطن کے مطالبہ کی پرزور حمایت کی اور اس ضمن میں اپنے شب وروز ایک کردیئے۔۱۹۴۰ءکو قرارداد پاکستان کی منظوری کے بعد آپ نے قیام پاکستان کی تحریک میں نہایت سرگرمی کا مظاہرہ کیا اور مختلف علاقوں کے دورے کر کے عوام الناس کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر مسلم لیگ کے پرچم تلے جمع ہو جائیں تاکہ ان کے حقوق کی بازیابی کے لئے مؤثر انداز میں آئینی جنگ لڑی جاسکے۔

مبلغ اسلام علامہ صدیقی میرٹھی نے پنڈت نہرو سے ملاقات کے دوران ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں پر ظلم وستم کے خلاف سخت احتجاج کیا۔بمبئی اور مدراس میں تقریریں کر کے مسلمانوں کی ڈھارس بندھائی۔تحریک پاکستان کے خلاف جب کانگریسی لیڈر حشرات الارض کی طرح بیرونی ممالک میں پھیل گئے تو آپ نے انگلینڈ اور مصر میں ان کو اپنی مدلل تقاریر سے حیرت میں ڈال دیا۔[۱۲]

پروفیسر محمد اکرم رضا تحریر کرتے ہیں کہ ''پورے برصغیر کے اصحاب علم وحکمت اس کانفرنس میں شرکت کے لئے امنڈ پڑے۔کانفرنس میں پانچ صد مشائخ،اور سات ہزار علماء کرام اور تین لاکھ کے قریب عوام نے شرکت کی۔مولانا نے وزارتی مشن لارڈ کو بھی دعوت دی کہ وہ بطور گورنمنٹ نمائندہ وفد کو دیکھ لیں۔سواداعظم کے اجتماعی موقف اور مسئلہ پاکستان کی حمایت میں اتنا عظیم الشان اجتماع اس دور میں ایک تاریخی مثال تھا۔[۱۳]

۵)مولانا عبدالحامد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ:

مجاہد ملت مولانا عبدالحامد بدایونی اور آپ کے بھائی تحریک خلافت سے بدظن ہو کر ''انجمن تبلیغ اسلام''انبالہ وآگرہ میں شریک ہو کر ممتاز علماء کرام جن میں مولانا نعیم الدین مرادآبادی،پیرسید جماعت علی شاہ،محدث علی پوری،مولانا سید ابوالحسنات،خواجہ حسن نظامی،مفتی عبدالحفیظ قادری،مولانا غلام قطب الدین برہمچاری کے ہمراہ اس جگہ (یعنی میوات) پہنچے جہاں ''شدھی تحریک'' کام کررہی تھی،ہندوؤں کی تنگ نظری اور دین دشمنی کے پیشِ نظر مسلمانوں کی الگ جماعت کی ضرورت محسوس کی گئی چنانچہ ''مسلم کانفرنس'' کے نام سے جماعت قائم کی گئی۔[۱۴] مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی اور مولانا عبدالحامد بدایونی اور تحریکِ خلافت کے دیگر رہنما مسلم کانفرنس میں شامل ہو گئے۔۱۹۱۸ء میں مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس دہلی میں مولوی ابوالقاسم فضل حق کی صدارت میں ہوا جس میں مولانا عبدالحامد بدایونی نے بھی شرکت کی اور مسلم لیگ کے حامی ہو گئے۔اس وقت مولانا کی عمر ۲۰ سال تھی اور آپ نے اس موقع پر نہایت پُرمغز اور پُرجوش تقریر کر کے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

۱۹۳۸ء میں قائداعظم محمد علی جناح نے مسلم لیگ کو فعال، مؤثر اور مسلمانانِ ہند کی نمائندہ جماعت بنانے کے لیے ہندوستان کے ہر صوبے سے دو افراد کو منتخب کیا[۱۵] جو کہ مسلم لیگ کے اغراض و مقاصد عوام تک پہنچا سکیں۔ ان افراد میں یوپی سے مولانا عبدالحامد بدایونی کا نام بھی شامل تھا۔ مولانا بدایونی اور دیگر رفقاء نے ہندوستان بھر کا دورہ کیا اور عوام، علماء اور مشائخ کو مسلم لیگ کا ہم نوا بنا دیا۔

۲۳ رمارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور میں منٹو پارک (اقبال پارک) کو آل انڈیا مسلم لیگ کا تاریخ ساز اجلاس منعقد ہوا جس میں علامہ بدایونی نے سنی کانفرنس کے مشائخ و علماء کے ہمراہ شرکت کی اور تقریر بھی کی۔[۱۶] اگست ۱۹۴۱ء میں لدھیانہ میں پاکستان کانفرنس آپ کی صدارت میں ہوئی جس میں پر جوش دلائل سے بھرپور تقریر کی۔ یہ تقریر بعد میں نظامی پریس بدایوں سے شائع کر کے مسلم لیگ کی شاخوں کو ارسال کی گئی۔[۱۷]

۱۹۴۵ء میں قائداعظم اور امیر حیدرآباد دکن نواب میر عثمان علی خان کے درمیان شدید قسم کے اختلافات پیدا ہو گئے تو قائد ملت لیاقت علی خان نے مولانا بدایونی سے درخواست کی کہ وہ دونوں کی ملاقات کا راستہ ہموار کریں۔ مولانا نے دونوں سے ملاقات کی اور آپس میں ملاقات کے لئے راضی کر لیا۔[۱۸]

۱۹۴۶ء میں بنارس میں حصول پاکستان کے لیے ''آل انڈیا سنی کانفرنس'' کا ایک عظیم الشان اجتماع جس میں مولانا بدایونی نہ صرف شریک ہوئے بلکہ اسے کامیاب بنانے کے لئے نمایاں خدمات سرانجام دیں اور آپ اس کے مرکزی عہدے دار بھی رہے۔ ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں مولانا بدایونی کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ آپ نے یوپی، سی پی، بہار، اڑیسہ، بنگال، آسام، بمبئی، کراچی، قلات، سندھ، پنجاب، بلوچستان کے دور افتادہ علاقوں کا دورہ کیا۔ اور عوام کو مسلم لیگ کے حق میں ووٹ دینے پر آمادہ کیا۔[۱۹]

۱۴ راگست ۱۹۴۷ء کو قیام پاکستان کے بعد علماء کے بے حد اصرار پر کراچی میں مستقل قیام کا فیصلہ کیا اور استحکام پاکستان اور اسلام کی ترویج و اشاعت میں مصروف عمل ہو گئے۔ آپ ہی کی کاوشوں سے عید میلاد النبی ﷺ کا سرکاری (Notification) جاری ہوا اور ۱۲ رربیع الاول کی عام تعطیل کا اعلان ہوا۔[۲۰]

پہلی کابینہ میں جب ظفر اللہ خاں قادیانی کو وزیر خارجہ بنایا گیا تو مولانا بدایونی نے سخت احتجاج کیا۔ ۱۹۴۸ء میں مولانا عبدالعلیم صدیقی کی قیادت میں مولانا بدایونی نے بانی پاکستان سے ملاقات کی اور پاکستان کا دستور کتاب و سنت کی روشنی میں تیار کرنے کے لئے وزارت مذہبی امور قائم کرنے کی یادداشت پیش کی۔ کشمیر کی آزادی اور تحریک ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ فروری ۱۹۵۳ء تا ۱۹۵۴ء ایک سال قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں[۲۱]۔ ۱۹۶۵ء میں پاک بھارت جنگ کے موقع پر ملک گیر دورے کر کے مہاجرین ومجاہدین کی مدد کی۔ مولانا نے منگھوپیر روڈ پر ایک وسیع اراضی پر ''جامعہ تعلیمات اسلامی'' کے نام سے ادارہ قائم کیا مگر آپ کی وفات کے بعد اس عمارت کو حکومت نے کالج میں تبدیل کر دیا جو کہ اس وقت انتہائی دگر دوں صورت حال کا شکار ہے۔

نتیجہ:

جدوجہد آزادی اور تشکیل پاکستان میں جن علمائے کرام کی خدمات عالیہ کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ انتہائی افادیت کی حامل ہیں۔ علمائے حق نے حصول پاکستان میں اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کیا اور ان کا مشن یہ پیغام ابدی دے رہا ہے کہ تحفظ پاکستان نئی نسل کی ذمہ داری ہے۔ نئی نسل جب تک اپنے اکابرین، مشائخ اور علمائے کرام سے دینی حمیت کا درس پیدا نہیں کرے گی اس وقت تک پاکستان کی سلامتی اور بقاء دشوار ہو جائے گی۔ پاکستان کا ایک بازو

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

مشرقی پاکستان ۳۵ سال پہلے علیحدہ ہو چکا ہے۔ اندرونی طور پر ملک مستقل نازک دوراہے پر کھڑا ہے۔ بیرونی طور پر ہم عدم استحکام اور عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ اس نازک دوراھے پر علمائے عصر اور عوام الناس کو تک ان اکابر علمائے کرام کی تعلیمات کو آگے بڑھانا ہوگا۔ یہ صرف اسی صورت میں ممکن ہوگا کہ جب ہم نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے عملاً میدانِ عمل میں کود پڑیں اور اپنے ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر قومی مفادات اور قومی سلامتی کے لیے اتحاد و اتفاق کا عملی مظاہرہ کریں۔ اگر ہم اس مقصد میں کامیاب و کامران ہو جائیں گے تو یہی ہماری معراج اور منزل ہوگی۔

حوالہ جات

[۱] سیرت فضل حق خیر آبادی ماخوذ ''خون کے آنسو''، ص نمبر ۶، تذکرہ علماء ہند، ص ۱۶۴

[۲] مولوی رحمان علی۔ ''تذکرہ علماء ہند فارسی''، ص ۱۶۵

[۳] مولانا غلام علی مہر، ''ننھا مجاہد''، ص ۱۷

[۴] علامہ شاہ تراب الحق قادری، ''تخلیق پاکستان میں علماء اہل سنت کا کردار''، ص ۶۶، ۲۰۰۷ء، کراچی۔

[۵] ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی، علماء ان پالٹکس، ص ۱۲

[۶] اردو جامع انسائیکلوپیڈیا، جلد دوئم ص ۱۷۳۴

[۷] علامہ شاہ تراب الحق، تخلیقِ پاکستان میں علماء اہل سنت کا کردار، ص ۱۰۹

[۸] ایضاً

[۹] ایضاً

[۱۰] ماہنامہ ضیاء حرم، جلد نمبر ۲۷، شمارہ نمبر ۱۰، ۱۹۹۷ء لاہور۔

[۱۱] علامہ شاہ تراب الحق، تخلیقِ پاکستان میں علماء اہل سنت کا کردار، ص ۱۰۹

[۱۲] ایضاً

[۱۳] ماہنامہ ضیاء حرم، تحریک پاکستان اور مشائخ، ص ۴۷، لاہور۔

[۱۴] علامہ شاہ تراب الحق، تخلیق پاکستان میں علماء اہل سنت کا کردار، ۲۰۰۷، کراچی، ص ۱۰۵

[۱۵] ایضاً [۱۶] ایضاً، ص:۱۰۶

[۱۶] ایضاً، ص:۱۰۶

[۱۷] ایضاً

[۱۸] ایضاً

[۱۹] ایضاً

[۲۰] ایضاً ص ۱۰۷

[۲۱] ایضاً ص:۱۰۸

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

اسلام اور نفسیاتی مسائل کا حل

قرآن، حدیث اور سائنس کی روشنی میں

پیشکش: ڈاکٹر محمد مالک☆

دین اسلام کی بنیاد قرآن وسنت پر مبنی ہے۔ قرآنی تعلیمات ہوں یا سیرت طیبہ کے مہکتے پھول۔ یہ تعمیر سیرت، تشکیل ذات اور تشکیل معاشرہ کا بہترین علاج ہیں۔ حُسنِ سلوک، صلہ رحمی، عدل و انصاف، معاشیات، سیاسیات، نفسیات (Psychology) اور طب (Medical Science) غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ میں تعلیمات رسول ﷺ ہمہ پہلو خیر و برکت کی حامل ہیں۔ یقیناً انسانوں کو ان کے تمام مسائل و جملہ امراض سے نجات، جسم اور روح کی شفا بخشی اسوۂ رسول ﷺ کے بغیر ممکن نہیں۔ جسمانی صحت و توانائی، ذہنی طہارت ولطافت، روحانی بالیدگی و پاکیزگی، ارادوں اور نیتوں کی اصلاح اور کردار کی عظمت و بلندی اُسوہ حسنہ کے لازمی ثمرات ہیں جن کی ہر زمانہ میں ضرورت رہی ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔ **لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنه** (ترجمہ کنزالایمان شریف: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے)۔ آج افراط و تفریط کے دور میں نفسیاتی امراض بڑھ رہے ہیں اور پورا معاشرہ ان کی لپیٹ میں ہے ایسے نازک حالات میں صرف دین اسلام ہی وہ حیات بخش نظریہ ہے جو انسانیت کے ہر قسم کے مسائل و مشکلات کا شافی وکافی حل پیش کرتا ہے اور روحانی انقلاب کے ذریعے فلاح انسانیت (بالخصوص ذہنی بیماریوں) کی مکمل ضمانت دیتا ہے۔ علماء ملّت نے ہر دور میں اس ضمن میں رہنمائی فرمائی ہے اور دورِ آخر، بیسویں صدی ہجری میں عبقری وقت امام احمد رضا محدث بریلی علیہ الرحمۃ کی شخصیت اور ان کے علمی ورثہ میں زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کے لئے واضح اصول ملتے ہیں، ان میں نفسیاتی مسائل بھی شامل ہیں۔ چونکہ یہ مضمون علم نفسیات سے متعلق ہے اس لئے ہم نفسیات (Psychology) کی اجمالی گفتگو اسوۂ رسول ﷺ کی روشنی میں دور حاضر میں بڑھتے ہوئے نفسیاتی مسائل کا حل پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

علم نفسیات (Psychology):

علم نفسیات ایک سائنس ہے جو انسانی فطرت سے متعلق ذہنی اعمال کا مطالعہ کرتا ہے شعوری یا لاشعوری، طبعی یا غیر طبعی، انفرادی یا اجتماعی، مذہبی و سیاسی، ادبی و تعلیمی، معاشرتی و اقتصادی غرضیکہ ہر قسم کے اعمال کے مطالعہ کا منظم طریقہ علم نفسیات کہلاتا ہے۔

نفسیاتی امراض کی اقسام:

آج کل چونکہ نفسیاتی مسائل بڑھ رہے ہیں اس لئے معاشرہ میں عام (Common) مسائل کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

(۱) Neuroses

(۲) Psychoses

☆ماہر امراض دماغ و نفسیات ومنشیات وجنسیات، ڈیرہ غازی خان

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

Neuroses میں Tension ، Anxiety، Depression، OCD، Panic Attacks، Phobias اور Conversion Reaction شامل ہیں اور Psychoses میں Schizophrenia اور Hypomania/Mania اہم بیماریاں ہیں۔

نفسیاتی عارضوں کی ایک وجہ یہ بھی ہے:

علم نفسیات کا تعلق انسانی سوچ، تفکر، عادات واطوار و کردار سے ہے، نفسیات کا علم چند ایسی انسانی خصلتوں و جبلتوں کی نشاندہی کرتا ہے جو انسانی شخصیت میں بگاڑ (Abnormality) کا باعث بنتی ہے اور مستقبل میں ذہنی خرابیوں اور نفسیاتی امراض کو پھلنے پھولنے کا موقع فراہم کرتی ہے مثلاً بغض، حسد، کینہ، غصہ، غیبت، بہتان تراشی اور جاسوسی وغیرہ۔ دین اسلام نے جہاں ایسی خرابی کی نشاندہی کی وہاں اس کا حل پیش کرتے ہوئے بتادیا کہ یہ شیطانی وساوس انسانی شخصیت میں منفی اثرات (Negativism) پیدا کر کے نفسیاتی بیماریوں (Psychological Diorder) کا پیش خیمہ بنتی ہیں۔ علم جنین (Genetics) کی تحقیق کے مطابق ماہرین کا کہنا ہے کہ مذکورہ خرابیاں Genes-Chromosomes کے ذریعے بڑوں سے بچوں میں منتقل ہوتی ہیں جو دیمک کی طرح نسلِ انسانی میں بگاڑ (Abnormality) کا باعث بنتی جاتی ہیں۔ دین اسلام نے نہ صرف ہر ایسی خرابیوں سے بچنے کی تاکید کی ہے بلکہ فرمودات رسول ﷺ کی روشنی میں اس کا شافی حل بھی بیان فرمایا ہے جس کی جدید نفسیات آج بھی احسان مند ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں جس میں نفسیاتی بیماریوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

Anxiety Neuroses & Depression and relative disorder, Fear Complex, Guilt Complex, Inferiority Complex, Emotions, Behaviour & Personality Formation

حضور اقدس ﷺ کو (اللہ علیم وخبیر نے ہر اس علم سے نوازا ہے جس سے دنیا و آخرت میں انسان اور انسانیت کی فلاح واصلاح وابستہ ہے۔ اس لئے آپ کو) انسانی ذہن (Human behaviour) اس کی فزیالوجی (Physiology) اور بگڑ جانے پر پیتھالوجی (pathology) پر کامل دسترس تھی۔ آپ ﷺ نے آئندہ کے لئے عملی نفسیات کو سمجھنے کا موقع فراہم کردیا جو آنے والی نسلوں کے لئے ہمیشہ مشعل راہ ہے۔ رسول پاک ﷺ کی سیرت طیبہ کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ آپ نے ذہنی خلجان (Mental agitation) پیدا کرنے والی تمام جبلتوں پر پوری توجہ دی ہے اور علاج کے وہ راہنما اصول بیان فرمائے ہیں جن کو عملی نفسیات (Applied Psychology) کے ماہرین نے اپنا کر غلبہ اسلام کی حقانیت کو تسلیم کرلیا ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک شخص نے رحمت عالم ﷺ سے پوچھا غیبت کیا ہے؟ رسول پاک ﷺ نے فرمایا تو کسی کے بارے میں کسی چیز کا اس کی عدم موجودگی میں ذکر ایسے انداز میں کرے کہ اگر اس شخص کے سامنے کیا جائے تو اسے برا لگے۔ سائل نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اگر حقیقت ہو تو! پھر آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو نے باطل کہا وہ بہتان ہو جائے گا۔ (امام مالک) یعنی بہتان اور غیبت دونوں خرابیوں سے بچنے کی تاکید فرمائی گئی کیوں کہ اس سے منفی سوچ (Nagativism) پیدا ہوتی ہے، اور انسانی شخصیت (Personality) متاثر ہوتی ہے۔ جسے علم نفسیات کی رو سے بگاڑ (Abnormality) کہتے ہیں اس سلسلہ میں عالمی مبلغ حضرت مولانا محمد الیاس قادری رضوی دامت برکاتہم کا کتابچہ ''غیبت کی تباہ کاریاں'' لائق مطالعہ ہے۔

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

:Phobic Anxiety

فتح مکہ کے موقع پر فرمایا" جاؤ آج تم سے کوئی بدلہ نہ لیا جائے گا اور تم سب آزاد ہو" اللہ اکبر انسانی جان کو امان اور قدر و منزلت پہلی مرتبہ رسول کریم ﷺ نے عطا فرمائی۔ جس سے لوگوں کو ذہنی کرب، فکری الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات ملی۔

:Inferiority Complex

خطبہ حجۃ الوداع میں احساس کمتری inferiority complex کا حل ملاحظہ فرمائیے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: "یعنی کوئی شخص احساس کمتری میں مبتلا نہ ہو کہ دوسرے سے کمتر ہے۔ رنگ و نسل کی وجہ سے کسی دوسرے پر ممتاز حیثیت نہیں رکھتا۔ اللہ کے ہاں برتری کا معیار کردار و تقویٰ ہے۔" (مفہوم)

ڈپریشن (Depression):

رسول کریم ﷺ نے فرمایا" دنیا کی ہوس رنج و غم میں مبتلا کر دیتی ہے اور خودسری (Negativism) دل کو ٹیڑھا کر دیتی ہے"۔ ایک حدیث پاک میں آتا ہے۔" اللھم نصف الھزم" ترجمہ: یعنی غمگین رہنے سے جلد بڑھاپا آتا ہے۔ مادہ پرستی کے اس تصور حیات نے انسان سے ہر قسم کا امن و سکون چھین لیا ہے، خودغرضی، حرص و لالچ، بغض و کینہ، دھوکہ دہی اور منفی سوچ (Negativism) نے انسانی شخصیت کو مجروح کیا ہے جن سے Anxiety اور Depression میں اضافہ ہوا ہے اس کا واحد حل رسول کریم ﷺ کی پیروی میں ہے اور عملی زندگی کے حوالے سے دنیا و آخرت کی بہترین ضمانت آپ ﷺ کا اسوہ حسنہ ہے۔ جدید سائنس (Biogenic Study) کے مطابق دو مادے (Norepinephrine & Serotonin) Depression میں اہم رول ادا کرتے ہیں جس سے انسانی شخصیت اجاگر ہوتی ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ نفسیاتی بیماریوں کی شرح بڑھ رہی ہے اور یہی حال رہا تو آئندہ سالوں میں نفسیاتی بیماریاں سرفہرست ہوں گی۔

غصہ (Emotion):

غصہ انسانی جبلت میں موجود ہے جس سے انسانی صحت و شخصیت بری طرح متاثر ہوتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے "یعنی غصہ آئے تو بیٹھ جائے، اگر زیادہ غصہ آئے تو لیٹ جائے"۔ اس حدیث مبارکہ میں غصے کا فوری نفسیاتی علاج بتایا گیا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ غصہ (Emotion) میں خاص قسم کے ہارمونز پیدا ہوتے ہیں جو انسانی افعال میں تبدیلی لاتے ہیں اور اس کو کنٹرول کرنے میں (Antonomic Nervous System-Sympathetic & Parasympathetic System) بنیادی کردار ادا کرتا ہے اور دماغ کے اہم حصے (Hypothalamus, Cerebral Cortex, limic System and Reticular Formation) اہم کام سرانجام دیتے ہیں۔ جدید تحقیق کے مطابق اس امر کی نشان دہی ہوتی ہے کہ غصے کا فوری علاج بیٹھ جانے اور لیٹ جانے سے Body changes کے ساتھ Neurotransmitters میں ٹھہراؤ پیدا ہوتا ہے جس میں (1)Physilogical Change (2)Motivational Behaviour (3)Emotion evolution میں اعتدال آنا شروع ہو جاتا ہے، اور غصہ ٹھنڈا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

جدید ریسرچ:

Emotions:

Emotion is a moved or Stirred up state of the individual. Emotion is hard term to define, when we speak of emotion, we usually refer to

a. Subjective feeling

b. The Physiological bases of emotion

c. The effect of emotion on perception, thinking and behaviour.

d. The motivational properties of cetain emotion.

e. The ways emotions are shown in language, facial expression and gestures.

The pattern of bodily activity in a number of emotion are controlled by the limbic system and hypothalamas of brain. The arousal state that accompanies many emotions is regulated by the ascending reticular activating system (ARAS) of the brain stem. In emotions, the sympathetic system causes the discharge of the hormones epinephrine (adrenaline) and nor epinephrine (noradrenaline) while other part of the autonomic nervouse system, called the parasympathtic system tends to be active when we are calm and relaxed.

Theories of Emotion:

1.James longe theory of Emotion (feelings are physical) (1842-1910)

2.Connon Bard theory of Emotion (Feelings are congnitive) (1927)

3.Schachter singer theory of Emotion (The interpretation of bodily arosal) (1962).

4.Cognitive theory of Emotion.

5.Plutchik's theory of Emotion.

6.Mc dougall's theory of Emotion.

یعنی جب انسان غصے میں ہوتا ہے تو Sympathetic part اہم رول ادا کرتا ہے۔ اس لئے حدیث مبارکہ کی رو سے غصہ کی حالت میں بیٹھ جانے یا لیٹ جانے سے دل کی دھڑکن (Heart rate) میں کمی آجاتی ہے۔ بلڈ پریشر (Blood Pressure) نارمل ہو جاتا ہے۔ Endocrine secretions اعتدال پر آنا شروع کر دیتے ہیں۔ یقیناً part Parasympathetic اہم کردار ادا کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

relaxation محسوس کرتا ہے۔ بلاشبہ فرمان نبوی ﷺ سچا ہے۔ جس کی تائید آج جدید میڈیکل سائنس نے کردی ہے۔

Human Behaviour & Personality Formation:

حدیث نبوی ﷺ ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا "مومن کے میزان میں خوش خلقی سے زیادہ وزنی چیز کوئی نہ ہوگی"۔ حدیث نبوی ﷺ ہے۔ "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا۔ "فحاشی اور بدگوئی تمہاری شخصیت کو خراب کرے گی اور حیا اسے تزئین و آرائش دے گی۔" پہلی حدیث پاک میں Human Behaviour کی طرف اشارہ ہے اور دوسری حدیث پاک تعمیر شخصیت (personality Formation) سے متعلق ہے۔ واضح ہے کہ Personality Formation کے حوالے سے فرمودات اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ اسوہ حسنہ کی روشنی میں بڑی اہمیت کے حامل ہیں جس میں نفس قلب اور روح کو discuss کیا گیا ہے۔ بحوالہ (امام احمد رضا اور نظریہ شخصیت۔ ڈاکٹر محمد مالک۔ امام احمد رضا اور سگمنڈ فرائیڈ کے افکار کا تقابلی جائزہ۔ The revivalist of the 20th century۔ ڈاکٹر محمد مالک)

بچوں کی نفسیات (Child Psychology):

بحیثیت ماہر تعلیم بچوں کی نفسیات سے متعلق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ کی ایک فکر انگیز تحریر ملاحظہ ہو جو تعمیر سیرت (Personality Formation) میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے، چنانچہ فتاویٰ رضویہ جلد دہم میں فرماتے ہیں۔ "پڑھانے لکھانے میں رفق و نرمی رکھے۔ موقع پر چشم نمائی تنبیہ تحدید کرے مگر ہرگز کوسنا نہ دے کہ اس وقت کا کوسنا ان کے لئے سبب اصلاح نہ ہوگا بلکہ اور زیادہ فساد کا اندیشہ ہے، مارے تو منہ پر نہ مارے اکثر اوقات تحدید و تخویف پر قانع رہے، کوڑا قمچی اس کے پیش نظر رکھے کہ دل میں رعب رہے۔ زمانہ تعلیم میں ایک وقت کھیلنے کے لئے بھی دے کہ طبیعت نشاط پر باقی رہے۔ مگر زنہار زنہار! بری صحبت میں نہ بیٹھنے دے کہ یار بد مار بد سے بدتر ہے۔"

"ہرگز ہرگز بہار دانش، مینا بازار، مثنوی غنیمت وغیرہ کتب عشقیہ و غزلیات فسقیہ دیکھنے نہ دے کہ نرم لکڑی جدھر جھکائے جھک جاتی ہے"۔

نفسیاتی علاج (Psychotherary):

نفسیاتی بیماریوں کا علاج پیچیدہ، سخت محنت طلب اور وقت طلب مسئلہ ہے جس میں مریضوں کا بنیادی محرکات (Motives) کو معلوم کرنا، مریض میں خود اعتمادی بحال کرنا اور سکون مہیا کرنا ہے جو صرف نفسیاتی علاج (Psychoterapy) ہی سے حاصل ہوتا ہے۔

نفسیاتی علاج (pschotherapy) رسول عربی ﷺ کی تعلیمات کا حصہ ہیں محدثین کرام فرماتے ہیں کہ رسول عربی ﷺ سب سے پہلے مریض کا حال پوچھتے، علامات سنتے اور تسلی اور اطمینان سے فرماتے "طہور انشاء اللہ" اللہ تعالیٰ بہتری فرمانے والا ہے۔

نفسیاتی علاج کی اہمیت (Importance of Psychotherapy):

ماہرین نفسیات (Psychologists) کا کہنا ہے کہ نفسیاتی علاج (psychotherapy) کی بنیادی اہمیت یہ ہے۔ ۱۔ سب سے پہلے مریض کی تنہائی دور ہوتی ہے۔ ۲۔ مریض کو ذہن کے اندر چھپی ہوئی کیفیتیں اور تکلیفیں بیان کرنے کا موقع ملتا ہے۔ ۳۔ مریض کی حوصلہ افزائی سے اس کو سکون محسوس کرتا ہے اور امید کی کرن دکھائی دیتی ہے۔ رسول عربی ﷺ کی تعلیمات اور اسوہ حسنہ کے سنہری اصولوں کو بنیاد سمجھتے ہوئے ماہرین نفسیات نے

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

نفسیاتی علاج (psychotherapy) کے جدید طریقے ایجاد کیے ہیں مثلاً

Interpersonal Psychotherapy

Cognitive behavior therapy

Psychodynamic psychotherapy

Humanistic psychotherapy

Gestalt therapy

Aversion therapy

Ellis's Rational-Emotive therapy

Family therapy-Group therapy

Applied ۔ فرمان نبوی ﷺ ہے۔انت الرفیق واللہ الطبیب ترجمہ: تمہارا کام مریض کو اطمینان دلانا ہے علاج خدا کرے گا۔ Mental Health کے اصولوں کی بنیاد اسی حدیث مبارکہ پر صادق آتی ہے۔ جس سے مریضوں کو نفسیاتی طور پر حوصلہ ہوتا ہے اور کافی حد تک تکلیف دور ہو جاتی ہے۔ رسول عربی ﷺ نے فرمایا "ہر مسلمان کے لئے لازمی ہے کہ جب اس کا مسلمان بھائی بیمار ہو تو اس کی عیادت کو جائے"۔ ابن ماجہ شریف کی روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اذا دخلتم علی المریض فنفسوا له فی الا اجل "جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس کی اجل کو مہلت دو یعنی مریض کو امید دلاؤ اور حوصلہ دو"۔ دین اسلام کی رفعت شان ملاحظہ فرمائیے رسول عربی ﷺ نے فرمایا "اللہ نے جس قدر مرض پیدا کیے ہیں ان تمام کے لئے شفا بھی پیدا کی ہے یعنی ہر مرض کا علاج موجود ہے"۔ ذہنی صحت (Mental Health) کا تصور جدید سائنسی خطوط پر ۲۰ ویں صدی میں نظر آتا ہے لیکن اسلام نے ۱۴۰۰ برس قبل فرما دیا ہے۔ الا بذکر اللہ تطمن القلوب ترجمہ: سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے (کنز الایمان)۔ ہمارا دین جس قدر نیک نفسی اور عدل و شرافت پر زور دیتا ہے ہم مسلمان اتنا ہی برعکس چل رہے ہیں۔ آج بھی اُسوہ رسول ﷺ کے سنہری اصول تعمیر شخصیت (Personality Formation) اور دیگر نفسیاتی مسائل میں مینارۂ نور ہیں جنھیں اپنا کر ہم جسمانی فوائد اور روحانی سکون حاصل کر سکتے ہیں۔

نوٹ: امام احمد رضا دنیا کی واحد قد آور علمی شخصیت ہیں جن کی دینی و تعلیمی، ملی و سائنسی خدمات و تحقیقات پر دنیا کی ۳۵ یونیورسٹیوں میں ۳۶ سکالرز ایم فل اور Ph.D کی اعلیٰ ڈگریاں حاصل کر چکے ہیں، اور ہنوز سلسلہ جاری ہے۔ کراچی یونیورسٹی نے امام احمد رضا کو بحیثیت سائنسدان تسلیم کر لیا ہے۔ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے ڈاکٹر محمد مالک کے جدید سائنسی تھیسس "امام احمد رضا اور علم صوتیات" اور The Scientific work of imam Ahmad Raza شائع کر دیے ہیں۔

آئندہ پروگرام: ا۔ "اسلام اور نفسیاتی مسائل کا حل" حصہ دوئم۔ ۲۔ امام احمد رضا اور تسخیر خلاء ۳۔ Imam Ahmad Raza & Formulation of Ultrasound machine ان شاء اللہ جلد شائع کیا جائے گا۔ (مدیر)

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net

إلى مصطلح حديث الرسول صلى الله عليه وسلم

بقلم: الشيخ محمد أسلم رضا حفظه الله

ويليه

مقدمة صحيح البهاري

في قبول الحديث الضعيف ورده

لملك العلماء العلامة المحدث

الشيخ ظفر الدين البهاري رحمه الله

المتوفى ١٣٨٢هـ

Digitally Organized by
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا
www.imamahmadraza.net